

www.urdu novels mania .com

توجو ہمدرد ہوا میرا

ایمان خان

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania .com

”استغفار کرو۔۔۔۔۔ باجی۔۔۔۔۔ امارا شوہر ہے وہ۔۔۔۔۔ اس کا حق ہے۔۔۔۔۔ ام۔۔۔۔۔
کیوں اس پہ ہاتھ اٹھائیں۔۔۔۔۔“

اس نے دہل کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ پھر کانوں کو ایسے ہاتھ لگایا تھا جیسے وہ کسی گناہ کی مرتکب ہو چکی ہو۔۔۔۔۔

”خدا اس کے بجائے تماری جیسی عورت کو غارت کرے۔۔۔۔۔“ جو روز اس کے ہاتھوں ذلیل ہوتی ہے ”اگر اتنا ہی اس کے ہاتھوں مرنے کی شوق ہے تو امارے سامنے۔۔۔۔۔ زیادہ۔۔۔۔۔ مظلوم بننے کی کیا تک بنتی ہے۔۔۔۔۔“

اسے بڑا ناگوار گزرا تھا اس لیے اسے ایک دھومکا جڑھ کے ناگواری سے کہتے ہوئے پیچھے تکیے کے ساتھ ٹیک لگالی تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

”یوں بھی مت بولو باجی۔۔۔۔۔ امارہ تمہارے علاوہ ہے ہی کون۔۔۔۔۔“

اس نے مظلومیت چہرے پہ سجا کے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

جومزے سے بازو تکیے کے گرد پھیلانے لیٹی تھی۔۔۔۔۔

”ستا ہی دے۔۔۔۔۔ ظالم خاوند۔۔۔۔۔ چم کم رز کی لَس زلا ستادھلائی گی۔۔۔۔۔“

(تمہارا ہے نا وہ ظالم شوہر جو دن میں دس دفعہ تمہاری دھلائی می کرتا ہے۔۔۔۔۔)

اس نے اپنی مخصوص پشتوزبان میں استہزائی یہ ہنسی کے ساتھ اسے شرم دلانے کی کوشش کی

تو وہ شرمندہ ہونے کے بجائے الٹا شرمگئی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

”ناں باجی اغا مسرا اینہ بھم ڈیرا کی۔۔۔۔۔“

(نا باجی ام سے پیار بھی بہت کرتا ہے۔۔۔۔۔)

اس نے سر پہ کیے دوپٹے کے پلو کو منہ میں دباتے ہوئے۔۔۔۔۔ شرماتے ہوئے کہا تھا

تو اس نے آنکھیں پھیلا کے دیکھا تھا

مارکاشائی بہ تک نہ تھا اب ایسے بلش کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

اسے اور تاؤ آگیا تھا۔۔۔۔۔

”لغت دے پہ داسی مینہ۔۔۔۔۔“

(”لغت ہو بہن ایسے پیار پہ۔۔۔۔۔“)

تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس پہ دو حروف بھیج کے

ab ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کے کھڑی ہو گئی تھی

براؤن رنگ کے گھنٹریالے بالوں میں بلا وجہ ہی۔۔۔۔۔ کنگھی کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

سفید رنگت۔۔۔۔۔ بڑی بڑی گہری سبز رنگ کی آنکھیں۔۔۔۔۔ گال اور ناک انار کے دانوں
جیسے۔۔۔۔۔ لال تھے کچھ وہ پیدائشی ایسی تھی کچھ یہاں کا موسم بھی ایسا تھا۔۔۔۔۔ کہ اس کی تیکھی

ناک زیادہ تر لال ہی رہتی تھی۔۔۔۔۔ بڑی بڑی آنکھوں پہ لمبی پلکوں کا پرہ تھا۔۔۔۔۔ بھرے
 بھرے ہونٹ۔۔۔۔۔ اور ہونٹ کے اوپر۔۔۔۔۔ کالے رنگ کا تل۔۔۔۔۔ گھنگریالے
 بال شانوں تک آتے تھے۔۔۔۔۔ چھوٹا سا قد اور بھرے ہوئے جسم کے ساتھ وہ چھوٹی سی گڑیا
 لگتی تھی۔۔۔۔۔

”ابھی بھی کالے رنگ کی سادہ فراک پہنے ناک چڑھائے اپنا تنقیدی جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔“

”اگر تم کا سوگ ختم ہو گیا تو۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ دیکھو لا لاکھر پہ ہے کہ چلا گیا۔۔۔۔۔“

اس نے اسی طرح ناک چڑھائے اس کی طرف پلٹ کے دیکھنے کے ساتھ ساتھ اگلا حکم صادر کیا تھا

تو۔۔۔۔۔ زر عونے۔۔۔۔۔ میکانیکی انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

دروازے تک گئی پھر پلٹ کے ایک مشکوک نگاہ۔۔۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ناک پھلا
 کے کھڑی المظہ پہ ڈالی

اسی لمحے المظہ نے ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔۔

”ام تصویر دے دیں گے تم کو۔۔۔۔۔“ ابھی جاؤ دیکھ کے آؤ لالا کو۔۔۔۔۔“

اس نے اکتا کے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

”کیوں تم آج پھر وہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہو باجی۔۔۔۔۔؟“

وہ جھٹ سے اس کے قریب آئی تھی پھر کھوجنے والے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”تم کو امرود کا نا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔؟“

اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھمکی آمیز لہجہ اپنایا تھا۔۔۔۔۔“

اور امارے وہ ستاروں والے کپڑے جو تم مانگ رہے تھے ام سے۔۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فوراً لپچ کی مقدار بڑھائی۔۔۔۔۔

تو امید کے عین مطابق۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

”ارے باجی تم تو برامان گئے او۔۔۔۔۔“ ام ابھی دیکھ کے آتا ہے۔۔۔۔۔“ لالا کو۔۔۔۔۔

اس نے فوراً خوشامد اندہ روش اپنائی

وہ بھی فخریہ مسکرائی

وہ المنظ سے تین سال بڑی تھی اور اس کی خاص ملازمہ تھی اس لحاظ سے وہ المنظ کو باجی کہتی تھی

وہ ایک دفعہ پھر آئی سینے کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ مشکوک سے انداز میں دوبارہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

”لالا نہیں ہے گھر پہ۔۔۔۔۔ او کسی کام سے جا رہا ہے۔۔۔۔۔“ شام تک واپس آئے

گا۔۔۔۔۔

اس نے اس کے قریب آ کے رازداری سے کہا تو وہ پرجوش ہوئی

پھر ایک سوچ کے آتی ہی اس کی خوشی ذرا معدوم ہوئی

”مورے اور گل سینے کدھر ہیں۔۔۔۔۔؟“

اس نے بھی رازداری سے اپنی ماں اور چچا زاد بہن کے متعلق پوچھا تھا

وہ دونوں اپنی خواب گاہ میں ہیں۔۔۔۔۔“

urdu
novels mania

www.urdu novelsmania.com

اس نے اطلاع دی تھی

میدان صاف تھا۔۔۔۔۔

وہ کیوں موقع سے فائدہ نہ اٹھاتی۔۔۔۔۔

اس نے بیڈ پہ پڑا۔۔۔۔۔ اپنا شیفون کے کالے رنگ کا دوپٹہ گلے میں لٹکایا تھا

پھر بیڈ پہ بیٹھ کے اپنی جوتیوں کے اسٹرپس بند کیے۔۔۔۔

اور اٹھ کھڑی ہوئی

”المنظ۔۔۔۔۔ دھیان سے وہ اپنے دشمنوں کی حویلی ہے ام
نے سنا ہے مختیار سے۔۔۔۔۔“

زرعونے نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی

”اچھا ہوگا اسی بہانے امارہ دشمنوں سے بھی آمناسا منا ہو جائے گا

www.urdu novelsmania.com

وہ ایک آنکھ دبا کے شرارت بھرے انداز میں بولی تھی

اور فوراً سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

زرعونے وہی بیٹھ کے خود کو ستاروں والے لباس میں تصور کر رہی تھی



نیلے پانی کی بہتی ہوئی می جھیل جس کے اوپر لکڑی کے پل کا پرہ تھا۔۔۔۔۔ اس کے دائیں طرف
 بنی۔۔۔۔۔ اونچی سی پہاڑی جس کے ارد گرد۔۔۔۔۔ سبز رنگ کی نرم و ملائی م گھاس اگی ہوئی می
 تھی۔۔۔۔۔ رنگ برنگے سنگ مرمر کے پتھروں کو تراش کے بنائے گئی یہ تین پورشنز پہ مشتمل
 حویلی۔۔۔۔۔ جس کے تمام ستون قیمتی لکڑی کے بنے ہوئے تھے داخلی دروازہ بھی قیمتی لکڑی کا تھا
 راہداری میں پڑے خوبصورت گلے اس حویلی کی خوبصورتی کس چارچاند لگا رہے تھے کھڑکیاں بھی لکڑی
 کی ہی تھی۔۔۔۔۔ حویلی کے پیچھے۔۔۔۔۔ آسمان پہ بادلوں کے چھوٹے چھوٹے
 ٹکڑے۔۔۔۔۔ سفید رنگ کے دھویں کے ہمار میں تھے۔۔۔۔۔ یہ منظر دور سے ہی
 دیکھنے پہ دل کو بہت بہاتا تھا۔۔۔۔۔
 اس سے اندر جاؤ تو ایک طرف چھوٹی سی لان نما جگہ تھی جہاں مختلف پھول کھلے ہوئے تھے اور مالی ان
 پودوں کو پانی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بالکل سیدھ میں ایک برآمدہ نمائندگی سی جگہ تھی جہاں ایک طرف چارپائیاں پڑھی تھی اور تھوڑے فاصلے پہ ایک ہی سیدھ میں کرسیاں۔۔۔۔۔ یہ جگہ حجرے کے طور پہ استعمال ہوتی تھی۔۔۔۔۔

کا کا۔۔۔۔۔ ”درا ب۔۔۔۔۔ خان کو بلا کے لاؤ۔۔۔۔۔“

انہوں نے۔۔۔۔۔ منہ سے دھواں نکالتے ہوئے ملازم کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

ملازم نے فوراً حکم کی طرف لبیک کہا تھا اور اندر زانہ حصے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد۔۔۔۔۔ وہ ان کے بالکل سامنے موجود تھا

www.urdu novelsmania.com

بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ آنکھیں لال تھی اور سوئی می سوئی می بھی یوں جیسے انہیں ابھی ہی نیند سے اٹھا کے لایا گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ سے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے کرسی کھینچ کے وہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پھر حقہ ایک طرف رکھا تھا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو منتظر سی نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

”لگتا ہے تم آج کل بہت مصروف رہتا ہے۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے سر تا پیر انہیں دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔ بظاہر عام سے لہجے میں کہا تھا لیکن ان کے لہجے میں طنز محسوس کر کے انہوں نے چونک کے سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

”نہیں لالا ایسا بات بھی نہیں ہے اب۔۔۔۔۔“

اس نے سر جھٹک کے صفائی دی تھی

وہ بہت عرصہ شہر میں رہے تھے۔۔۔۔۔ وہی پڑھا بھی تھا اب ان کی زبان اور لہجہ کافی بدل گیا تھا لیکن لالا سے وہ اسی لہجے میں بات کرتے تھے۔۔۔۔۔

”تو پھر باغ کو وقت کیوں نہیں دیتا تم۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے اس دفعہ بھی سابقہ لہجہ ہی اپنایا تھا

انہوں نے بھی الجھی ہوئی می نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا

وہ اپنے بھائی کی بہت عزت کرتے تھے

کچھ عمر میں بھی بیس سال کا فرق تھا اور کچھ ان کی شخصیت بھی رعب دار تھی

جس کی وجہ سے بات کرتے ہوئے وہ سر بھی کم ہی اٹھاتے تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ابھی بھی ان کے لہجے میں احترام واضح تھا۔۔۔۔۔

”کیا بات ہے لالا۔۔۔۔۔ کوئی می مس ئلہ ہو گیا ہے کیا۔۔۔۔۔“

انہوں نے گھٹنوں پر کہنیاں ٹکا کے ذرا فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں تم نے حالت دیکھا ہے باغ کا روز کوئی می لڑکیوں کی ٹولی آتا ہے سارے پھل خراب کر کے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ مالی بوڑھا آدمی ہے اس سے کہاں قابو آتا ہے ایسا شیطان لڑکی۔۔۔۔۔“

انہوں نے اس دفعہ۔۔۔۔۔ ذرا خفگی سے اس کی طرف دیکھ کے اسے آگاہ کیا تھا

جواب میں وہ ہنکارا بھر کے رہ گئے تھے۔۔۔۔

وہ واقعی ہی پچھلے کچھ دن بہت مصروف رہے تھے جس وجہ سے وہ باغ کو وقت نہیں دے پائے تھے۔۔۔۔۔ لیکن انہیں یہ امید بھی ہرگز نہیں تھی کہ باغ میں گھس کے کوئی می باغ خراب کر جائے۔۔۔۔۔ اتنی کس کی مجال ہو سکتی تھی وہ سوچ کے رہ گئے۔۔۔۔۔

”درا ب خانے۔۔۔۔۔ آج امارے ساتھ چلو باغ ذرا دیکھو کون ہے وہ شیطان لڑکیاں۔۔۔۔۔؟“

حکم دے کے وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے انہوں نے محض سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ خود بھی اسی متعلق سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔



اس نے دریا کے کنارے پہنچتے ہی۔۔۔۔۔ اپنی کچھ مخصوص سیلیوں کو لایا اور بھاگم بھاگم باغ کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔ موسم بھی آنکھ مچولی کھیل رہا تھا کبھی بادل چھا جاتے تھے کبھی دھوپ۔۔۔۔۔ وہ ان چھوٹے موٹے درختوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتی ہی جا رہے تھی۔۔۔۔۔ مطلوبہ جگہ پہ پہنچ کے اس نے شاطر نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا ایک اونچے قد آور۔۔۔۔۔ درخت کے نیچے وہ بوڑھا سا مرد چارپائی سی پہ اونگھ رہا تھا۔۔۔۔۔

لبے اونچے خوبانی کے درخت آم کے درخت۔۔۔۔۔ امرود کے درخت۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com
امردو کے درخت کو دیکھ کے اس کے منہ میں پانی آ گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک دفعہ پھر اطراف کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔

اور سر کو تھوڑا جنبش دے کے پیچھے آنے والی ٹیم کو بھی یہاں وہاں پھیلادیا

اس بات سے بے خبر کہ آج یہاں کوئی می اور بھی موجود ہے۔۔۔۔۔

وہ بس آگے بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے پاؤں جیسے ہی اس موٹے سے درخت کی لکڑی پر رکھے۔۔۔۔۔ اس کی کمر میں ذور سے کوئی چیز آ کے لگی وہ کراخ کے یکدم پیچھے مڑی۔۔۔۔۔

”رک جا خرام خورد۔۔۔۔۔“

اس سفید بالوں والے اونچے لمبے۔۔۔۔۔ مرد نے قدرے چیخ کے اسے للکارا تھا۔۔۔۔۔

ایک منٹ میں اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ بندہ یقیناً مالک ہے اور وہ بہت بری طرح سے پکڑی جا چکی تھی۔۔۔۔۔

اس نے بھی پلٹ کے نا آؤ دیکھا تھا نا تاؤ زمین پہ پڑا ایک نوکیلا پتھر اٹھا کے رکھ کے نشانہ باندھا تھا پتھر سیدھا اس کے سر کے پاس سے گزر گیا تھا

لیکن ساتھ ہی ماتھے پہ ایک خراش چھوڑ گیا تھا جس سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔

”تیرا باپ خرام خور۔۔۔۔۔“

وہ جو زمین پہ سر پکڑ کے بیٹھ گئے تھے ان کی حالت سے مزالیتے ہوئے اس نے ذور کا قہقہہ لگا کے۔۔۔۔۔ ان کا مزاق اڑایا تھا

اس بات سے بے خبر کے یہاں کوئی می اور بھی موجود ہے۔۔۔۔۔

”دراب خانے۔۔۔۔۔“

 www.urdu novels mania.com

اودراب خانے۔۔۔۔۔

انہوں نے زمین پہ بیٹھ کے دہائی می دینی شروع کی تو۔۔۔۔۔ اس کی رنگت ایک دم زرد پڑھ گئی

مطلب یہ بندہ اکیلا نہیں تھا

”نہیں سوچ کے وہ پلٹی تو کسی کے چوڑے سینے کے ساتھ ٹکرا کے گھبرا کے دو قدم پیچھے
ہٹی۔۔۔۔۔“

سامنے موجود بندے کو دیکھ کے اس کی رنگت فق ہوئی

وہ ایک انیس تیس سال کا اونچا لمبا قد آور شخص تھا۔۔۔۔۔ جس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں غمیض و
غضب واضح تھا۔۔۔۔۔ ناک کے نتھے پھلائے وہ مونچھوں کے نیچے عیبی ہونٹ کو
دبائے۔۔۔۔۔ گہری سنجیدگی سے کھڑے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو قد میں اتنی چھوٹی تھی کہ
بامشکل ان کے سینے تک آتی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

چہرے پہ معصومیت تھی لیکن کس قدر تیز دماغ کی تھی

مالی بابا فوراً پہنچے تھے اور سہارا دے کے واجد لالا کو کھڑا کیا تھا اب مرہم ہٹی کی غرض سے دوسری
طرف لے کے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

لیکن وہ پلٹ پلٹ کے اس لڑکی کو برا بھلا کہہ رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ دراب کو ہدایت دے رہے تھے کہ اسی یہاں سے یوں ناسجانے دے

لیکن۔۔۔۔۔ دراب خان آگ اگلتی آنکھوں سے۔۔۔۔۔ بس اس چھوٹی سی عمر کی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ سی نظر آرہی تھی

اس نے فرار ہونے کی کوشش کی تو وہ ایک دفعہ پھر اس کے سامنے۔۔۔۔۔ آ کے کھڑے ہو گئی۔۔۔۔۔

نظریں ابھی تک اس کے چہرے یہ جمارہی تھی۔۔۔۔۔

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی می۔۔۔۔۔ امارے۔۔۔۔۔ لالایہ ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے سختی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”ہمت کی تو بات ہی مت کرو تم۔۔۔۔۔“ ام میں بہت ہمت ہے۔۔۔۔۔“

اس نے کوئی ہی لحاظ کیے بغیر۔۔۔۔۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لہجے سے ان کو پتہ چلا تھا کہ وہ بھی یہی کی رہائی شی ہے۔۔۔۔۔

”تم کو کسی نے سیکھایا نہیں بات کس طرح کرتے ہیں بڑوں سے۔۔۔۔۔“

انہوں نے اسے دونوں شانوں سے اس قدر زور سے پکڑا کے وہ اندر تک دہل کے رہ گئی آنکھیں ابل کے باہر کی طرف آگئی۔۔۔۔۔

ہٹو پیچھے تمہیں کسی نے نہیں سیکھایا لڑکیوں کے ساتھ بات کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔۔“

اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے اس دفعہ ذرا غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

”خبردار۔۔۔۔۔“

جواب تم نے ایک بات بھی نکالی منہ سے زبان کاٹ کے یہی دفنا دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔“

انہوں نے ابھی تک اسے شانوں سے تھام رکھا تھا

اس دفعہ اسے ڈرانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔۔

”ہٹو پیچھے دفنا نا آسان ہے۔۔۔۔۔ جانتا نہیں ہے ابھی ہم کو۔۔۔۔۔ شہزاد خان یوسف زئی کی اکلوتی بہن ہے ہم۔۔۔۔۔“

اس نے دھمکی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے فخریہ ایسا تعارف کروایا تھا۔۔۔۔۔

تو انہوں نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو یوں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جیسے اس کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں

پھر ہونٹ سکپڑے تھے۔۔۔۔۔

”شہزاد خان یوسفزئی کی خاندان کی عورتیں اس قدر آوارہ ہیں مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا

بظاہر سنجیدگی سے کہے گئے جملے میں طنز واضح تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ البتہ کندھوں سے ہٹا دیئے تھے۔۔۔۔۔

اس نے قدرے ناگواری سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں جانتا ہے دشمنی ہے تمہاری لالا کے ساتھ۔۔۔۔۔“

شیفون کے فراک پہ بوجھ پڑنے کی وجہ سے وہ کندھے سے ذرا پھٹ گیا تھا۔۔۔۔۔ جس پہ دوپٹہ درست کر کے اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے کسی بڑی اماں کی طرح کہا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اور اگر تمہیں پتہ تھا تو یہاں کیوں آگے ہومنہ اٹھا کہ۔۔۔۔۔

انہوں نے تاسف سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا تھا

جسے اپنے کیے پہ ذرا بھی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔۔۔

”تم نے میرے لالا پہ ہاتھ کیوں اٹھایا۔۔۔۔۔“

انہوں نے ایک دفعہ پھر اس کے بازو سے پکڑ کے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے۔۔۔۔۔ سختی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی تمام سہیلیاں شاید ڈر کے بھاگ گئی تھیں۔۔۔۔۔

”اس نے مجھ کو حرام خور کیوں بولا۔۔۔۔۔“

اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دودھ و جواب دیا۔۔۔۔۔

”تو مطلب تم عمر کا لحاظ کیے بغیر پتھر اٹھا کے کسی کے بھی سر میں پتھر اٹھا مارو گی۔۔۔۔۔“ تمہاری بات تو جا کے اب تمہارے لالا کے سامنے ہی ہو گا۔۔۔۔۔“

اس کو بھی تو پتہ چلے ناکہ اس کے خاندان کی لڑکیاں کیا کرتے پھر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے دھمکی دینے والا انداز اپنایا تھا

اس کی رنگت ایک لمحے میں بدلی تھی۔۔۔۔

”اپنے باپ کی عمر کے انسان پہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم نہیں آئی تھیں۔۔۔۔۔“

انہوں نے اس چھوٹی عمر کی بچی کو شرم دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

”ان کا یہ خیال تھا کہ معذرت کرے گی تو وہ اسے جانے دیں گے اور یوں یہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا
جرگوں سے ویسے بھی انہیں چڑ تھی

لیکن وہ یہ بھول گئے تھے کہ سامنے کھڑی لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں ہے بلکہ۔۔۔۔۔ المظ خان
یوسف زئی می ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

”میرا باپ اتنا بد تمیز نہیں ہے۔۔۔۔۔“

توقع کے برعکس اس نے شرمندہ ہوئے بغیر

ناک چڑا کے کہا تھا

وہ مذید تپ گئے تھے یہ لڑکی تو ان کی سوچ سے بڑھ کے بد تمیز تھی

”دل چاہتا ہے تم کو ایک کھینچ کے لگاؤں کس قدر بد تمیز ہو تم۔۔۔۔۔“

انہوں نے جھنجھلا کے کہا تھا

”اب تو بات تمہارے لالا کے سامنے ہی ہوگی۔۔۔۔۔“

www.urdu novels mania .com

وہ سمجھ گئے تھے وہ لڑکی سیدھی بالکل بھی نہیں ہے

اس دفعہ اس نے یکدم ان کے پاؤں کی طرف دیکھا تھا پھر۔۔۔۔۔ چیخ مار کے پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔۔

”تمہارے پیر میں سانپ۔۔۔۔۔“

اس نے خواہ اس باختہ ہو کے کہا تھا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کے دو قدم پیچھے ہٹے تھے

اور اسی دوران وہ سپیڈ سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے پیر کی طرف دیکھا وہاں کچھ نہیں تھا

دور سے اس کے قمقموں کی آواز آرہی تھی

انہوں نے ماتھے پہ بل ڈال کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ چھٹاک بھر لڑکی۔۔۔۔۔ کیسے انہیں تنگنی کا ناچ نچا رہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھ کے ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

”کیا کہہ رہا تھا تم۔۔۔۔۔ میرے لالا کو شکایت کرے گا تم۔۔۔۔۔ شکایت تو ام کرے گا لالا کو تمہاری۔۔۔۔۔ کہ تم نے بد تمیزی کی امارے ساتھ۔۔۔۔۔“ ہم تم کو بتائے گا اب بڑی عمر کے انکل۔۔۔۔۔“

اس نے چہرے کے زاویے بگاڑ کے ابتدا میں ان کی نقل اتاری تھی اور پھر چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے مزاحیہ لہجے والا انداز اپنایا تھا

انہوں نے ناگواری سے اس لڑکی کو دیکھا جس کی عمر بمشکل سوہا سترہ سال تھی لیکن وہ کس قدر شاطر تھی اور بد تمیز بھی۔۔۔۔۔

”تم تیار رہنا جگے میں تو تم کو لالہ بلائے گا مارہ۔۔۔۔۔“

وہ بڑبڑاتے ہوئے اب ان سے دور جا رہی تھی

وہ وہی ہاتھ باندھ کے کھڑے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھ رہے تھے

وہ کیا کرے گی وہ نہیں جانتے تھے لیکن وہ اتنا ضرور جانتے تھے کہ وہ کافی تیز ہے وہ اس سے کسی اچھے کی امید نہیں رکھ رہے تھے

یہ لڑکی مستقبل میں ان کے لیے بہت بڑی خطرہ ثابت ہوگی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 2

شام کے گھرے سائے ہر چیز کو اپنے حصار میں مقید کر چکے تھے۔۔۔۔۔ آسمان پہ بادلوں کے
 ننھے ننھے ٹکڑوں کا بسیرا تھا۔۔۔۔۔ بارش برسنے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔۔۔ سوات کا
 موسم اسی طرح رنگ بدلنے کا عادی تھا اس لیے یہاں کے لوگوں کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں
 تھی۔۔۔۔۔ اس سنگ مرمر کے تراشے ہوئے پتھروں سے بنے اس حویلی ناگھر میں اس کی
 آنکھیں چھم چھم برس رہی تھی۔۔۔۔۔ دیکھنے والوں کو یہ آنسو۔۔۔۔۔ اصلی لگ رہے تھے لیکن
 بہانے والی کو ان آنسوؤں کی حقیقت کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔

ایک طرف۔۔۔۔۔ بڑے سے قیمتی گلدان کے قریب۔۔۔۔۔ سفید قمیض شلوار اوپر کالے
 رنگ کی واسکوٹ پہنے ضرار لالا ہونٹ بھینچے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ گردن تنی ہوئی
 تھی۔۔۔۔۔ جب بڑے بھینچے وہ اس کی دھائی یاں سن رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک طرف صوفے پہ۔۔۔۔۔ آغا جان۔۔۔۔۔ پریشان سی نظروں سے اپنی لاڈلی پوتی کو دیکھ
 رہے تھے جو ہتھیلیوں سے اپنی لال آنکھوں کو رگڑ رہی تھی

گل مینے نے ایک اچھٹی نگاہ اپنی کزن پہ ڈالی پھر دل ہی دل میں کانوں کو ہاتھ لگایا

”کس قدر ڈرامہ باز لڑکی ہے یہ۔۔۔۔۔“

وہ سوچ کے رہ گئی

مورے نے چور نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جس کی نظروں میں غصے کے آثار واضح تھے۔۔۔۔۔

”لالا۔۔۔۔۔ ام تو صنم کے گھر گیا تھا اس حرام حور نے امارا راستہ روکا۔۔۔۔۔ دوپٹہ کھینچا کہتا ہے کہ۔۔۔۔۔ تم شہزاد خان کی بہن ہو ہم تم کو اس طرح نہیں جانے دے گا۔۔۔۔۔“

اس نے امارے ساتھ بہت بد تمیزی کیا لالا

ایک نظر اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھ کے اس نے پھر زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

”ام اس کی جان لے لے گا۔۔۔۔۔ اس کی ہمت کیسے ہوا ہماری بہن کا راستہ روکنے کی۔۔۔۔۔ اب تو ساری بات جرگے میں ہی ہو گا اس کو۔۔۔۔۔ جواب دینا ہو گا اس بد تمیزی کا تم غم نہ کرو تمہارا بھائی زندہ ہے ابھی۔۔۔۔۔“

شروع میں جو بات نہایت غصے میں کسی گئی تھی اختتام کے جملے جذباتی لہجے میں ادا کیے گئے تھے

اس کا خیال تھا کہ گھر میں اپنے بڑے بھائی می کے سامنے یہ ڈرامہ رچائے گی وہ جھٹ دراب خان کو گریبان سے پکڑ کے اس کے سامنے لے آئیں گے لیکن یہاں آ کے اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے دونوں بھائی می اپنی بیویوں کے ہمراہ گھر پہ موجود نہیں تھے صرف ”ضرار خان“ موجود تھا جو اس کی اجڑی سی حالت بھی دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ اور اپنے دونوں بھائی یوں کی نسبت جذباتی بھی بہت تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس نے اطمینان سے آنکھیں پونچھی اور لالا کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

آغا جان نے کچھ ناگواری سے اپنے پوتے اور پوتی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جو بھی تھا وہ دشمن تھا ان کا لیکن۔۔۔۔۔ یہ گھر کی لڑکیوں کی باتیں جرگوں میں اچھالنا انہیں پسند نہیں تھا

یوں بھی المنظر کی بے وقوفیوں سے وہ واقف تھے۔۔۔۔۔

”گل مینے۔۔۔۔۔ تم اس کو کمرے میں لے چلو یہ کتنا ڈرا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس کو پانی وغیرہ پلاؤ“

ضرار خان نے گل مینے کو حکم دیا تو وہ فوراً کسی روبورٹ کی طرح کھڑی ہو گئی

ضرار خان نے اس کے سر پہ شفقت سے ہاتھ رکھ کے اسے تسلی دی

اور وہ فاتحانہ انداز میں مسکراتی ہوئی ی گل مینے کے ہمراہ اندر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

تو ضرار خان اطمینان سے آغا جان کے قریب صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

”یہ کیا بات کہہ دیا تم نے ضرار خان اب گھر کی لڑکیوں کی بات جرگے میں جائے گا۔۔۔۔۔ پورے

گاؤں میں کتنی بدنامی ہو گا ہمارا۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے ذرا سخت لہجے میں اسے ٹوکا تھا۔۔۔۔۔

”نا آغا جان ہم نامرد نہیں ہے کہ بدنامی کی وجہ سے چپ رہیں دشمنی امارا تھا تو ماری بہن کو کیوں بیچ میں لایا۔۔۔۔۔ یا تو ام بات جرگے میں لے کے جائیں گا یا ام اس کو گولی مار دے گا۔۔۔۔۔“

اس نے مونچھوں کو تائو دیتے ہوئے شعلہ بار نظروں سے آغا جان کو دیکھتے ہوئے اپنی بات پہ ذور دیا۔۔۔۔۔

”ہم کو یہ بات پسند نہیں کہ المظ کا نام جرگوں میں لیا جائے یوں المظ اور دراب خان کا نام آپس میں جڑ جائے گا ہوش سے کام لو ضرار خانے۔۔۔۔۔“

انہوں نے لہجے میں نرمی سموتے ہوئے اسے رسان سے سمجھایا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

تو وہ تہتے سے اکھڑ گیا تھا

”بس آغا جان۔۔۔۔۔ ام اس کے بعد خاموش نہیں رہے گا بات وہ گھر کی عورتوں تک لایا ہے اب بات اس کے گھر کی عورتوں تک بھی جائے گا۔۔۔۔۔“

اس نے ٹھوس لہجے میں اپنا موقف بیان کیا تھا پھر۔۔۔۔۔۔ گھر سے نکل گیا تھا

ان کا یہ سب سے چھوٹا پوتا بہت جذباتی تھا۔۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک نظر اپنی بہو کو دیکھا تو وہ سر جھکا کے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

اب انہیں اپنے بڑے بیٹوں سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے پانی سر سے اوپر چلا جائے۔۔۔۔۔۔

urdu
novels mania

www.urdu novels mania.com

لیکن پانی سر سے اوپر جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔



رات کے گھرے سیاہ اندھیرے نے اس خوبصورت وادی کو اپنے حصار میں لینا شروع کر دیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کے بیڈ پر پاؤں اوپر کیے آرام سے بیٹھی ہوئی تھی

پاس ہی زرعو نے مشکوک سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

نیچے میٹرس پہ گل مینے گود میں باداموں کی پلیٹ رکھے بیٹھی تھی

کیا تم واقعی ہی سچ بول رہی ہو المظ۔۔۔۔۔؟

گل مینے نے کھوجتی نظریں المظ کے چہرے پہ جماتے ہوئے اس سے پوچھا تھا

تو وہ یکدم سیدھی ہو کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ پھر استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تم کو کیا لگتا ام جھوٹ بول رہے اپنے بارے میں اتنی غلط بات کون بولتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا تو وہ گڑبڑا گئی

”نا ایسی بات نہیں ہے تم ضار خان کو جانتا ہو وہ تمہارے معاملے میں کس قدر جذباتی ہے

اس نے صفائی دی۔۔۔۔۔

وہ چہرے سے پریشان لگتی تھی۔۔۔۔

المظاور سب ہی جانتے تھے کہ وہ ضرار خان کو پسند کرتی ہے۔۔۔۔۔

جب سے المظ کے چچا کا اور چچی کا قتل ہوا تھا تب سے وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی

المنظور کو وہ بالکل بہنوں کی طرح سمجھتی تھی

اور جب تک المظ کے والد حیات تھے تب تک انہوں نے۔۔۔ المظ اور گل مینے میں کوئی فرق نہیں رکھا تھا

وہ ضارا خان کو پسند کرتی تھی پتہ نہیں یہ بات ضارا خان جانتا تھا یا نہیں لیکن المظ ضرور جانتی تھی۔۔۔۔۔

”تم اس کی فکر نہ کرو وہ ہمارا محافظ ہے وہ صحیح سبق سیکھائے گا اسے۔۔۔۔۔“

اس نے تفاخر سے کہا۔۔۔۔۔

زرعو نے تو بس اسے تاسف سے دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

ساری بات سے وہ بانبر تھی لیکن اس نے المظ کا نمک کھایا تھا نمک حرامی کیسے کرتی۔۔۔۔۔

المظ اب مطمئن سی نظر آرہی تھی

لیکن وہ سب ہی آنے والے وقت کے ہنگامے سے بے خبر تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com



وہ جس وقت سکول سے باہر نکلی اس وقت باہر دھوپ کے سائے گہرے تھے اس نے نظر اٹھا کے صاف آسمان پہ چمکتے سورج کو دیکھا اور ایک دفعہ پھر کچے پکے راستوں پر چلنے لگی۔۔۔۔۔ آج اسے لالانے لینے آنا تھا لیکن۔۔۔۔۔ وہ شاید کسی وجہ سے لیٹ ہو گئے تھے اس لیے وہ خود ہی نکل آئی می

تھی۔۔۔۔۔ وہ اس وقت سفید رنگ کے یونیفارم میں تھی۔۔۔۔۔ سفید چہرہ دھوپ کی تمازت کی وجہ سے دہک رہا تھا۔۔۔۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں سنجیدگی تھی سر پہ دوپٹہ اوڑرکھا تھا لیکن اس کے باوجود سامنے کی دولٹھے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔۔۔ سفید رنگت گول چہرہ متناسب نقوش کے ساتھ وہ لمبی پتلی سولہا سترہ سال کی عمر کی لڑکی تھی۔۔۔۔۔

وہ اونچی سی پہاڑی پہ بنے راستے پہ چلنے لگی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کے پیچھے پلٹی اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے کس نے اس کی آواز کا گلا گھونٹ دیا تھا

خوف اور دہشت کے مارے اس کی شہد رنگ آنکھیں باہر کی طرف ابل پڑی تھی

www.urdu novelsmania.com

وہ اس چہرے سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔۔

اکثر اس کے گھر میں ذکر ہوا کرتا تھا بہت سی تقریبات پہ اس نے اس چہرے کو دیکھا تھا

لیکن اتنے قریب سے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ اونچے لمبے قد والے تھے چوبیس سال کا ایک شخص تھا

گول چہرہ چوڑی پیشانی۔۔۔۔۔ مناسب نقوش۔۔۔۔۔ خوبصورت کالے رنگ کی گہری آنکھیں۔۔۔۔۔ مغرور ناک۔۔۔۔۔ گہنی مونچھوں کے نیچے دبے عنابی ہونٹ۔۔۔۔۔ اور سب سے بڑھ کے اس کے گالوں پہ پڑتے ڈمپل اس کی خوبصورتی اور وجاہت میں اضافہ کرتے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت اس کی آنکھوں میں عجیب سی سفاکیت رقصاں تھی

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

لیکن گرفت اتنی سخت تھی کہ۔۔۔ وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی

وہ یونہی بلا وجہ ہاتھ پیر مارنے لگی

لیکن مقابل کی آنکھوں میں بے رحمی تھی۔۔۔۔۔

”تمہارے لالا کی ہمت کیسے ہوئی ہی امارے بہن کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی۔۔۔۔۔؟“

لجے میں سفاکیت واضح تھی

اس کی آنکھوں میں گھبراہٹ اور واضح ہوئی می۔۔۔۔۔

”اگر اس گاؤں میں اماری بہن محفوظ نہیں تو اس کی بہن کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔“

اس نے سپاٹ لجے میں کہتے ہوئے

اس کے ہونٹوں پر سے اپنا ہاتھ ہٹا دیا تھا

اس کا تو جیسے رکا ہوا سانس بحال ہو گیا تھا

وہ لمبے لمبے سانس لے کے اپنی سانس بحال کرنے لگی

وہ فطرتاً اتنی ڈرپوک لڑکی تھی کہ اپنے سامنے ایک لڑکے کو دیکھ کے اس کی روح فنا ہو گئی

تھی۔۔۔۔۔

اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

لیکن بے سود وہ ابھی تک اس کی گرفت تھی۔۔۔۔۔

”ام کو جانے دوسرا خان ہم نہیں جانتے تمہارا اور لالا کا کیا چکر ہے۔۔۔۔۔“

اس نے آہستہ سی آوازیں التجا کی تھی۔۔۔۔۔

مقابل کھلکھلا کے ہنسا تھا گال پہ گرٹھا گہرا ہوا تھا

تو زرشاہ کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی

مقابل سفاک سہی لیکن خوبصورت بلا کا تھا وہ سوچ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”اچھا ٹھیک ہے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔“

اس نے ایک دم اسے خود سے دور کیا۔۔۔۔۔

”لیکن گھر میں جا کے اپنے دراب لالا کو بتانا کے ضرار خان نے میرے ساتھ بد تمیزی کی۔۔۔۔۔“ اگر تم نے زبان نہ کھولنا تو میں روز تمہیں اس سے زیادہ پریشان کرونگا

اس نے اپنی گھنی مونچھوں کو تباؤ دیتے ہوئے دل جلادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔۔۔ اس کے سامنے کی لٹھ کو چھوتے ہوئے جیسے اسے سمجھایا تھا

لجھ بظاہر نارمل تھا۔۔۔۔۔ لیکن اندر چھپی کاٹ کو وہ محسوس کر کے اور گھبراگئی تھی

اسے نہیں پتہ تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ لیکن جو بھی ہو رہا تھا ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔ اسے لالا کو تو آگاہ کرنا تھا نا۔۔۔۔۔

وہ اب پہاڑی اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کالے رنگ کا سوٹ پہنے پاؤں میں پشاوری جوتی پہن رکھی تھی۔۔۔۔۔۔ چمکدار بال جو دھوپ کی وجہ سے چمک رہے تھے۔۔۔۔۔۔ وہ مغرور سا شخص۔۔۔۔۔۔ سیدھا دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کھوئی می کھوئی می نظروں سے اس کی پیٹھ دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ پہاڑی اتر کے پلٹا تھا۔۔۔۔۔

گھنی مونچھوں تلے دبائے عمامی ہونٹ مسکرانے کے سے انداز میں پھیلائے تھے۔۔۔

”عجیب استہزائی یہ سی مسکراہٹ

دل جلانے والی تیا دینے والی مسکراہٹ۔۔۔۔۔

اور آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ کہیں الجھ کے ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

”لیکن ”زرشاہ خان یوسفزی نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے لالا کو ضرور آگاہ کرے گی۔۔۔۔۔“ جو بھی ہو وہ اپنے بھائی یوں کی عزت پر حرف نہیں آنے دے گی

وہ نتائیج سے بے خبر ایک دفعہ پھر سر جھٹک کے چلنے لگی۔۔۔۔۔



اونچے پہاڑوں کی اس وادی میں یہ صبح ۔۔۔۔۔ معمول سے ذرا ہٹ کے اتری

تھی۔۔۔۔۔ دونوں حویلی میں عجیب سی خاموشی تھی۔۔۔۔۔ جیسے ہی جرگے کی اطلاع ملی

تھی۔۔۔۔۔ آغا جان کی حویلی میں زر شاہ سے ضرار کی بدتمیزی کی خبر بھی پھیل گئی

تھی۔۔۔۔۔ مورے سب سے نظریں چرائے پھر رہی تھی۔۔۔۔۔ آغا جان اور ان کے دونوں

بڑے پوتے ضرار خان سے سخت ناراضگی کے طور پر بات چیت نہیں کر رہے تھے ان کے نزدیک

عورتوں کو بیچ میں گھسیٹ کے بد سلوکی کرنا مردانگی کا تقاضہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ گھر کی دونوں بڑی

ہوئی یں عجیب کھوجتی نظروں سے سب کو دیکھتی بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی گل مینے
 کی آنکھیں آج کل یوں ہی بات بے بات نم ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

ساتھ ہی شکوہ کنہ نظروں سے مطمئن سے ضرار خان کو بھی دیکھتی تھی

جو عجیب بے خبر بنے یوں بیٹھا تھا جیسے اس معاملے میں اس کا کوئی ہی قصور ہی نہیں۔۔۔۔۔

یا وہ گل مینے کے جذبات سے بے خبر ہو

اس وقت اس کی ساری توجہ اس شخص سے انتقام پہ تھی جس نے اس کی بہن کے ساتھ بد تمیزی کی تھی

اس کے نزدیک یہ سب کچھ ٹھیک کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔

اس سب معاملے میں سب سے مطمئن اور خوش المظان یوسفزئی ہی تھی۔۔۔۔۔

جو دل ہی دل میں دراب خان کی حالت سے مزے لے رہے تھے

لیکن اب بات بڑھ کے جرگے تک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف واجد خان کی حویلی میں تو سب کا غصے سے برا حال تھا

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شہزاد خان کی جان لے لیں اس نے کس بنیاد پہ ان کی بہن کے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔۔۔۔۔

درا ب خان تو اس کی جان کے درپے تھا

لیکن واجد خان نے فحمال اسے سمجھا: بھکا کے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی کہ جرگے میں فیصلہ انہی کے حق میں ہو گا وہ بے قصور ہے خون خرابے سے بات بڑھ جائے گی

لیکن درا ب خان کی سوئی کی کہیں اور ہی اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پتہ نہیں کیوں ان کو اس سب کے پیچھے اس لڑکی کا ہاتھ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بھی اس وسیع میدان نمائندگی زمین پہ جیپ آ کے رکی تھی۔۔۔۔۔ جس کا فرنٹ ڈور کھول کے۔۔۔۔۔ اندر سے واجد خان یوسفزئی باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔ آسمانی رنگ کی قمیض شلوار اوپر واسکوٹ پہنے چہرے پہ سنجیدگی تھی سامنے کے سفید بال ان کی وجاہت میں اضافہ کر رہے

تھے۔۔۔۔۔ ساتھ دراب خان ان کے ہمراہ تھے جنہوں نے سرمئی رنگ کی قمیض شلوار پہن رکھی تھی۔۔۔۔۔ چہرے پہ غمض و غضب واضح تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں مغزور چال چلتے اس جگہ بڑھے جہاں چارپائیوں پہ پہلے ہی گاؤں کے معتبر لوگ بیٹھے جیسے انہیں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک طرف۔۔۔۔۔ آغا جان اپنے تینوں پوتوں کے ہمراہ بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

دراب خان نے ایک سردنگاہ۔۔۔۔۔ ضرار خان پہ ڈالی جو لا پرواہی سے بیٹھا تھا

انہیں دیکھ کے جھٹ سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

باقی اسفندیار اور۔۔۔۔۔ شہزاد خان کے تاثرات سپاٹ سے تھے۔۔۔۔۔

بڑی سی کرسی پہ بیٹھے اس ادھیڑ عمر مغزز آدمی جس نے سر پہ پگڑی باندھ رکھی تھی۔۔۔۔۔

گفتگو کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔۔

”ضرار خان تم نے۔۔۔۔۔ دراب خان کی بہن کے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔۔۔۔۔؟“

اس ادھیڑ عمر شخص نے گردن لاپرواہ سے بیٹھے ضرار خان کی طرف موڑی پھر کرخت لہجے میں پوچھا
تھا۔۔۔۔۔

”ہاں ہم نے کیا“

جواب لاپرواہی سے ہی آیا تھا۔۔۔۔۔



آغا جان کا سر مزید جھک گیا تھا

دراب خان نے ہونٹ بھیجنے کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

واجد خان نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے گویا اسے ٹھنڈا رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہونٹ بھیجنے وہی بیٹھ گئے

”ہم وجہ پوچھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔؟“

اگلا سوال پوچھا گیا تھا۔۔۔۔۔

”کیونکہ دراب خان نے پہلے اماری بہن کے ساتھ بد تمیزی کیا تھا۔۔۔۔۔“

اس نے اس دفعہ۔۔۔۔۔ ذرا سہر دلچے میں کہا تھا

تو دراب خان کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔۔۔۔

یعنی ان کے اندازے درست تھے۔۔۔۔۔ اس سب تماشے کے پیچھے اس لڑکی کا ہاتھ تھا۔۔۔۔۔

واجد خان نے نا سمجھی سے۔۔۔۔۔ دراب خان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جو اس الزام پہ تڑپ اٹھے تھے

ایک ساتھ کئی نظریں ان کی طرف اٹھی تھی۔۔۔۔

سب جانتے تھے کہ۔۔۔۔۔ دراب خان ایسا آدمی نہیں ہے سب کی نظروں میں تعجب تھا جس کی وجہ سے دراب خان مذید شرمندہ ہو گئے تھے

اس لیے اپنی جگہ سے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے تھے

”یہ ام پہ الزام ہے۔۔۔۔۔ ام اس کی بہن کو جانتا تک نہیں ہے وہ چھوٹی سی لڑکی اس قدر بد تمیز ہے کہ روز ہمارا باغ خراب کر دیتا تھا ہم نے اسے روکنے کی کوشش کی تو ہم پہ الزام لگا دیا۔۔۔۔۔“

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

انہوں نے جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں دبا دبا سا احتجاج کیا

تو اپنی بہن کے بارے میں یہ الفاظ سن کے اسفند خان یوسفزئی می اور شہزاد خان یوسفزئی می بھی کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

”ام نے تمہاری بہن کے بارے میں کچھ غلط نہیں بولا۔۔۔۔۔ بہتر ہے تم بھی اماری بہن کے متعلق کچھ غلط مت بولو۔۔۔۔۔“

وارن کرنے والا اسفند خان یوسفزئی می تھا۔۔۔۔۔

”اماری بہن کو ہم نے اتنی آزادی نہیں دے رکھا کہ وہ لوگوں کے باغات میں گھس کے آوارہ گردی کرتی رہے پکڑے جانے کے بعد الزام لگا دے۔۔۔۔۔“

واجد خان یوسفزئی می بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر جتا کے بولے تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

تو شہزاد خان نے آگے بڑھ کے واجد خان کا گریبان پکڑ لیا تھا

درباب خان نے چھڑانے کی کوشش کی تو انہوں نے ایک مکا اس کے ناک پہ جڑ دیا جس سے خون رسنے لگا

صورتحال سنگین ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

واجد خان نے رکھ کے ایک تھپڑ ان کے منہ پہ رسید کیا تھا بڑی مشکل سے اس صورتحال پہ قابو پا کے فیصلہ سنا دیا گیا تھا جو کسی کے لیے بھی قابل قبول نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس فیصلے سے سب سے زیادہ ناخوش۔۔۔۔۔ دراب خان یوسفزئی ہی تھے۔۔۔۔۔



وہ بیڈ پہ بیٹھی اطمینان سے ٹی وی دیکھنے میں مشغول تھی جب دروازہ دھڑام سے کھول کے زر عونے اندر داخل ہوئی تھی اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

”اللہ کیا مصیبت ہو تم لڑکی۔۔۔۔۔ ہر وقت دھماکے کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ناگواری سے کہتے ہوئے زر عونے کے دھواں دھواں چہرے کو دیکھا تو چونک گئی۔۔۔۔۔

”المنظاجی اچھا خبر نہیں ہے۔۔۔۔۔ ام کو ابھی فون آیا تھا مختیار کا۔۔۔۔۔ وہ ام کو کہہ رہا تھا کہ جرگے میں فیصلے سنا دیا گیا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے اس کے قریب بیٹھ کے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ گفتگو کے لیے تمہید باندھی تھی۔۔۔۔۔

”اچھا سا ذلیل ہوا ہوگا دراب خان یوسفزئی می۔۔۔۔۔؟“

اس نے بے تابی سے سوال پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں باجی۔۔۔۔۔ وہ تو بدنام ہوا ہی ہوا تمہارے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔۔۔“ جرگے میں یہ فیصلہ ہوا کہ دونوں لڑکیاں۔۔۔۔۔ اچھی خاصی بدنام ہوگئی ہیں اب اس معاملے کا ایک ہی حل ہے کہ تمہارا دراب خان کے ساتھ نکاح کروادیا جائے اور زر شاہ کا ضرار خان کے ساتھ۔۔۔۔۔“

اس نے رک رک کے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کی

اس کی رنگت فق ہوئی می تھی

اسے لگا اس کمرے کا چھت اس کے سر پہ گر گیا ہے۔۔۔۔۔

یہ ایڈونچر اس کے ساتھ ساتھ گل مینہ کو بھی بہت مہنگا پڑا تھا۔۔۔۔۔



توجو ہمدرد ہوا میرا

از قلم ایمان خان

قسط نمبر 3

”یہ کیا کہہ رہا ہو تم زر عونے۔۔۔۔۔؟“

وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھا کہ وہ اب کیا بولے۔۔۔۔۔

”قسم لے لو باجی جرگے میں یہی فیصلہ ہوا ہے۔۔۔۔۔ مختیار نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے قریب آ کے قدرے رازداری سے کہا تھا۔۔۔۔۔

”تو احتجاج نہیں کیا کسی نے آغا جان نے۔۔۔۔۔؟“ ضرار لالانے۔۔۔۔۔؟

اس نے کسی امید کے تحت قدرے فکرمندی سے پوچھا تھا

صورتحال اس حد تک بگڑ جائے گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

”نہ باجی ضرار لالا تو جگہ پہ ہی خاموش ہو گیا آغا جان نے رضامندی دے دی۔۔۔۔۔“

اس نے بھی تیزی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے بس نظروں سے زرعونے کو دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ اس دراب خان نے بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

اس نے کچھ یاد آتے ہی فوراً گلا سوال پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”مختیار کہہ رہا تھا کہ اس نے بہت احتجاج کیا لیکن اس کا وہ بڑا بھائی ہی ہے نا واجد لالا اس نے زبان دے دیا اور اسے سمجھا کے واپس لے گیا باجی یہ بہت غلط ہو گیا ہے تم نہیں جانتا جرگے میں ایک دفعہ جو فیصلہ ہو جائے اسے کوئی ہی نہیں بدل سکتا۔۔۔۔۔“

زرعونے نے اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ کے دیدے باہر نکال کے ہاتھ نچا نچا کے اسے خبردار کرنے کے ساتھ اسے اچھا خاصا ڈرا بھی دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے تورہے سے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اسی لمحے دھڑام سے دروازہ کھلا تو المظ نے سر اٹھا کے دیکھا

سامنے دروازے پہ سفید انارکلی پیر کو چھوتے ہوئے فراک میں گل مینے کھڑی لب کحل کے جیسے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

چٹیا میں بندھے بال عجیب سے بکھرے ہوئے تھے سفید چہرے پہ آنسوؤں کے نشان واضح تھے آنکھیں سو جی ہوئی اور متورم تھی جیسے وہ کافی دیر روتی رہی ہو۔۔۔۔۔

اس کی ایسے حالت دیکھ کے المظ کو ندامت کا ہلکا سا احساس ہوا تھا اس نے سر جھکا لیا تھا

اس سے زیادہ تو گل مینے کے ساتھ برا ہوا تھا

”پڑ گیا تمہارے کلیجے میں ٹھنڈ۔۔۔۔۔ یہی چاہتا تھا نا تم۔۔۔۔۔“؟

وہ اندر آ کے بغیر کسی لحاظ کے پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلتے شرارے المظ کو بھسم کر رہے تھے

اس سے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

”تم نے تو ام کو برباد کر دیا المظ۔۔۔۔۔“ ام سے ہمارا محبت چھین لیا تم نے۔۔۔۔۔“

وہ وہی بیڈ پہ سر تھام کے بیٹھ کے ایک دفعہ پھر رونے لگی تھی اپنی محبت کو کھودینا آسان نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

المظ انگلیوں کو مڑوڑتے ہوئے لب کھلتے ہوئے بے بس سی بیٹھی تھی

ایسا تو نہیں سوچا تھا اس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا

یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”گل مینے۔۔۔“

اس نے ہمت کر کے پکارا تھا

اس نے سر نہیں اٹھایا تھا

وہ بیڈ سے اتر کے اس کے پاس گئی تھی پھر گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھی تھی اس کے دنوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

”سب کچھ امارمی وجہ سے ہوا ہے ام خود اسے ٹھیک کرے گا ام لالا سے بھی بات کرے گا آغا جان سے بھی بات کرے گا ہر ممکن کوشش کرے گا اس شادی کو روکنے کا۔۔۔۔۔“

وہ اس کی کانچ سی سنہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھوس لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پہلی بار سراٹھایا تھا

اس کی کانچ سی آنکھوں میں بہت سے اندیشے تھے۔۔۔۔۔ محبت چھن جانے کا۔۔۔۔۔ خوابوں کے بکھرنے کا

المنظ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

اس کے آنسو صاف کیے تھے

اسی لمحے ایک تہیہ گل مینہ نے کیا تھا اور ایک المنظ نے

اس شادی کو دونوں نے روکنا تھا چاہے جیسے بھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف جھیل کے کنارے بنی اس حویلی کے زنانہ حصے میں مورے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ مسلسل اپنی بات پہ باضد تھی۔۔۔۔۔

پاس ہی سکن رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض پہنے زرشاہ سر جھکا کے بیٹھی تھی

اور دوسری طرف واجد لالا سنجیدہ سا چہرہ لیے کھڑے تھے

رخ کھڑکی کی طرف تھا نظریں بل کھاتی سڑک پہ جمائے کسی گہری سوچ میں گم تھے

صوفے پہ سابقہ لباس میں ماؤف دماغ کے ساتھ دراب خان بیٹھے تھے چہرہ سپاٹ تھا دونوں بازو
گھٹنوں پہ جمائے ذرا نیچے کی طرف جھکے ہوئے تھے نظریں نیچے زمین پہ جمارکھی تھی۔۔۔۔

”یہ امارہ آخری فیصلہ ہے واجد ام اپنی بیٹی کو ایسے کسی جرگے کی نظر نہیں کرے گا۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

وہ دو ٹوک انداز اپنا کے اب رخ موڑ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

”اب بات تمہارا مرضی سے منکل گیا ہے مورے جرگے میں زبان دے آیا ہے ام۔۔۔۔۔۔۔“

وہ پلٹے تھے پھر جھنجھلا کے بولے تھے۔۔۔۔۔

”تم تو ایسے کہہ رہا ہے خان جیسے یہ تمہاری بہن کا مس ٹلہ نہیں کسی باہر کی لڑکی کا مس ٹلہ ہے تم جانتا ہے ضرا خان کو کس قدر خجٹی انسان ہے ام کس طرح اعتبار کر لیں۔۔۔۔۔۔“

انہوں نے بھی حیرت اور غصے سے اپنے سمجھدار بیٹے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

مورے وہ بھی دے رہا ہے اپنا لڑکی۔۔۔۔۔ ”تم ام کو شرمندہ مت کرو اُم نے انکار کیا نا پورا گاؤں امارے خلاف ہو جائے گا ام اکیلا ہو جائے گا۔۔۔۔۔“

وہ التجائی یہ انداز میں کہتے ہوئے صوفے پہ بیٹھے تھے اور ایک مدد طلب نظر اپنے بجائی می پہ ڈالی تھی جو

----- ابھی تک لا تعلق سے بیٹھے تھے -----

”واجد۔۔۔۔۔ام کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔اگر زرشاہ اور دراب کی مرضی ہے ادھر تو ام کچھ نہیں بولے گا اگر نہیں ہے تو۔۔۔۔۔ام تمہیں زبردستی نہیں کرنے دے گا۔۔۔۔۔“

وہ کچھ نرم پڑ گئی تھی اس لیے ختمی لہجے میں کہتے ہوئے زرشاہ اور دراب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے پہلی بار سر اٹھایا تھا

آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پھر وہی چہرہ آیا تھا جس نے اس کا چین و سکون غارت کر دیا تھا

پھر ایک نظر واجد لالا کی طرف دیکھا تھا

جو آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

”جیسے لالا کی مرضی امارے بارے میں غلط فیصلہ نہیں کرے گا وہ ام کو اس کا فیصلہ قبول ہے۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

وہ سر جھکا کے آہستہ آواز میں اتنا ہی بولی تھی۔۔۔۔۔

مورے نے ایک گھوڑی سے اسے نوازا تھا۔۔۔۔۔

واجد لالا کے چہرے پہ خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی جو دراب کا جواب سننے ہی معدوم ہو کے غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”ہمیں نہیں قبول۔۔۔۔۔۔“

انہوں نے پہلی دفعہ سر اٹھا کے پیش بھری نظروں سے لالا کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

”آغا جان تم کو ہمارا بات سمجھ نہیں آ رہا ہم کو وہ بندہ نہیں قبول۔۔۔۔۔۔“

آغا جان کے گھر میں قدم رکھتے ہی اس نے قدرے اونچی آواز میں اپنا موقوف بیان کیا تھا۔۔۔۔۔۔

”ہم کسی قیمت پہ اتنی بد تمیز لڑکی سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔“

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ساتھ ہی سر دلچے میں بولے تھے۔۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

آغا جان ام کسی قیمت پہ اس پچاس سال کے بندے سے شادی نہیں کرے گا

المنظ نے برا سامنہ بنا کے ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

”ام زبان دے چکا ہے دراب خانے۔۔۔۔۔۔ اب نہیں پھر سکتا زبان سے۔۔۔۔۔۔“

واجدلالا نے بھی فوراً بتایا تھا۔۔۔۔۔

”ہم زبان دے چکا ہے المظ۔۔۔۔۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔“

آغا جان نے بھی نرمی سے بتایا تھا۔۔۔۔۔

زہ صرف ستارثی لپارہ خپلہ اودہ زرشا زندگی نہ خرابہ ہوم

(”میں صرف تمہاری زبان کے لیے اپنی اور زرشا کی زندگی خراب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔“)

اس نے جھنجھلا کے پشتو زبان میں اپنا موقوف بیان کیا تھا۔۔۔۔۔

”آغا جان یہ فیصلہ تمہارا۔۔۔۔۔ ضرار لالا کو بھی منظور نہیں لالا تم بتاؤ نا تم کسی اور کو پسند کرتا

ہے۔۔۔۔۔؟“

المظ نے فوراً سے بال اس کے کوٹ میں پھینکی تھی۔۔۔۔۔

وہ گرڑ بڑا گیا تھا۔۔۔۔۔

آغا جان سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

گل مینے کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

”نہ آغا جانہ زہ چاسرہ مینہ نہ کوم مونگتہ خوستا سوڑ بہ ٹولونہ وڑاندی دہ“

(”نہیں آغا جان میں کسی سے محبت نہیں کرتا ہم کو تو تمہاری زبان سب سے آگے ہے۔۔۔۔۔“)

اس نے فوراً سے جان پھڑا کے گل مینے سے نظریں چرائی تھی

گل مینے کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا

اور المظ تو منہ کھول کے اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

یعنی گل مینے کے جذبات یک طرفہ تھے۔۔۔۔۔

اس نہ دی زندگی خرابگی یوورز خوادہ کول اوستا نو عمر تیرگی تہ خوشحالہ ہوسہ دمرہ زوانہ خزه درتہ ملاوی گی

(”گوئی نہیں ذندگی برباد ہو رہی ایک دن تو شادی کرنی ہی تھی تم نے عمر گزر رہی ہے تمہاری تم تو خوش ہو اتنی جوان بیوی مل رہی تمہیں۔۔۔۔۔“)

انہوں نے پشتو میں ہی سختی سے جھڑک ڈالا تھا انہیں وہ وہی احترام سر جھکا کے رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف المظ بھی اپنا سامنے لے کے رہ گئی تھی

novels mania
www.urdu novels mania.com

ضرر تو اس سارے معاملے سے بالکل بھی پریشان نہیں لگ رہا تھا

پریشان تو وہ تھی تو حل بھی اسے ہی تلاش کرنا تھا

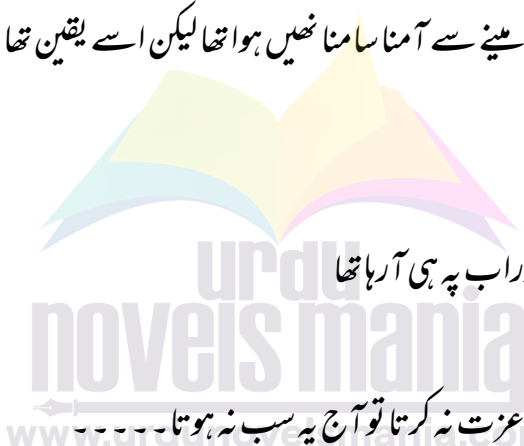
اور حل ایک ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔



صبح کی ہلکی ہلکی سفیدی اس وادی میں پھیل رہی تھی ساری ساری کروٹیں بدلتے گزری تھی۔۔۔۔۔ اس لیے ونڈا سکرین کے باہر ہلکی ہلکی روشنی دیکھ کے ہی وہ اٹھ کے بیٹھ گئی تھی

اس کے بعد سے اس کا گل مینے سے آمناسا منانہیں ہوا تھا لیکن اسے یقین تھا اس نے بھی رات رو کے ہی گزاری ہوگی



اسے سب سے زیادہ غصے دراب پہ ہی آ رہا تھا

کیا تھا وہ اسے اس دن بے عزت نہ کرتا تو آج یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔۔

زرعونے جو نیچے میٹرس پہ سو رہی تھی کروٹ بدلی تھی پھر نیم وا آنکھیں کھول کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مختیار کی عادت تھی وہ ذرا کم ہی گھر آتا تھا اس میں آوارگی ذرا زیادہ تھی جس کی وجہ سے آئے روز اس کے اور زر عمو نے کے جھگڑے رہتے تھے اور وہ اکثر ناراض ہو کے مکمل ہی المظ کے پاس رہائی ش اختیار کر لیتی تھی۔۔۔۔۔

”باجی تم جاگ کیوں رہا ہے۔۔۔۔۔؟“

اس نے حیرت سے پوچھا تھا

۔۔۔۔

”ایسی ٹینشن میں کسے نیند آتا ہے۔۔۔۔۔؟“

اس نے افسردگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania .com

”نہ باجی تم غم نہ کرو وہ برا آدمی نہیں ہے ہمارا خالہ زاد ہے نا وہ اس کا خاص ملازم ہے ام نے پوچھا اس سے وہ کہتا ہے کہ بڑا اچھا آدمی ہے۔۔۔۔۔“

اس نے اپنے طور پہ اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

لیکن المظ کے ذہن میں کچھ اور ہی چل رہا تھا

”زرِ عونہ تم اسے کال کرو۔۔۔۔۔“

اس نے فوراً سے کہا

زرِ عونہ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھ رہ گئی۔۔۔

”کیا مطلب باجی۔۔۔۔۔؟“

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔

”تم اسے کال کرو اسے کہو۔۔۔۔ کہ دراب خان آج کس وقت اکیلا ہوگا۔۔۔۔؟“

وہ چھلانگ لگا کے اس کے قریب میٹرس پہ آ کے بیٹھی اور پر جوش سی اسے کہنے لگی۔۔۔۔۔

”نہ باجی ایسا نہ کرو اس کو بڑا غصہ ہو گا تم پہ۔۔۔۔۔“

وہ اس کے دماغ میں چلنے والی حکمت عملی سمجھ گئی تھی اس لیے اسے روکنا چاہا۔۔۔۔۔“

زر عونہ ام تمہیں حکم دے رہے ہیں۔۔۔۔۔“

اس نے اس دفعہ اسے گھور کے دیکھتے ہوئے ذرا سختی سے کہا۔۔۔۔۔

تو ناچار و ناچار اسے کال کرنی ہی پڑی۔۔۔۔۔

تیسری بیل پہ اس نے فون اٹھالیا تھا اس طرف جلدی اٹھنے کا رواج ہے یوں بھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اس نے ساری معلومات المظ کو دے دی تھی

کہ وہ شام کو چار بجے ڈیرے جائے گا۔۔۔۔۔

اس واقعے کے بعد اس پہ سختی زیادہ ہو گئی تھی

لیکن اب شام کو چار بجے وہ گھر سے نکلے گی کیسے؟
اب وہ یہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔



جیسے ہی شام کے سائے گھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ بے چینی سے پورے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ گھر میں آغا جان ضرار لالا اسفندیار اور شیراز تینوں موجود تھے ان کی موجودگی میں نہیں نکل سکتی تھی وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کچھ سوچ کے وہ پلٹی تھی۔۔۔۔۔
زرعونے جو اس پہ نظریں ٹکا کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

”زرعونے تم امارى واپسى تک یہ دروازہ مت کھولنا کوئی پوچھے امارا تو کچھ مت بولنا امارے بستر پہ۔۔۔۔۔ منہ تک کمبل اوڑ کے لیٹ جانا سب یہی سمجھے گا کہ ام سو رہا ہے۔۔۔۔۔“

وہ ہدایت دیتے ہوئے کھرکی کھولنے لگی جو باہر حجرے کی طرف کھلتی تھی۔۔۔۔

زر عونے گھبرا کے اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

”باجی خدا کے لیے جلدی واپس آنا ام کو کسی مصیبت میں مت ڈالنا۔۔۔۔۔“

وہ ڈری ہوئی تھی اسی لیے اس سے درخواست کر رہی تھی

اس نے زر عونے کا پختونوں کے طرز پہ بنا عبا یہ پہنا۔۔۔۔۔ جس نے اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کے کپڑوں کو بھی چھپا دیا تھا اب جالی سے صرف اس کی آنکھیں نظر آ رہی تھی

www.urdu novels mania.com

یہ سب اس لیے کیا جا رہا تھا

کہ باہر بیٹھے سیکیورٹی گارڈ کو لگے کہ۔۔۔۔۔ یہ زر عونہ ہے۔۔۔۔۔

”باجی جلدی واپس آنا۔۔۔۔۔ باہر موسم بھی بہت خراب ہے۔۔۔۔۔“

کھڑکی سے چھلانگ لگانے تک زر عمو نہ یاد دہانی کروانا بھولی نہیں تھی

گھر سے وہ بہت آسانی سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ سوات کی ہر جگہ سے واقف تھی تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ڈیرے پہ موجود تھی۔۔۔۔۔

دور سے ہی وہ اسے کچھ لوگوں کے ہمراہ چارپائی پہ بیٹھے نظر آگئے تھے

وہ اکیلا نہیں تھا اسے اکیلے میں بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

کچھ سوچ کے وہ اس کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

درا ب نے چونک کے اس کی طرف دیکھا تھا

قریب بیٹھے دوسرے لوگوں کی بھی ایسی ہی حالت تھی۔۔۔۔۔

”ہم نے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔؟“

اس نے آواز کو ذرا موٹا کر کے اسے کہا تھا تو دراب نے پہلے نا سمجھی سے اس برقعہ پوش کو دیکھا تھا پھر آنکھ کے اشارے سے ۔۔۔۔۔ ان لوگوں کو جانے کا کہا تھا وہ فوراً وہاں سے چلے گئے تھے

اس نے اسے بیٹھنے کا کہا تھا تو وہ فوراً سامنے والی چارپائی می پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

”آپ کون ہیں میں نے پہچانا نہیں آپ کو؟“

اس کی خالص اردو کے جواب میں اس نے بھی اردو کا استعمال کیا تھا۔۔۔۔۔

”ام ہونے والا بیوی ہے تمہارا۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

اس نے فوراً سے برقعہ اٹھا کے چباچبا کے کہا تھا

تو ان کے اعصاب تن گئے تھے اسے اپنے سامنے دیکھ کے۔۔۔۔۔

”تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہو ادو بارہ امارے سامنے بھی آنے کا۔۔۔۔۔“

وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر قدرے اونچی آوازیں غصے سے بولے تھے

تو اس نے ان کا ہاتھ پکڑ کے زبردستی انہیں دوبارہ چارپائی می پہ بیٹھایا تھا۔۔۔۔۔

اب ام آہی گیا ہے تو اماری بات سن لو“

وہ ناگواری سے بولی تھی ہاتھ ابھی تک پکڑ رکھا تھا

وہ کچھ ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

”ام تمہیں یہ کہنے آیا تھا کہ ام یہ شادی نہیں کرنا چاہتا یقیناً تم بھی نہیں کرنا چاہتے ہو گے کوئی می حل نکالو ورنہ بہت برا ہوگا۔۔۔۔۔“

وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی

”برا ہوگا بھی تو تمہاری وجہ سے ہی ہوگا تم نے کس قدر گھٹیا الزام لگایا ام یہ دل چاہتا تمہاری جان لے لیں ام۔۔۔۔۔“

انہوں نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔۔۔۔

”اچھا اوگئی نا غلطی اب پوری عمر تو نہیں بھگت سکتا ام۔۔۔۔۔ تم کوئی سی حل نکالو نا۔۔۔۔۔“

اس نے خفگی سے کہہ کے اسے امید بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

”ام کچھ نہیں کر سکتا مڑاں واجد لال زبان دے چکا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ہری جھنڈی دکھائی تو المظکا منہ بن گیا تھا۔۔۔۔۔

”تو اب کیا ہوگا۔۔۔۔۔؟“

وہ روہانسی ہوگئی تھی

”تمہاری میری شادی ہوگی۔۔۔۔۔“

انہوں نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ تپانے والے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان کی شکل دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”ام اتنا چھوٹا ہے تم سے۔۔۔۔۔؟“

اس نے قدرے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔
 اب غلطی کیا ہے تو سزا تو لے گا ہی نا۔۔۔۔۔

وہ نرم پڑ گئے تھے

اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

”تم گھر جاؤ اپنے۔۔۔۔۔“

وہ کہتے ہوئے دو قدم آگے گئے۔۔۔۔۔

تو اس نے ایک دفعہ پھر ان کا بازو پکڑ لیا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو ہاتھ پکڑنے کی پتہ نہیں کیا عادت ہے۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کے پلٹے۔۔۔۔۔

”تم ام کو گھر لے جا کے مارے گا تو نہیں۔۔۔۔۔؟“

www.urdu novelsmania.com

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔۔

وہ شادی سے زیادہ اس بات سے ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

ان کا دل ایک دم سے پگھل گیا تھا

وہ گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھے تھے۔۔۔۔

”ام وعدہ کرتا ہے تم سے تم کو نہیں مارے گا۔۔۔۔۔ یہ شادی فلحال بڑوں کی خوشی کے لیے کرلو تم
ام زبان دیتا ہے تم کو۔۔۔۔۔ تم ہمارے ساتھ نہیں رہنا چاہو گے تو ام چھوڑ دے گا تم کو زبردستی
نہیں کرے گا۔۔۔۔۔“



اس نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا

اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہی سننے آئی تھی وہ

اس نے فوراً سے کسی بچی کی طرح ان کی گردن کے گرد بازو جمائی ل کیے۔۔۔۔۔

”بہت اچھا ہو تم۔۔۔۔۔“

وہ خوشی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

”یار تم بے باک بھی بہت ہو۔۔۔۔۔“

اس نے اس کے بازوؤں کے پیچھے ہٹاتے ہوئے جھنجھلا کے کہا تھا

تو وہ ہنستی ہوئی می اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

انہیں نہیں پتہ تھا یہ شادی انہیں کتنی مہنگی پڑنے والی تھی

کیونکہ مقابل المظ خان یوسفزئی می تھی جو رنگ بدلنے سے واقف تھی

www.urdu novelsmania.com

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 4

درا ب کے ساتھ بات کرنے کے بعد اسے ایک چیز کا اندازہ تو ہو ہی گیا تھا کہ ۔۔۔۔۔ اس معاملے میں جتنی وہ بے بس ہے اتنا ہی وہ بھی بے بس ہے ۔۔۔۔۔ اور یہ بھی کہ وہ بھی اسی کی طرح اسے زیادہ پسند نہیں کرتا ۔۔۔۔۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ جرگے میں کیا گیا فیصلہ اب بدلا نہیں جا سکتا ۔۔۔۔۔ ضرار لالا کے ارادوں سے تو وہ واقف نہیں تھی کہ وہ اس شادی کو نبھانے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں ۔۔۔۔۔ یا اس کے دل میں گل مینے کے لیے کوئی می جذبات ہے یا نہیں ۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات تو صاف تھی کہ وہ اور دراب خان دونوں یہ شادی نبھانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے ۔۔۔۔۔ اس لیے وقتی طور پر اس نے بھی چپ سادھ لی تھی ۔۔۔۔۔ گل مینے کی تپش بھری نظریں ہر وقت اس پہ جمی رہتی تھی لیکن حیرت انگیز بات یہ تھی کہ ضرار لالا کی اس بات کے بعد سے اس نے بھی چپ سادھ لی تھی اس نے آغا جان کو رضامندی دے دی تھی اور ان کی شادی کی تیاریوں کا آغاز باقاعدہ طور پر ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔ ضرار ہر کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لے رہا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں المظ کو لگتا تھا کہ وہ دیکھا واکر تا ہے ۔۔۔۔۔ ان کی شادی کی ہر رسم عام لوگوں کی طرح ہی ہوئی تھی مہندی برات ولیمہ ۔۔۔۔۔ دونوں خاندانوں نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا تھا نیا رشتہ بننے والا تھا تو پرانی دشمنی کی سرد مہری بھی کم ہوئی تھی ۔۔۔۔۔ ان ساری تقریبات میں جو سب سے زیادہ خوش تھی وہ دراب خان کی مورے تھی ۔۔۔۔۔ ان کو تو جیسے دراب خان کے لیے ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی ۔۔۔۔۔ وہ پوری شادی میں اسی پر ہی صدقے واری ہی جاتی رہی تھی ۔۔۔۔۔ المظ کی خوبصورتی پہ وہ جیسے فدا ہی ہوگئی تھی انہیں وہ کافی معصوم لگ رہی تھی ۔۔۔۔۔ ان کی امیدوں کا جنازہ اس وقت نکلا تھا جب انہوں نے اسے اپنی ہی مہندی پہ جھوم

جھوم کے ناچتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ زر شاہ کے اندر تو عجیب سی خوشی سرائی تھی کرگئی تھی وہ جو خواب تھا۔۔۔۔۔۔ وہ حقیقت بننے والا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں بند کرتی تھی تو سامنے ضرار کا چہرہ آجاتا تھا۔۔۔۔۔۔ کبھی اسے یہ سوچ کے نیند نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔۔ کہ کل وہ شخص ہمیشہ کے لیے اس کا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ اس ساری صورتحال میں سب سے زیادہ نہ خوش دراب خان تھے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کبھی بھی اپنے لیے اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی شریک حیات کے طور پر نہیں سوچی تھی لیکن قسمت نے ان کے ساتھ عجیب کھیل کھیلا تھا۔۔۔۔۔۔ انہوں نے بے دلی سے سارے فمکشز ایڈنڈ کیے تھے۔۔۔۔۔۔ انہیں سب سے زیادہ فکر زر شاہ کی تھی۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں ضرار اس کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرے گا۔۔۔۔۔۔ انہیں سوچوں میں کب ان کی زندگی میں المظ اور کب زر شاہ کی زندگی میں ضرار شامل ہوا تھا انہیں پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔۔۔۔۔۔ المظ رخصت ہو کے اس حویلی آگئی تھی اور زر شاہ وہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ شادی کی پہلی رات ان کی زندگی کے نئے دور کا آغاز تھا جو وہ نہیں جانتے تھے کیسا ہوگا۔۔۔۔۔۔؟



رات کے گہرے سائے پھیل چکے تھے باہر ہر طرف سناٹا تھا صرف اس رنگ برنگی بتیوں سے سجائی ہوئی گلی میں معمول سے ہٹ کے چل پھل تھی وہ باہر حجرے میں اپنے دوستوں کے ساتھ

باتیں کر رہے تھے مورے کے تیسری بار بلانے پہ انہیں دوستوں کو الوداع کہہ کے اندر زنانے کی طرف جانا ہی پڑا۔۔۔۔۔ اندر زنانے میں مورے خفا خفا سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

”درا ب خان اب تم یہ حرکتیں چھوڑ دو اپنا اب تمہارا شادی ہو گیا ہے تمہارا بیوی تمہارا کمرے میں انتظار کر رہا ہے تم باہر دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہیں۔۔۔۔۔“

انہوں نے وہی کھڑے کھڑے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا دی تھی۔۔۔۔۔

”اب جاؤ تمہارا بیوی تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔۔“

اگلا حکم ملتے ہی وہ کسی روبرو کی طرح کمرے کی طرف چل پڑے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ جیسے ہی دروازے سے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

تو انہیں دو سوواٹ کا کرنٹ لگا۔۔۔۔۔

سامنے وہ دلہن کے لباس میں۔۔۔۔۔ ہاتھ میں انہیں کی بندوق تھا مے جس کا رخ انہیں کی طرف تھا۔۔۔۔۔ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

”خبردار جو تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔۔۔۔۔“

اس نے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے وہی روکا۔۔۔۔۔

”میں تمہیں یہ موقع ہر گز نہیں دوں گی کہ تم مجھے ہاتھ سے پکڑ کے کمرے سے باہر نکال دو۔۔۔۔۔“ میں تم کو کمرے میں گھسنے ہی نہیں دوں گی۔۔۔۔۔“

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اس کی اگلی دھمکی حیران کن تھی۔۔۔۔۔ وہ اس ٹانگ برابر لڑکی کو دیکھ کے حیران ہی تو رہ گئے تھے جو عمر کا لحاظ کیے بغیر۔۔۔۔۔ انہیں تم تم کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

”لڑکی یہ کیا فضول حرکت ہے۔۔۔۔۔ نیچے کرو یہ بندوق۔۔۔۔۔“

”انہوں نے ماتھے پہ بل ڈال کے ناگواری سے اسے روکا۔۔۔۔۔“

”اور اپنی حد میں رہ کے بات کرو ہم سے۔۔۔۔۔ رشتے کا نہ سہی عمر کا لحاظ کر لو۔۔۔۔۔“

انہوں نے سنجیدگی سے اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

”نکاح کے پیپر پہ سائیڈ کرتے وقت تو یہ شرم نہیں آئی تھی تم کو۔۔۔۔۔“

وہ بندوق بیڈ پہ رکھ کے ان کے بالکل مقابل آ کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ قدمیں ان سے کافی چھوٹی تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

”وہ میری مجبوری تھی لیکن تم اپنی حیثیت مت بھولو۔۔۔۔۔“

انہوں نے انگلی کے اشارے سے اسے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔

”شوہر ہونے کا رعب نہ کسی اور پہ جھاڑیے گا۔۔۔۔۔“

اس نے ان کی انگلی ہی پکڑ لی تھی

وہ الگ حیران پریشان تھے یہ لڑکی تھی کہ آفت۔۔۔۔۔

”کیا مصیبت ہو یا رتم۔۔۔۔۔“

انہوں نے۔۔۔۔۔ اپنی انگلی چھڑوا کے۔۔۔۔۔ وہاں سے ہٹنے میں عافیت جانی

اور بیڈ پہ جا کے کمبل تان لیا۔۔۔۔۔

سونے کا موڈ ہوا تو تم زمین پہ سو جانا۔۔۔۔۔“

انہوں نے کمبل سے منہ نکال کے حکم جاری کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بجلی سی تیزی کے ساتھ ان کی طرف بڑھی تھی اور ان کے منہ سے کمبل کھینچا تھا۔۔۔۔۔

”میں کس خوشی میں نیچے سو جاؤں۔۔۔۔۔“

”یہ امارا جہیز کا بیڈ ہے۔۔۔۔۔“

”تم سوئے گا نیچے۔۔۔۔۔“

اس کے اگلے حکم پہ تو وہ واقعی ہی سٹپٹا کے رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

”تمہیں پتہ ہے تم اس وقت کس سے اس بد تمیزی سے بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟“

اس لڑکی کی بد تمیزی انہیں غصہ دلا رہی تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

”ہاں پتہ ہے میں اس وقت ایک ایسے انسان سے بات کر رہی ہوں جو میرے ہی جہیز کے بیڈ پہ بیٹھ کے مجھے ہی دھمکی دے رہا تھا۔۔۔۔۔“

اس نے پر اعتماد لہجے میں انہیں دھول چٹا دی تھی۔۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھ کے رہ گئے تھے

اس کی بھی اردوان کی طرح کافی صاف تھی اور اس وقت وہ دونوں اردو میں ہی بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

”ایسے منہ کیا دیکھ رہے ہو مارا۔۔۔۔۔؟“

وہ اسے خاموش دیکھ کے دوبارہ اپنی ٹون میں لوٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

”میں شوہر ہوں تمہارا تم کو مجھے ذہین پہ سلاتے ہوئے شرم نہیں آئے گی۔۔۔۔۔؟“

ان نے یوں ہی کسبل کو چہرے سے ہٹائے ہوئے دبا دبا احتجاج کیا تھا۔۔۔۔۔

”نہ مجھے بالکل بھی شرم نہیں آئے گی۔۔۔۔۔؟“

اس نے فوراً سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

”تم کو نیچے زمین پہ سونا پڑے گا کیونکہ یہ میرے جہیز کا بیڈ ہے۔۔۔۔۔“؟

اس نے اپنی بات پہ زور دے کے صاف اردو میں اس دفعہ ذرا رعب سے کہا تھا۔۔۔۔۔

”ہم نے جہیز نہیں مانگا تھا تم سے۔۔۔۔۔“؟

انہوں نے کبل کو دور پھینک کے قدرے ناراضگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

خود سر ہانا اٹھا کے میٹرس پہ چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کے دلن کے لباس میں ہی لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پھر کچھ خیال آتے ہی اٹھ بیٹھی تھی

اوہ خانہ خراب۔۔۔۔۔ زیور ہی نہیں اتارا ام نے۔۔۔۔۔“؟

وہ پھلانگ مار کے بیڈ سے اتری تھی

انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھ کے کروٹ بدل لی تھی

اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کے ۔۔۔۔۔ اپنے کھلے بالوں کو ایک طرف ڈالا اور اپنے گلے میں پہنا ہارا تار نے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔۔۔

بہت کوشش کے بعد بھی وہ ڈوری کھولنے میں ناکام ہی رہی ۔۔۔۔۔

جھنجھلا کے وہ پچھی مڑی تو وہ رخ موڑے لیٹے تھے ۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

وہ چلتی چلتی ان کے قریب آئی

پھر وہی میٹرس پہ بیٹھ کے ان کے اوپر جھکی ۔۔۔۔۔

ان کی پیشانی اور ان کے چہرے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا ۔۔۔۔۔

وہ شاید سوچکے تھے ۔۔۔۔۔

”خان صاحب۔۔۔۔۔؟“

اس نے ذرا الجاجت بھرا انداز اپنایا

ان پہ کوئی می اثر نہیں ہوا

”درا ب خان۔۔۔۔۔؟“

اس نے اس دفعہ چلا کے کہا

تو وہ دل تھام کے اٹھ بیٹھے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تو وہ نارمل ہی نہ ہو سکے۔۔۔۔۔

پھر جب وہ اپنے حواسوں میں لوٹے

تو خشمگین نظروں سے اسے گھور کے کہہ رہ گئے۔۔۔۔

”یار تم کون سی دشمنی نکال رہا ہے ام سے۔۔۔۔۔؟“

وہ جھنجھلا کے بولے تھے۔۔۔۔۔

”وہی جو تم نے بے عزتی نہیں کیا تھا امارا۔۔۔۔۔“

اس نے بالوں کو ایک ادا سے جھٹ کے۔۔۔۔۔ ذرا لپرائی می سے کہا۔۔۔۔۔

”یار ام اس کے لیے ہاتھ جوڑ کے معافی مانگتا ہے تم سے۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

تنگ آ کے انہوں نے ہاتھ ہی جوڑ دیے تھے۔۔۔۔۔

”جاء دراب خان معاف کیا تم کو۔۔۔۔۔“

اس نے ہاتھ کے اشارے سے بڑے پن کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔۔

”اب تم ایک مہربانی کر دو یہ امارا ہار کھول دو ذرا۔۔۔۔۔“؟

وہ پیٹھ ان کی طرف کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ اسی پوزیشن میں بیٹھے رہے

اس نے گردن ذرا ترچھی کر کے انہیں یوں ہی بیٹھا دیکھا

پھر برا سا منہ بنا کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

”یار تم سو ہی جاؤ۔۔۔۔۔“

وہ تیز لہجے میں کہتے ہوئے ان کے قریب سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

اور ایک دفعہ پھر ہار کے ساتھ جنگ لڑنے میں مصروف ہو گئی

انہوں نے ایک تھکی ہوئی می سانس ہوا کے سپرد کی اور گرنے کے سے انداز میں میٹرس پہ دوبارہ لیٹ گئے۔۔۔۔۔

لیکن اب وہ چھت کو گھور رہے تھے۔۔۔۔۔

”یہ لڑکی ان کی اگلی زندگی جہنم بنائے گی اتنا اندازہ ہو گیا تھا انہیں۔۔۔۔۔



زرشاہ نے ایک نظرا طراف کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔ پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی سچ بھی پھولوں سے سجائی گئی تھی کمرے میں مدہم روشنی تھی۔۔۔۔۔ اور گلاب کے پھولوں کی مہک تھی۔۔۔۔۔ وہ اس وقت ڈیپ ریڈ کمر کے لنگے میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بھی بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ دوپٹہ سر سے ہوتے ہوئے بیڈ پہ بھی پھیلا رکھا تھا۔۔۔۔۔ چہرے پہ خوشی کے رنگ واضح تھے۔۔۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے سر مزید جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔ گھونگھٹ کی اوٹ سے اس نے دیکھا تھا اس نے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔۔ پھر کالے رنگ کی شیروانی اتاری تھی۔۔۔۔۔ اور واش روم میں چلا گیا تھا اس نے زرشاہ کو ایک نظر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ یکدم بجھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اور دل بھی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے نکلا تھا اب وہ سفید قمیض شلوار میں تھا جس کے کف

کنیوں تک موڑ رکھے تھے۔۔۔۔۔ درازھی اور سر کے بال بھگیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ ماتھے کو انگلیوں سے مسلتا ہوا اسے کافی تھکا تھا کاسا لگا وہ زرشاہ کو یوں نظر انداز کر رہا تھا جیسے وہ اس کمرے میں ہو ہی نا۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہی بیڈ پہ نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”جاؤ کپڑے بدل کے آؤ تم۔۔۔۔۔ اور چہرہ بھی دھو کے آؤ ام کو میک اپ نہیں پسند۔۔۔۔۔“

اس کے اس حکم پہ وہ فقط اس کا منہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ایسے کیا پیٹھی ہو۔۔۔۔۔؟

جاؤ۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania

اس دفعہ زرا سرد لہجے میں کہا گیا تھا

وہ تھکے تھکے سے انداز میں اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ اسی پوزیشن میں لیٹا رہا

اس نے گردن موڑ کے ایک افسردہ نگاہ اس پہ ڈالی

یکدم اس کا دل ہر چیز سے اوچاٹ ہو گیا

اس کی آنکھیں باللب پانیوں سے بھر گئی۔۔۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔۔۔ واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

جب واپس آئی ہی تو وہ سادہ سے لال رنگ کے سوٹ میں تھی چہرہ دھوکے میک اپ صاف کر لیا تھا

آنکھیں البتہ لال تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ آنکھوں پہ بازو ٹکائے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ چپ چاپ آ کے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

”سنو۔۔۔۔۔ ذرا ٹانگیں دبا دو تم میرا۔۔۔۔۔“

نہیں ڈوبی ہوئی آواز پہ وہ چونکی۔۔۔۔

اس دفعہ اس نے کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔۔

چپ چاپ اس کے پاؤں کی طرف گئی تھی اور اس کی ٹانگیں دبائے لگی۔۔۔۔

کھوئی کھوئی نظروں سے اسے دیکھ بھی رہی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر گزر گئی تو اس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہوٹوں پہ دل جلادینے والی مسکان ابھری تھی۔۔۔۔۔

”ادھر آؤ تم ادھر امارے پاس آ کے سو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے نرمی سے کہہ کے کروٹ بدل لی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک دفعہ پھر اس کا منہ دیکھ کے رہ گئی تھی آخر یہ انسان چاہتا کیا تھا؟

پھر کچھ سوچ کے ہچکچاتے ہوئے اس سے تھوڑے فاصلے پہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

ابھی آنکھیں بند کر کے لیٹے اسے تھوڑا ہی ٹائی م ہوا تھا کہ کسی کی نگاہوں کی تیش اپنے پھرے پہ محسوس کر کے اس نے فٹ سے آنکھیں کھول دی

وہ کسنی کے بل لیٹا محویت سے اسے دیکھ رہا تھا آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔۔۔

”اوزر شاہ ام یہ سوچ رہا تھا کہ۔۔۔۔۔ ام تم سے محبت کر ہی لیں۔۔۔“

وہ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے رکا اس کے بدلتے تاثرات دیکھے

اس کا چہرہ یکدم شرم کی وجہ سے لال ہوا تھا اس نے نظریں جھکالی۔۔۔۔۔

وہ اس پہ تھوڑا جھکا تو اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی۔۔۔۔۔

”پر یار تم میں کیا خاص ہے تم بھی تو فقط خوبصورت ہے۔۔۔۔۔“

بات کے آخر میں اس نے اونچا سا قہقہہ لگایا تو اسے محسوس ہوا وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک طنزیہ نظر اس پہ ڈال کے ایک دفعہ پھر رخ موڑ گیا۔۔۔۔۔

وہ افسردگی سے اس کی پٹھ دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کی اگلی زندگی اچھی نہیں گزرنے والی تھی اس بات کا اندازہ اسے ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک ایسے مرد کی زندگی میں شامل ہوئی تھی جس کی زندگی میں وہ کہیں نہیں تھی

www.urdu novelsmania.com

تو اس کی زندگی میں کون تھا۔۔۔۔۔؟

اس نے سوچتے ہوئے بے دلی سے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔



توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 5

صاف شفاف آسمان پہ چمکتے سورج کا پہرہ تھا جس کی کرنیں لمک لمک کے حویلی کی سمت بڑھ کے اسے اپنے حصار میں لے چکی تھی یہ صبح عام صبح سے مختلف تھی۔۔۔۔۔ کیوں کے دونوں حویلیوں میں ہی نے لوگوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ ابھی ابھی سردھوکے آئی تھی اس کے سر کے بال ابھی تک گلیے تھے رنگت اور کھل گئی تھی اس نے ایک اچنی سی نگاہ بیڈ پہ گہری نیند سوتے ضرار خان پہ ڈالی۔۔۔۔۔ سر پہ دوپٹہ درست کرتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ باہر صوفے پہ آغا جان بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔ پاس ہی اسفندیار خان اور شیراز خان بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے وہ ان تینوں کو سلام کرتی آگے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ کچن میں پلوشتہ بجا بھی۔۔۔۔۔ اور کومل بجا بھی کھڑی آپس میں باتیں کر رہی تھی ساتھ ناشتہ بھی بنانے میں مصروف تھی اسے دروازے پہ کھڑا دیکھ کے دونوں نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”ارے زرشاہ تم اتنا جلدی کیوں جاگ گیا۔۔۔۔۔؟“

پلو شہ بجا بھی نے چائے کی پتیلی میں دودھ ڈالتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں امارا آنکھ کھل گیا تو سوچا آپ لوگوں کی مدد کروں۔۔۔۔۔“

وہ دھیرے دھیرے چلتی قریب آئی می اور مسکرا کے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔۔۔

”نا تم کیوں مدد کروائے گا امارا ابھی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے تمہارا۔۔۔۔۔“

کو مل بجا بھی نے اسے ٹوکا تھا



اس سے پہلے وہ کچھ جواب دیتی

کسی کا اکتاہٹ بھرالہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکڑایا تو وہ پلٹی۔۔۔۔۔

”یار پلو شہ بجا بھی تم نے امارے کمرے میں ابھی تک چائے کیوں نہیں بجھوایا۔۔۔۔۔؟“

اس کو کچن میں کھڑا دیکھ کے وہ ٹھٹکی اس کی زبان کو ایک دم بریک لگا

چہرے پہ چھائی ہی بے زاری کی جگہ ناگواری نے لے لی۔۔۔۔۔

”ہاں بس تیار تھا چائے وہ بس زرشاہ سے باتیں کرنے لگی تو دیر ہو گیا۔۔۔۔۔“

انہوں نے چائے کپ میں انڈیلیتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا

”ہاں اب تو آگیا ہے نایہ امارا تو ہر کم دیر سے ہی گا۔۔۔۔۔۔۔“

اسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے ترش لہجے میں کہا گیا تھا

زرشاہ نے گردن ترچھی کر کے بے ساختہ اسے چونک کے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی رشتے میں ضرار کی کیا لگتی تھی۔۔۔۔۔؟ شادی پہ بھی اس کا رویہ کچھ ٹھیک نہیں تھا اس کے

ساتھ اور آج کی بات نے بے ساختہ اسے الجھا دیا تھا۔۔۔

”ارے نئی یار ایسا بات نہیں“ ام تم کو بھول بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کافی محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے کپ اٹھا کے اس کی طرف بڑھانے کی کوشش کی تو اس نے بے اختیار شلف سے کپ اچک لیا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ میں اپنے کام خود کر سکتی ہوں بہتر ہے تم اپنے اور اپنے شوہر پر غور کرو۔۔۔۔۔

کپ اٹھاتے ہوئے نہایت خشک لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

کوئل بھا بھی اور پلوٹہ بھا بھی کے چہرے پہ مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

www.urdu novelsmania.com

گل مینہ چائے کا کپ لے کے جا چکی تھی

زرشاہ الجھن بھری نظروں سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

”ارے تم اس کی باتوں کا برا مت مناؤ ذرا لاڈلا ہے نا گھر کا تو بس اس لیے۔۔۔۔۔“

انہوں نے زبردستی اس کے ہاتھ میں کپ تھماتے ہوئے ماحول کا تناؤ کم کرنے کی غرض سے اس کی توجہ بٹانے کی کوشش کی۔۔۔۔

”یہ المظ کا بہن ہے۔۔۔۔۔؟“

وہ پتہ نہیں کیا سوچ کے یہ سوال کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

”نہیں یہ اس کی چچا زاد بہن ہے بچپن میں ہی اس کے امی ابو کو کسی نے قتل کر دیا تب سے ادھر ہی رہ رہا ہے۔۔۔۔۔“

انہوں نے فریج میں سے جوس نکالتے ہوئے سرسری بتایا تھا۔۔۔۔۔

اس نے زبردستی مسکرا کے چائے کا کپ لبوں کے ساتھ لگایا

وہ ابھی تک خار کی وجہ یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ المظ کی بہن ہے اس لیے اسے قبول نہیں کرپا رہی۔۔۔۔۔ لیکن اگر یہ وجہ نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے وہ سوچ کے رہ گئی۔۔۔۔۔



ٹھیک اسی وقت ایک ایسی ہی صبح دراب خان کی حویلی پہ بھی اتری تھی۔۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئے تو وہ ابھی تک گہری نیند میں سو رہی تھی

انہوں نے ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو دس کا ہندسہ عبور کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ واک کب کی کر چکے تھے لیکن اس وقت بھی ٹراؤزر شرٹ میں ہی تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک اچنی نگاہ اس پہ ڈالی پھر اس کے قریب گئے۔۔۔۔۔

”الفاظ اٹھ جائو۔۔۔۔۔“ کافی دیر ہو گیا ہے۔۔۔۔۔“

کچھ ڈرتے ڈرتے کہا گیا تھا

کہیں وہ کوئی چیز ہی اٹھا کے نہ دے مارے۔۔۔۔۔

کوئی ہی جواب نہیں آیا تھا

اکتا کے انہوں نے کمرل کھینچا تھا۔۔۔۔۔

سوات میں ستمبر سے ہی رات کے وقت تھوڑی ٹھنڈ ہو جاتی ہے لیکن صبح کے وقت منہ تک کمرل اوڑ
کے سونا ایک حیران کن بات ہے۔۔۔۔۔

اس نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھا تھا
”کیا آفت ہے خان جی۔۔۔۔۔“
www.urdu novels mania.com

اس نے منہ پھاڑ کے کہا تھا۔۔۔۔۔

”شادی ہو چکا ہے تمہارا۔۔۔۔۔“ عادت بد لو اپنا جلدی اٹھا کرو۔۔۔۔۔

انہوں نے سنجیدگی سے اسے نصیحت کی تھی۔۔۔۔۔

”ہاں ہاں پتہ ہے ام کو قسمت پھوٹ چکا ہے امارا۔۔۔۔۔“

وہ اٹھ کے بیٹھی پھر برا سا منہ بنا کے کہا۔۔۔۔۔

اس کے گھنٹریا لے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے ڈریسنگ ٹیبل تک گئے۔۔۔۔۔ کنگھی اٹھا کے بالوں میں کرنے لگے۔۔۔

وہ انہیں بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی

www.urdu novels mania.com

کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے وہ پلٹے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”خان صاحب یار تم تو اس عمر میں بھی بڑا پیارا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ہاتھ واہ واہ کے انداز میں اٹھا کے ستائی شی انداز اپنایا۔۔۔۔۔

انہوں نے خفگی سے اس کی طرف دیکھا

”کیا مطلب اس عمر میں بھی۔۔۔۔۔؟“ تیس سال کوئی می عمر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

وہ زوٹھے پن سے بولے تھے۔۔۔۔۔ ساتھ ہی جتا کے کہا تھا

وہ اچھل کے بیڈ سے اتری تھی۔۔۔۔۔

پھر ان کے قریب آئی می تھی

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکا کے ان کی طرف تھوڑا جھک کے آنکھیں پھیلا کے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”توبہ توبہ کرو خان جی۔۔۔۔۔ اچھا خاصا عمر ہے تمہارا تم کہتا ہے کوئی می عمر نہیں۔۔۔۔۔“

وہ صدمے سے دوچار تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے بامشکل اپنی ہنسی روکی۔۔۔۔۔

”اچھا ہے اما را اچھا خاصا عمر۔۔۔۔۔“ اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ اپنی عمر کی کسی دوسری لڑکی سے شادی کر لیں کیا۔۔۔۔۔“

اسے چڑانے کی غرض سے سنجیدگی سے کہا گیا تھا

وہ تو تلملا ہی اٹھی تھی۔۔۔۔۔

”کیا تم نے؟“ تم دوسری شادی کرے گا۔۔۔۔۔“

www.urdu-novelsmania.com

خان صاحب تم نے ایسا سوچا بھی ام نامتمہارا قتل کر دے گا۔۔۔۔۔“

دھمکی دی گئی تھی۔۔۔۔۔

توقع کے عین مطابق وہ بھڑک اٹھی تھی

”بڑے شوق سے۔۔۔۔۔“

لاپرواہی سے کہہ کے وہ آگے بڑھنے لگے تو اس نے ان کا راستہ روک لیا

آگے بڑھ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے پاؤں یہ پاؤں رکھ کے کھڑی ہونے لگی

”یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے بوکھلا کے کہا

”تمہارا گلابا نے کی کوشش۔۔۔“

اس نے ایڑھیاں اونچی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

انہوں نے بامشکل اسے پیچھے ہٹایا۔۔۔۔۔

”یار ام مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔ امارے ایک ہی شادی کے بعد توبہ۔۔۔۔۔“

انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”مطلب تم دوسری شادی نہیں کرے گا نا۔۔۔۔۔؟“

وہ تصدیق چاہتی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔“



جان چھڑانے والا انداز تھا۔۔۔۔۔

”میری قسم۔۔۔۔۔؟“

”اس دفعہ معصومیت سے کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں ہاں تمہاری قسم نہیں کرے گا اب جاؤ تیار ہو۔۔۔۔۔“

انہوں نے جھنجھلا کے کہا۔۔۔۔۔

تو وہ خوشی سے الماری کی طرف بھاگی

پھر پلٹی

ان کا ہاتھ پکڑا اور لبوں کے ساتھ لگایا

”خان جی ویسے ہیں آپ بڑے پیارے۔۔۔۔۔“

ایک آنکھ دبا کے دو معنی انداز میں کہا پھر کھلکھلاتی ہوئی ی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کے مسکرا دیے۔۔۔۔



ضرار نے بیڈ پہ بیٹھے ہوئے چوتھی بار اسے دیکھا تھا وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس بیٹھی کھلے بالوں میں آہستہ آہستہ گنگھی کرتے ہوئے کہیں اور ہی کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اتر اچھر چلتا چلتا اس کے قریب گیا

کر سی پہ کھنی ٹکا کے چہرہ اس کے کندھے کے قریب لے کے گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کے پلٹی۔۔۔۔۔



اس کا چہرہ بالکل اس کے قریب تھا۔۔۔۔۔

اس کے دل کی دھڑکن تھم گئی۔۔۔۔۔

وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

”ایسے کیا دیکھ رہی ہو مجھ سے پیارا لڑکا نہیں دیکھا کبھی تم نے۔۔۔۔۔۔۔؟“

اس نے مسکراتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

اس کی اردو صاف تھی۔۔۔۔۔

”اس سے زیادہ وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔“

اس نے نظریں جھکالی۔۔۔۔۔

”چلو یہ تمہارا خوش قسمتی ہے کہ یہ لڑکا تمہارا شوہر ہے۔۔۔۔۔“

اس نے اس دفعہ ذرا جتانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

”اچھا چلو بناؤ تم یہاں بیٹھ کے کس کے بارے میں سوچ رہا ہے تھا اتنا محو کہ۔۔۔۔۔“

اس نے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے۔۔۔۔۔ کہ اس نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کے اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔۔

”دیکھو تم امارا بیوی ہے ام تمہارے بارے میں سوچے یا نہیں تم صرف امارے بارے میں سوچو ہمیں دیکھو آئی ندہ ہم جب ہونا کمرے میں تم صرف امارے کام کرو گی۔۔۔۔۔ ٹانگیں دباؤ گی یا سر۔۔۔۔۔“

اس نے اس دفعہ زرا سختی سے کہا

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی



اتنی بے رخی اتنی بے رحمی آخر کیوں

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا

وہ ٹھٹک کے وہی دروازے میں رک گئی تھی

ضرار کو اس طرح اس کے قریب کھڑا دیکھ کے تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی

وہ اسے دیکھ کے بے اختیار پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

”تم کو آغا جان نیچے بلارہا ہے۔۔۔۔۔“

ایک تپش بھری نگاہ گم سم سی بیٹھی زر شاہ پہ ڈال کے وہ پلٹی

اس کی آنکھوں کی نمی ضرار سے چھپی نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر زر شاہ کو دیکھ کے دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”گل مینے۔۔۔۔۔“

وہ اسے پکارتا تیزی سے کمرے سے نکلا۔۔۔۔۔

بے اختیار زر شاہ نے سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

بے یقینی سے اس نے یہ نام سنا تھا۔۔۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر غائب دماغی کے عالم میں بیٹھی تھی

اس کی آنکھوں کی نمی سے وہ کس قدر ٹپ اٹھا تھا اور اس کے آنسو بھی اس پہ اثر انداز نہیں ہوتے تھے۔۔۔۔۔



وہ اس کے اندیشے نہیں حقیقت تھی

ہاں گل مینے ایک حقیقت تھی جو اس کے سامنے کھڑی تھی
www.urdunovelsmania.com

”تو کیا واقعی ہی اس کے شوہر کی زندگی میں گل مینے تھی۔۔۔۔۔“

تو وہ کہاں تھی؟

شاید کہیں بھی نہیں

اس کی آنکھوں سے ایک دفعہ پھر گرم سیال بہنے لگا۔۔۔۔۔

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 6

وہ تیزی سے اس طرف گیا تھا جس طرف گل مینے گئی تھی۔۔۔۔۔ گل مینے نے پلٹ کے دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔



اس سے پہلے کے وہ پہلی سیڑھی پہ قدم رکھتی

ضرار نے اس کی کہنی سے اسے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اس کو پیچھے کی طرف کر کے سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔۔

”تم کو کسی نے تمیز نہیں سیکھایا ہے کسی کے کمرے میں دستک دے کے جاتے ہیں۔۔۔۔۔“

اس نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے گھور کے دیکھتے ہوئے تپے ہوئے لہجے میں کہا

وہ اس اچانک افتاد پہ گھبرا گئی تھی

اسے لگا وہ اسے کوئی می صفائی دے گا وہ الٹا اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

”ہٹو پیچھے ام کو کوئی می شوق نہیں ہے تمہارے کمرے میں آنے کا۔۔۔۔۔“

اس نے زخمی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے نمی اندر اتارتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

”آئی بندہ ایسا حرکت کیا نا تم نے تو مجھ سے بری کوئی می نہیں ہوگا۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

شعلہ بار نظریں اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے پھر پیچھے پلٹا۔۔۔۔۔

”بلکہ آئی بندہ تم امارے کمرے میں ہی مت آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے انگلی اٹھا کے اسے تنبیہ کی تو آنسوؤں پہ بند باندھنا مشکل ہو گیا تھا

بے اختیار اس کی آنکھیں چمک پڑی تھی۔۔۔۔۔

لیکن تب تک وہ جاچکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھوں کے ساتھ اپنی آنکھوں کو رگڑ ڈالا اور تیزی سے زینے اتر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



جس وقت وہ تیار ہو چکی تو اس نے آئی سینے کے سامنے کھڑے ہو کے اپنا تنقیدی جائزہ

لیا۔۔۔۔۔

پھر ایک نظر پلٹ کے لا تعلق سے بیٹھے دراب خان پہ ڈالی جو صوفے پہ بیٹھے کسی کتاب کا کوردیکھنے میں مشغول تھے۔۔۔۔۔

ان کی ساری توجہ ہاتھ میں پکڑی کتاب پہ تھی

”خان صاحب جب سامنے اتنا خوبصورت بیوی کھڑا ہوا ہو تب بھی نظریں کتاب پہ ہو۔۔۔۔۔ انسان کو اتنا بھی بے ذوق نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔“

اس نے شیشے میں ہی دیکھتے دیکھتے جل کے کہا تھا

انہوں نے چونک کے سر اٹھایا

”ہاں کیا کہہ رہا تھا تم؟“

انہوں نے کتاب سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

”ام کہہ رہا تھا تم دنیا میں ہی کیوں ہو خان صاحب۔۔۔۔۔؟“

اس نے بظاہر مسکراتے ہوئے لیکن تمللا کے کہا تھا۔۔۔۔۔

”کیا مطلب۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔

”مطلب اپنی عمر گزار چکا ہے تم تو اب تم ٹھٹ کٹا کے اوپر پہنچ جاؤ۔۔۔۔۔“

اس نے چبا چبا کے کہا تھا

بات سمجھ آتے ہی دراب خان نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا

”کس قدر بد تمیز لڑکی ہو تم یا رکھوئی ہی اپنے شوہر کے بارے میں اس طرح بولتا ہے۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا

تو وہ پلٹی۔۔۔۔۔ چلتے چلتے ان کے قریب آئی

تو کس کا شوہر اس طرح کرتا ہے سامنے اتنی خوبصورت بیوی کھڑی ہو تو ایک ادھ شعر ہی پڑھ دیتا ہے۔۔۔۔۔ اٹھ کے بالوں میں پھول لگاتا ہے۔۔۔۔۔“

ایک ادا سے بالوں کو جھٹک کے سلسلہ کلام پھر وہی سے جوڑا گیا تھا

پر تم تو پھول لگانا دور کی بات منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔

وہ رو ہانسی ہوئی۔۔۔۔۔



انہوں نے سر دونوں ہاتھوں میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔
 ”اب یار امارا تو پہلی ہی شادی ہے ام کو کیا پتہ کہ کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔“

انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کے بے چارگی سے کہا تھا

المنظ کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔۔۔۔۔

”اُمارے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے ایک تو اُماری عمر سے بڑے بندے کے ساتھ اُمارا شادی کروادیا اوپر سے وہ اُماری تعریف بھی نہیں کرتا۔۔۔۔۔“

اس نے کانوں میں پہنے جھمکے اتار کے ذور سے ٹیبل پہ بٹھے۔۔۔۔۔

ساتھ ہی اونچی آواز میں بڑبڑانے لگی۔۔۔۔۔

”اچھا تم رو تو مت ام کو شش کرتا ہے تمہاری تعریف کرنے کی۔۔۔۔۔“

ناچارو ناچاروہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

پھر اس کے پاس آئے گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا

”تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل کسی گڑیا کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

انہوں نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کے کہا

تو اس کے آنسوؤں کو بریک لگا

وہ اونچی آوازیں ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

پھر ہاتھ چھڑا کے پیٹ پہ رکھ کے ذور ذور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

وہ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

”خان صاحب تم بالکل بھی رومینٹک نہیں ہے میں تمہیں بتاتا ہے۔۔۔۔۔“

وہ ہنسی کو با مشکل روکتی گھٹنوں کے بل ان کے قریب بیٹھ کے بازوان کی گردن کے گرد حائل کر لیے۔۔۔۔۔

”خان صاحب ہو تو تم اتنا پیارا نہیں لیکن پتہ نہیں کیوں تم ام کو بہت بہت زیادہ پیارا لگتا ہے اتنا پیارا کے دنیا کی کوئی چیز ام کو اتنا پیارا نہیں لگتا“

اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تو وہ کھوئی می کھوئی می نظروں سے اسے دیکھ کے رہ گئے پتہ نہیں کیوں وہ انہیں بری نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔

کدھر کھو گئے ہو خان صاحب۔۔۔۔۔؟

اس نے ان کے چہرے کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ ہوش میں آئے پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

”یار تم سچ میں پاگل ہے۔۔۔۔۔“

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ رخ موڑ کے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

”آئے خان صاحب تم کتنا شرمیلا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے انہیں چھٹیڑا

”اچھا اب زیادہ مت بولو صبح کا ناشتہ تو کیا نہیں تم نے مورے کے ساتھ دن کا کھانا کھا لو۔۔۔۔۔“

انہوں نے اس کا دماغ بھٹکانے کی غرض سے موضوع تبدیل کیا

تو وہ ایک دفعہ پھر جھمکے پہننے لگی۔۔۔۔۔

اب ڈرامہ تو ختم ہو گیا تھا

فائی وہ جھمکے اتارنا کا

وہ سوچ کے خود باخود ہنس دی۔۔۔۔۔



جس وقت وہ کمرے میں دوبارہ آیا تو دوپہر گہری ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے دروازہ آرام سے بند کیا زرشاہ بیڈ پہ آنکھیں موندے لیٹی تھی اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی چپ چاپ آ کے بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔ ٹی وی آن کی اور اس کا والیوم فل کر دیا زرشاہ نے پھر بھی آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔۔۔

”چوہا۔۔۔۔۔“

اس نے جیسے ہی کہا زرشاہ اوچھل کے اس کے ساتھ لپٹ گئی اس کے گریبان کو پکڑ کے چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کے ہنسا اس نے سر اٹھا کے سہمی ہوئی می نظروں سے اسے دیکھا

وہ ابھی تک اس کی حالت سے محفوظ ہو کے ہنس رہا تھا
www.urdu novelsmania.com

اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ اس سے الگ ہوئی۔۔۔۔۔

”یار بیٹھان ہو کے تم کتنا ڈرپوک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔۔۔

اور تم سو نہیں رہی تھی ناکتنی بڑی اداکار ہو تم۔۔۔۔۔“

اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔۔۔۔۔

اسے یکدم صبح والی بات یاد آئی تو چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔۔۔



ضرار نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”اب تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔“ میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔“

www.urdu novels mania.com

اس نے گھبرا کے فوراً صفائی دی

اس نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”تم کو اگر کوئی اور پسند تھا تو تم شادی سے انکار کر دیتا۔۔۔۔۔ تم ام کو پسند نہیں کرتا تو تم نے شادی ہی کیوں کیا۔۔۔۔۔؟“

اس نے روتے ہوئے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

اس نے ایک ابرو اٹھا کے دیکھا جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو

پھر کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ارادہ ترک کر کے اٹھ کھڑا ہوا

پھر ایک نظر اسے دیکھ کے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

”ہاں اس کو کیا پرواہ ہوگا اس کے لیے تو ہے وہ گل مینے۔۔۔۔۔“

وہ ایک دفعہ پھر کڑھنے لگی تھی

لیکن وہ جاچکا تھا۔۔۔۔۔



وہ سڑھیاں اتر کے نیچے آئی تو مورے کے ساتھ ساتھ واجد لالانے بھی گردن موڑ کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ سرخ رنگ کے کاہار سوٹ میں اس کی رنگت اور بھی کھلی کھلی لگ رہی تھی ہلکے میک اپ نے اس کے حسن میں اور بھی اضافہ کیا تھا گھنگھریالے بال اس نے کھول رکھے تھے۔۔۔۔۔ وہ واقعی ہی کسی گڑیا جیسی لگتی تھی۔۔۔۔۔ کالے رنگ کی قمیض شلوار پہنے دراب خان پہلے سے زیادہ وجہ لگ رہے تھے عمر کے اتنے فرق کے باوجود ان کی جوڑی پھر بھی بہت اچھی تھی مورے نے دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے کرسی کھینچ کے دراب خان کے قریب بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

”ارے امارا بیٹا اٹھ گیا۔۔۔۔۔“ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے تم ماشاء اللہ نظر نہ لگے۔۔۔۔۔“

دراب خان نے اس غلط فہمی میں سر اٹھا کے دیکھا شاید ان کی ماں ان سے مخاطب ہے

لیکن ان کی خوشی اس وقت ہوا ہوئی ہی جب۔۔۔۔۔ وہ المنظ کی طرف دیکھتے ہوئے صدقے واری
جاری تھی

واجد لالا کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔۔۔۔

اور دراب خان یہ سوچ رہے تھے کہ شاید وہ پتھر بھول چکے ہیں۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی انہوں نے یہ تہہ بھی کیا تھا کہ وہ پہلی فرصت میں ہی انہیں وہ پتھر یاد کروائی گی

یہی حال رہا تو ان کی پوزیشن تو بالکل نہیں رہے گی اس گھر میں

آخری امید صرف انہیں اپنی بچا بھی سے تھی۔۔۔۔۔

جو چپ چاپ کھانا کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

”ہاں ہم تو کب کا جاگ گیا تھا وہ تو بس جھکڑے کی وجہ سے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔“

وہ بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی

مورے نے کچھ حیرت سے اس کی بات پہ غور کیا

”لفظ جھگڑا قابل غور تھا۔۔۔۔۔“

”واجد لالہ نے سوالیہ نظروں سے دراب خان کو دیکھا

پھٹی پھٹی نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے

رک کے اس نے دراب خان کے چہرے کی طرف دیکھا پھر سب کے چہروں پر نظر دوڑائی

www.urdu novelsmania.com

پھر مسکرا کے کندھے اچکا دیئے

”کچھ غلط بول دیا کیا۔۔۔۔۔؟“

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے استفسار کیا۔۔۔۔۔

”ہاں مورے تم کو حیرت تو ہوا ہی ہوگا لیکن ام تم کو نہ بتائے تو کسے بتائے۔۔۔۔۔“

اس کا لہجہ خود بخود افسردہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

تم کا بیٹا بالکل بھی رومینٹک نہیں ہے۔۔۔۔۔؟

اس نے بھرپور احتجاج کیا تھا

”مورے تو کہیں لفظ رومینٹک میں اٹک کے رہ گئی تھی

البتہ واجد لالہ نے شرم سے سر ہی جھکا لیا تھا

دراب خان نے بے چینی سے پہلو بدلاتھا

اور آمنہ بجا بھی کو منہ سے نوالہ نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔۔

”ہم تم کو سمجھاتا ہے اب جیسے تمہارا شوہر جب زندہ تھا تمہارا ہاتھ پکڑتا ہو گا تم کو دیکھ کے پشتو گانے گاتا ہو گا شاعری سناتا ہو گا تم کا بیٹا تو بالکل بھی ایسا نہیں ہے نا مارا تعریف کرتا ہے نا ام کو دیکھ کے گانے گاتا ہے نا شعر پڑھتا ہے۔۔۔۔۔“

ان کے لہجے پہ الجھن محسوس کر کے کسی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس نے اپنی بات جاری رکھی

بھرپور دکھ بھری اسپینچ نے مورے کو چپ کروا دیا تھا

انہیں اتنا تو اندازہ تھا کہ یہ لڑکی بولتی بہت ہے لیکن اس قدر فضول بولتی ہے انہیں آج اندازہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

”واجد لا لا اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔“

”ان کے جانے کے بعد دراب خان نے ایک شکوہ کناں نگاہ اس پہ ڈالی

جو بڑے فخر سے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔“

پھر سے غلط بول گئی یہ نہیں بولنا تھا۔۔۔۔۔؟

اس نے معصومیت سے استفسار کیا

انہوں نے سرنفی میں بلایا

”اچھا ہم پھر سونے چلتا ہے ایک دفعہ ہی رات کو کھائے گا کھانا اب۔۔۔۔۔“

ایک ہاتھ سے جمائی روکتے ہوئے وہ کسلمندی سے اٹھ کھڑی ہوئی

”دراب خان تمہارا بیوی کس قدر بے باک ہے۔۔۔۔۔“ ام کو یقین نہیں آتا یہ بھی پشتون خاندان سے ہے۔۔۔۔۔“

آمنہ بھابی نے اس کے جانے کے بعد کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے دراب خان کو باور کروایا

تو وہ مورے سے نظریں چراتے ہوئے شرمندہ سے مسکرا دیے۔۔۔۔۔

المظان کی بیوی تھی۔۔۔۔۔؟“ اور اس وقت سب سے پریشان کن بات یہی تھی۔۔۔۔۔



توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان-----

قسط نمبر 7

موسم آہستہ آہستہ اپنے رنگ بدل رہا تھا۔۔۔۔۔ اکتوبر کے اوائی دنوں میں ہی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ آج بھی آسمان پہ بادلوں کا راج تھا اس کے باوجود بارش نہیں برس رہی تھی موسم ضرور خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ٹیس پہ کھڑے ہو کے ایک نظر بادلوں سے ڈھکے آسمان پہ ڈالی۔۔۔۔۔ آسمانی رنگ کی قمیض شلوار اور سفید دوپٹے اوڑھے۔۔۔۔۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی لمبے ریشمی سیاہ بال کمر پہ جھول رہے تھے۔۔۔۔۔

اسے محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ اس کے پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا

ایک ہاتھ ریلنگ پہ ٹکا کے وہ گہری نظروں سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو کہیں اور ہی کھوئی ہوئی تھی

اس نے گلا کھنکھار کے اس کو متوجہ کیا تو وہ چونک کے پلٹی۔۔۔۔۔

وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

زرشاه نے آنکھیں چھوٹی کر کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”تم کہاں کھوئی رہتی ہو؟“۔۔۔۔۔

اس نے چٹکی بجاتے ہوئے کافی خوشگوار لہجے میں اس سے پوچھا تھا

اس نے کوئی می جواب نہیں دیا تھا

زرشاه نے نوٹ کیا تھا اس کی اردو بھی بہت صاف تھی جب وہ اردو بھی بولتا تھا تو اس کا لہجہ اجنبی نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔

”ام کو لالا کی طرف جانا ہے۔۔۔۔۔؟“

اس نے اسی طرح نظریں جھکا کے دھیمی آواز میں کہا تھا

وہ اس کی لمبی پلکوں میں کہیں کھوکے ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

اور جب بولا تو جواب بھی توقع کے برعکس آیا تھا۔۔۔۔۔ اور لہجہ بھی نرم تھا۔۔۔۔۔

”کیوں تمہارے شوہر کے ساتھ کانٹے اگے ہیں کیا جو تم اپنے شوہر کے پاس نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔؟“

مسکراہٹ دبائے اس نے شوخ لہجے میں ذو معنی انداز اپنایا۔۔۔۔۔

اس کا موڈ آج بہت ہی اچھا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں گل مینے کے ساتھ کر کے آیا ہو گا ملاقات۔۔۔۔۔“

وہ سوچ کے اندر ہی اندر ایک دفعہ پھر کڑھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”آپ ام کو کسی کے ساتھ بچھو دو۔۔۔۔۔“

اس نے جان پھڑاتے ہوئے جھنجھلا کے کہا۔۔۔۔۔

”کسی کے ساتھ کیوں بچھوؤں بیوی کی عزت شوہر سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔“ پاگل لڑکی۔۔۔۔۔

اس نے اس کے سر پہ ایک چپت لگاتے ہوئے کہا تو اس نے حیرت کے زیر اثر سر اٹھایا

تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پھر منہ کھول کے اسے دیکھ کے رہ گئی

”کیا بہت ہینڈ سم لگ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔“

وہ مسکراتے ہوئے شوخ ہوا۔۔۔۔۔

دیکھنا تم اب امارا گال ہی مت چوم لینا گلے ہی نہ لگ جانا۔۔۔۔۔“

وہ اس کے گلابی ہوتے گالوں سے حظ اٹھاتے ہوئے اسے چڑھا رہا تھا۔۔۔

وہ فوراً سر جھکا کے اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے ضرار کا مقمہ بے اختیار تھا۔۔۔۔۔



وہ جس وقت کمرے میں داخل ہوئے ۔۔۔۔ اندر کی حالت دیکھ کے ایک لمحے کے لیے ان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔

کہاں وہ نفاست پسند انسان اور کہاں کمرے کی یہ حالت۔۔۔۔۔

اندر کمرے میں ان کے سارے کپڑے بہت بری حالت میں زمین پر پڑے ہوئے تھے

ان کے جوتے ہر طرف بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

بیڈ پہ بکھرے کپڑوں کے ڈھیر کے درمیان سے وہ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔۔

گھٹنوں تک آتے پر نڈ فراک پہنے۔۔۔۔۔ بالوں کو جوڑے میں باندھے وہ بہت تازہ دم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ان کو دیکھ کے شناسائی می بھرے انداز میں مسکرائی می وہ مسکرا بھی نہ سکے

وہ دھیرے سے آگے بڑھے جھک کے زمین پہ پڑے اپنی حالت زار پہ روتے سفید لباس کو اٹھایا۔۔۔۔۔

پھر صدمے کے زیر اثر اس کی طرف پلٹے۔۔۔۔۔

جو اپنا کوئی می لباس دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

”یہ کیا ہے سب۔۔۔۔۔؟“

وہ صدمے کے زیر اثر بولے تھے۔۔۔۔۔

اس نے مصروف سے انداز میں ان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

”ہاں کیا کہہ رہا ہے تم۔۔۔۔۔؟“

وہ کپڑے تہہ کرتے ہوئے اب ان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

یہ تم امارے کپڑوں کا پوسٹ مارٹم کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

انہوں نے اپنے سفید کپڑوں کو دیکھتے ہوئے تلملا کے کہا۔۔۔۔۔

”وہ خان صاحب بات کچھ اس طرح ہے کہ امارے جہیز کی الماری پہ پہلا حق امارہ ہے۔۔۔۔۔۔۔“ ام

اس میں اپنے کپڑے سیٹ کر رہا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے آنکھیں دیکھا کے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے آخر میں لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کوئی ہی سخت الفاظ منہ سے نکالتے

دروازے پہ ہونے والی ہلکی سی دستک نے انہیں اس طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

”لالا زشاہ بی بی آیا ہے اپنے شوہر کے ساتھ آپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔۔“

ملازم نے طاعناری سے اطلاع دی تو المظاہر اپنی جگہ سے اچھل پڑی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

بیڈ سے چھلانگ لگا کے اتری۔۔۔۔۔

اور سیدھا دراب خان کے کندھے کا سہارا لیا۔۔۔۔۔

وہ بامشکل گرتے گرتے بچے۔۔۔۔۔

پھر وہ بامشکل دوپٹہ گلے میں ڈال کے دروازہ کھول کے سپیڈ سے نیچے اتر گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے کی حالتِ زار پہ ماتم کرتے سر تھام کے رہ گئے۔۔۔۔۔

”ضرار لالا۔۔۔۔۔“

پرجوش سے انداز میں تیزی سے سیڑھیاں اترتی المنظر نے نیچے ہال میں بیٹھے سب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔

”المنظر دیکھ کے آؤ ام کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔۔۔۔۔“

ضرار نے ہنستے ہوئے اسے ٹوکنا چاہا
www.urdu novels mania.com

وہ بھاگتے ہوئے ان سے آ کے لپٹ گئی۔۔۔۔۔

درا ب خان بھی سرٹھیاں اتر کے اس کے قریب آ کے کھڑے ہو گئے تھے زرشاہ کے سر پہ ہاتھ رکھ کے وہی قریب کرسی پہ بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

”واجد لالا کے بغیر سب ہی وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔“

المظاہب زر شاہ سے مل رہی تھی

درا ب خان اور ضرار خان کچھ دیر گہری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔۔۔ پھر درا ب خان نے آگے بڑھ کے ضرار کو گلا لگایا

المظاہب نے بے یقینی سے آنکھیں پھیلائی

لیکن کچھ کہنے سے گریز کیا۔۔۔۔۔

اور زر شاہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے زبردستی اپنے کمرے میں لے آئی۔۔۔۔۔

درا ب خان کے لاکھ منع کرنے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔۔۔

”مورے اور آمنہ بھابھی چائے کی تیاری کرنے کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔“

اب وہاں صرف ضرار خان اور دراب خان بیٹھے تھے

جو گفتگو کے لیے مناسب الفاظ کی تلاش میں تھے۔۔۔۔۔

آخر گفتگو کا آغاز ضرار خان نے کیا تھا۔۔۔۔۔

”ویسے دراب خان ام یہ سوچ رہا تھا تم اتنا بھی برا انسان نہیں ہے۔۔۔۔۔“

اس نے کان کھجاتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے کہا

لیکن اس کے لہجے کی شرارت دراب خان سے مخفی نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

”شکر ہے یا رتم کو جلدی پتہ چل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

انہوں نے خفگی سے جتاتے ہوئے کہا

تو ضرار خان کا قہقہہ بے اختیار تھا۔۔۔۔۔

درا ب خان بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔۔۔

دروازہ کھلتے ہی زرشاہ نے آنکھیں گھما کے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔ پھر دیدے گھما کے لاپرواہ سی المظ کی طرف دیکھا

کچھ لمحے تو اسے یقین ہی نہ آیا کہ یہ اس کے نفاست پسند دراب لالا کا کمرہ ہے۔۔۔۔۔

المظ نے بیڈ پہ پھیلائے سارے کپڑوں کو اوپر نیچے پھینک کے زرشاہ کے لیے بیڈ پہ جگا بنائی می

تو وہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کے وہی بیڈ پہ ٹک کے انگلیاں مڑوڑنے لگی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تم پریشان مت ہونا وہ خان صاحب جو ہے نا امارے جمیز کی الماری پہ قبضہ کر کے بیٹھا ہوا تھا تو ام نے بس قبضہ ختم کرنے کی غرض سے یہ چیزیں پھیلا دی بس ام سمیٹ ہی رہا تھا کہ تم آگیا

اس نے ابتدا میں جو دنگ لہجہ اپنایا تھا آخر میں شرمندگی سے مسکراتے ہوئے آگاہ کیا تھا

ساتھ ہی زمین پہ گرے کپڑے اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔

زرشاہ پھیکے سے انداز میں مسکرائی۔۔۔۔۔

المنظر اپنی ہی دھن میں مگن پھیلاوا سمیٹتے ہوئے اس کی ساتھ باتیں کر رہی تھی

اور وہ بس ہاں ہوں میں جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک المنظر بات کرتے کرتے رکی پٹی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پھر چلتے چلتے اس کے قریب آئی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تم ضرار لالا کے ساتھ خوش تو ہے۔۔۔۔۔“

اس نے تھوڑی سے پکڑ کے اس کا جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا

اور شکوک و شبہات بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

”تو ناچاہتے ہوئے زرشاہ کی آنکھیں چھلک پڑی۔۔۔۔۔“

ارے تم رو کیوں رہا ہے ضرار لالانے کچھ کہا ہے تم کو۔۔۔۔۔؟“

ہاتھ میں پکڑی قمیض دور پھینک کے وہ گھبرا کے اس کے قریب بیٹھی جھک کے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

”ام کو کسی نے کیوں نہیں بتایا کہ وہ گل مینے سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔؟“

اس نے روتے روتے ہی کہا تھا۔۔۔۔۔
 urdu novels mania
 www.urdunovelsmania.com

”المنظر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔“

”یہ بات تم کو ضرار لالانے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔؟“

اس نے ایک ابرو سوالیہ اٹھایا

”نہیں“

آنکھوں کو رگڑتے ہوئے اس نے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

”یار تم پاگل ہو کے کیوں سوچتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا

پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔۔۔۔۔

”اگر ایسا بات ہوتا تو وہ کبھی بھی تم سے شادی کرنے پہ راضی نہ ہوتا۔۔۔۔۔ ام ضرار لالا کو اچھے طریقے سے جانتا ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ گل مینے سے محبت کرتا ہوتا تو جرگے کے سامنے بھی ڈٹ جاتا“

اس نے ٹھہر ٹھہر کے اسے سمجھایا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

اس نے رسان سے اسے سمجھانے کے ساتھ ساتھ اسے ڈرا بھی دیا تھا۔۔۔۔۔

اسی لمحے ملازمہ اسے بلانے آئی می تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی می

الظ کو کلا لگاتے ہوئے اس نے تہیہ کیا تھا کہ اب وہ ایسی زندگی مزید نہیں گزارے گی لیکن اس کی یہ خوش فہمی بہت جلدی ہوا ہونے والی تھی۔۔۔۔۔



وہ دونوں جس وقت گھر پہنچے اس وقت شام گہری ہو چکی تھی المظ کے ساتھ ہونے والی گفتگو نے اسے بہت ہلکا پھلکا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہال سے ہوتی ہوئی۔۔۔۔۔ اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگی تو گل مینے کی چمکی ہوئی آواز اس کی سماعتوں کے ساتھ ٹکرائی وہ وہی رک گئی۔۔۔۔۔

”ضرارام کو تم ذرا عائی شے کے گھر چھوڑ آئے گا ام نے کچھ کتابیں لینی ہے اس سے۔۔۔۔۔“

اس نے ضرار سے درخواست کی تھی۔۔۔۔۔

تو زرشاہ سیڑھیاں اتر کے نیچے ضرار کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کی چال میں اب کی بار اعتماد تھا۔۔۔۔۔

گل مینے نے حقارت بھری نظروں سے اسے دیکھا

”یہ تم کو لے ہی جاتے گل مینے لیکن ام ابھی ابھی لالا کی طرف سے آئے ہیں یہ بہت تھک گئے ہیں اب آرام کریں گے۔۔۔۔۔“

اس نے کمال اعتماد سے کہا۔۔۔۔۔

تو ضرار اس اعتماد پہ دھنگ ہی رہ گیا

”ایسی ہی کچھ حالت گل مینے کی بھی تھی

“چلیں۔۔۔۔۔“

اسے حکم دیا گیا تھا

اور ضرار خان پہلی بار اپنی بیوی کے رعب کے زیر اثر اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

گل مینے تپش بھری نظروں سے انھیں جاتا دیکھتی رہی

توجو ہمدرد ہوا میرا ایمان خان قسط نمبر 8..... ہلکا ہلکا اندھیرے گھپ اندھیرے میں بدلا

تو۔۔۔۔۔ یہ حوبلی نما گھر بھی اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔ اندر پورا گھر روشن

تھا۔۔۔۔۔ آغا جان کے کمرے میں اسفند خان اور شیراز خان حساب کتاب میں مصروف

تھے۔۔۔۔۔ پلوٹہ بھا بھی کے کمرے میں اس گھر کی دونوں بھویں مورے اور گل مینے معمول

کے مطابق گپ شپ میں مصروف تھی سامنے ڈرائے فروٹ کی ٹرے میں مختلف خشک میوے اور
 قہوہ پڑا تھا۔۔۔۔۔ گل مینے کسی گہری سوچ میں گم۔۔۔۔۔ بے دلی سے اس محفل کا حصہ بنی ہوئی تھی
 اوپر کے پورشن میں بھی کمرہ اسی طرح روشن تھا۔۔۔۔۔ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھا ضار خان
 بڑی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جس کے چہرے پہ معمول سے ہٹ کر بہت سنجیدگی
 تھی۔۔۔۔۔ الماری میں سے ضار کے لئے استری شدہ کپڑے نکال کے لٹکائے۔۔۔۔۔ اور خود
 بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سائیڈ ٹیبل سے ایک کتاب اٹھا کے پڑھنے لگی وہ مکمل طور پہ ضار کو نظر
 انداز کر رہی تھی اور یہ بات وہ محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔۔ ”شوہر سے بات کرنے سے گناہ تو نہیں
 ہوتا۔۔۔۔۔“؟ سامنے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبا کے سنجیدگی سے کہا تو
 اس نے کتاب پر سے نظر اٹھا کے اسے دیکھا بولی کچھ نہیں ایک دفعہ پھر کتاب کی طرف متوجہ ہو
 گئی۔۔۔۔۔ ”کیا ہے اس کتاب میں جو مجھ میں نہیں ہے۔۔۔۔۔“؟ اس کے ہاتھ سے کتاب
 چھینتے ہوئے اس نے ناک چڑا کے کہا تو وہ محض اسے گھور کے رہ گئی۔۔۔۔۔ ”ٹانگیں دبا دو آپ
 کا۔۔۔۔۔“؟ بظاہر سادگی سے پوچھے گئے سوال کے پیچھے اچھی خاصی چوٹ تھی۔۔۔۔۔ اس نے
 ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ بات کی سمجھ آتے ہی اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ ”نہیں
 آج امارا فرمائی ش تھوڑا مختلف ہے بولولومانے کا تم۔۔۔۔۔“؟ اس نے آنکھوں میں شرارت لے
 کے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ”آج جس طرح تم نے
 گل مینے کے سامنے ہماری جگہ جواب دیا ایسے دوبارہ نہ کرنا ورنہ امارہ تو سارا رعب ہی ختم ہو جائے گا
 سب ام کو زن مرید زن مرید کہہ کے پکارے گا۔۔۔۔۔“ اس نے معصومیت چہرے پہ سجا کے بے

چارگی سے کہا تو وہ دانت پیس کے رہ گئی۔۔۔۔۔ اس کے بدلتے تاثرات سے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ”ہاں ام کو پتہ ہے آپ کو تو بہت عزیز ہے نا وہ آپ کیوں چاہے گا کہ کوئی ی بھی اس کو کچھ بولے۔۔۔۔۔“ اس نے جل کے کہا تو اس نے زرشاہ کی بات کاٹ دی ”عزیز نہیں دل اور جان ہے۔۔۔۔۔“ اس نے مسکراہٹ دبا کے تصحیح کی تو وہ تمللا کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ ”اماری بلا سے جو بھی ہو۔۔۔۔۔“ اس نے بظاہر خود کو لا پر واہ ظاہر کرتے ہوئے کہا اور رخ موڑ کر ایک دفعہ پھر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ”ارے واہ یار کتنے کھلے دماغ کا ہے تم۔۔۔۔۔“ ام کو پورا یقین ہے اگر ام دوسرا شادی بھی کر لے تو تم ام کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ اس نے خوش ہوتے ہوئے داد دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔ تو وہ دل تھام کے ہی رہ گئی لیکن بظاہر اپنے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اس کے بعد اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ تھوڑی دیر اس کے جواب کا منتظر رہا پھر رخ موڑ کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔ اس بات سے بے خبر کہ دوسری طرف زرشاہ کی آنکھیں ایک تواتر سے بہہ کے تکیہ بگھور ہی تھی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥ ٹھیک اسی وقت واجد لالا کی حویلی مکمل طور پہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔۔۔۔ لیکن دراب خان کا اپنے کمرے میں جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آگے کوئی ی اور تماشہ ان کا منتظر ہوگا۔۔۔۔۔ لیکن وہ کتنی دیر صوفے پہ بیٹھ سکتے تھے آخر ناچار و ناچار انہیں اٹھ کے اپنے کمرے میں جانا ہی پڑا۔۔۔۔۔ المظ کے شام والے ڈرامے سے بھی وہ اچھے خاصے ناراض تھے اس لیے دروازہ کھول کے نیچے زمین پہ۔۔۔۔۔ اپنا بستر پچھانے لگے۔۔۔۔۔ بیڈ پہ بیٹھی المظ کو وہ مکمل طور پہ نظر انداز کر رہے تھے کمرہ

وہ سمیٹ چکی تھی پتہ نہیں اس نے ان کے کپڑے کدھر پھینکے تھے لیکن اب وہ سامنے دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔ ”انگلی پہ نیل پالش کا برش پھیرتے ہوئے اس نے جانچتی نظروں سے دراب خان کو دیکھا جو سنجیدگی سے اپنا بستر سیٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ سے نیل پالش کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ بھی سرہانے پہ سر رکھ کے سیدھے لیٹ گئے آنکھوں پہ بازو رکھ کے سونے کی کوشش کرنے لگے حیرت کی بات یہ تھی کہ المظ نے بھی آج ان سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ ابھی وہ یہ ہی سوچ رہے تھے کہ المظ بیڈ سے چھلانگ لگا کے سیدھا میٹرس پہ آئے تو زان برابر نہ ہونے کی وجہ سے میٹرس تھوڑا نیچے جھکا وہ تھوڑا اوپر ہوئے اس سے پہلے کے وہ گڑبڑا کے اٹھ بیٹھتے المظ نے دونوں بازو ان کے سینے پہ رکھ کے اوپر چہرہ ٹکا کے ان کی یہ کوشش ناکام کر دی۔۔۔۔۔ ”خان صاحب۔۔۔۔۔ ام کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے ام کو تمہیں اپنے بیڈ سے بے دخل نہیں کرنا چاہیئے تھا اس لیے ام نے یہ سوچا ہے تم بیڈ پہ سو سکتا ہے۔۔۔۔۔“ اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت میٹھے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ”یار اب تم یہ چاہتا ہے کہ ام سونے جائے تو تم ام کو اٹھا کے نیچے زمین پہ پھینکو۔۔۔۔۔“ انہوں نے اکتا کے کہا۔۔۔۔۔

”اللہ ناکرے خان صاحب اتنا بھی بد تمیز نہیں ہیں اب ام۔۔۔۔۔“ اس نے آنکھیں پٹیٹا کے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔ وہ تاسف سے اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔۔۔۔ ”ام کو پتہ ہے تم کتنا ڈرامے باز ہے۔۔۔۔۔“ انہوں نے بغیر لگی لپٹی کے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔ ”نہیں جارہا تم۔۔۔۔۔“ اس نے ختمی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ”نہیں۔۔۔۔۔“ دو ٹوک جواب آیا تھا ٹھیک ہے ام بھی پھر اسی طرح تمہارے سینے پہ سر رکھ کے سو جائیں گے۔۔۔۔۔ اس نے فوراً سر بازوؤں کے

ساتھ لگا کے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔ ”اچھا صحیح ہے اٹھو اس طرح کیسے سوئے گا تم۔۔۔۔۔ چلتا ہے ام
تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔“ وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔ اس نے بھی ان کی
پیروی کی۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پہ لیٹ کے ایک دفعہ پھر رخ موڑ گئے۔۔۔۔۔ اس نے ماتھے پہ بل ڈال
کے انہیں دیکھا پھر کندھے سے پکڑ کے ہلایا انہوں نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ”تم
اماری طرف رخ موڑ کے سو۔۔۔۔۔“ اگلی فرمائی ش پہ ان کا دل چاہا وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کے نکال
دیں لیکن وہ ایسا کچھ نہ کر سکے اور چہرہ اس کی طرف موڑ دیا وہ خوشی سے لیٹ گئی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر
میں ہی دراب خان گہری نیند میں تھے۔۔۔۔۔ اس نے مسکرا کے ایک نظر انہیں دیکھا پھر سائیڈ
لیپ آف کر دیا۔۔۔۔۔ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ دوپہر کی ہلکی ہلکی نرم دھوپ اس حویلی کو اپنے
حصار میں لے چکی تھی حویلی میں موجود تمام لوگ اپنے معمول کے کاموں میں مشغول تھے۔۔۔۔۔
اوپر والے اس کمرے میں دراب خان موبائل میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ اور المظا اپنے
گھنگھریالے بالوں کے ساتھ جنگ لڑنے میں مصروف تھی وقفے وقفے کے بعد ایک غصیلی نگاہ لا پرواہ
سے بیٹھے دراب خان پہ بھی ڈال لیتی تھی۔۔۔۔۔ پلیز ذرا میرے بال بنا دیں۔۔۔۔۔“ وہ ہاتھ میں
کننگھی پکڑے عجلت میں ان کی طرف گئی۔۔۔۔۔ جو انہوں نے موبائل پر سے نظر ہٹا کے ایک طنزیہ
نگاہ اس پہ ڈالی جو بال کھولے۔۔۔۔۔ چہرے پہ بیزارمی سجائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ ”تمہیں میں شکل
سے کیا نظر آتا ہوں۔۔۔۔۔“؟ ان کے لہجے میں تاسف کے ساتھ ساتھ گہرا طنز بھی تھا۔۔۔۔۔
”چہرے سے تو تم۔۔۔۔۔ چالیس پچاس سال کا انسان نظر آتا ہے۔۔۔۔۔“ اس نے چہرے پہ
معصومیت سجا کے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ پھر انہیں عمر کا طعنہ دیا وہ دانت پیس کے رہ

گئے۔۔۔۔۔ ہر وقت فضول باتیں ہوتی ہیں تمہارے پاس تو۔۔۔۔۔ وہ اسے گھوری سے نواز کے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔ ”کنگھی تو کردو ذرا میری۔۔۔۔۔“ اس نے اس دفعہ۔۔۔۔۔ التجا کی تھی۔۔۔۔۔ ”س خوشی میں کنگی کروں میں تمہاری۔۔۔۔۔“ ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں کیا تمہارے۔۔۔۔۔؟“ ان کی برداشت اتنی ہی تھی اس لیے انہوں نے چڑکے ذرا سختی سے کہا۔۔۔۔۔ دن بادن اس لڑکی کے مطالبات میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ”ہاتھ توڑواتی نہیں ہوں میں ہاتھ توڑتی ہوں۔۔۔۔۔“ المظ دراب خان نام ہے میرا۔۔۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکا کے۔۔۔۔۔ کسی ہیروئی کی طرح کہا۔۔۔۔۔ ”میرا نام اپنے نام کے ساتھ مت لگایا کرو۔۔۔۔۔“ تم انہیں اس کے انداز پہ بے ساختہ ہنسی آئی تھی جو ضبط کر گئے تھے وہ۔۔۔۔۔ ”تو کیا۔۔۔۔۔؟“ کام والے چچا کا نام لگائے ام اپنے نام کے ساتھ۔۔۔۔۔ اس نے ناک چڑاتے ہوئے ان کو گھورا تھا۔۔۔۔۔ ”مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔“ انہوں نے دلچسپی سے کہہ کے۔۔۔۔۔ اس کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی جس کے چہرے پہ حیرانگی واضح تھی۔۔۔۔۔ وہ ایسی باتیں کب کرتے تھے۔۔۔۔۔ ”تو پھر ام شادی بھی اس کے ساتھ ہی کر لیتا تھا۔۔۔۔۔“ وہ انہیں گھورتے ہوئے تمللا کر بولی آج وہ کافی بدلے بدلے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔ باتیں بھی بدلی بدلی کر رہے تھے۔۔۔۔۔ ”ویسے المظ صاف گوئی کی بات تم کو بتاؤ تو مارے بس میں ہوتا تو ام کبھی یہ شادی نہ کرتے یا تم اتنا بد تمیز لڑکی ہو۔۔۔۔۔“ انہوں نے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالی۔۔۔۔۔ خود ایک دفعہ پھر موبائی ل کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔ ان کی باتیں سن کے المظ چیزوں کو ذور سے زمین پہ پٹخ کے دروازہ کھول کے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ دراب

خان نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔۔۔ ❤️❤️❤️❤️❤️ گھڑی نے رات گزارہ کا ہندسہ عبور کیا تو۔۔۔۔۔ کچن میں کھڑی زر شاہ کے ہاتھوں میں تیزی آگئی اس نے چولے پہ دودھ گرم کرنے کے لیے رکھا۔۔۔۔۔ خود وہی کھڑی ہو کے دودھ گرم ہونے کا انتظار کرنے لگی پوری حویلی میں سناتا تھا ایسے میں گل مینے دبے پیروں کمرے سے نکلی دیکھا کچن کی بتی جل رہی تھی۔۔۔۔۔ زر شاہ کی اس کی طرف پٹھتھی کچھ سوچ کے وہ دبے پاؤں سرٹھیاں چڑھ کے اوپر کی طرف گئی اب اس کا رخ ضرار کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔۔۔ اس طرف جاتے ہوئے خود باخود اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہوگئی۔۔۔ اور سر پکڑ کے اس کے کمرے کی طرف گئی دھیرے سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ ”آجاؤ“ اندر سے ضرار کی آواز ابھر رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے تقریباً دھکا دے کے دروازہ کھولا تھا اور لڑکھڑاکے اس کے قریب گئی تھی ضرار اسے دیکھ کے حیران ہو گیا تھا زر شاہ نے رُے میں اپنا اور ضرار کا گلاس رکھا کچن کی لائیٹ آف کی اب اس کا رخ چھت کی طرف تھا۔۔۔۔۔ ”گل مینے تم اس ٹائی میاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟“ اس نے اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ ”ضرار امارا طبیعت بہت خراب ہے نیچے سب سو رہا ہے کوئی می دروازہ نہیں کھول رہا۔۔۔۔۔“ اس نے دھندلائی آنکھوں سے ضرار کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ضرار کو دیکھنے میں ہی اس کی حالت خراب لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک دفعہ پھر لڑکھڑائی اس سے پہلے وہ گرقتی ضرار نے آگے بڑھ کے اسے بانہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔۔۔ اسی لمحے دروازے میں کھڑی زر شاہ نے یہ منظر دیکھ لیا تھا اس کے ہاتھوں میں پکڑی رُے کا نپی تھی۔۔۔۔۔ ضرار نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ پھر اس کے بازو میں جھولتی گل مینے

کو۔۔۔۔۔ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر وہ زرشاہ کا گال تھپھپھاتا ہوئے اسے سہارا دے کے زرشاہ کے قریب سے گزر گیا تھا۔۔۔۔۔ زرشاہ نے خالی خالی نظروں سے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جاری ہے۔۔۔۔۔

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 9....

ہال میں چلتے بلب کی مدہم روشنی میں کسی کے تیز قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔۔ وہ گل مینے کو بانہوں میں بھر کے سیڑھیاں تیزی سے اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

گل مینے کی رنگت زرد ہوتی جا رہی تھی وہ آنکھیں بھی نہیں کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

ضرار کے چہرے پہ تشویش تھی۔۔۔۔۔

اس کے منہ میں سے جھاگ نکل رہی تھی اور ضرار کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ سب ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے کسی کو بھی اطلاع دیے بغیر دروازہ کھول کے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف لپکا

گاڑی کا دروازہ کھولا اسے پچھلی سیٹ پہ لٹایا خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی

اس وقت وہ کسی کو بھی اطلاع دے کے وقت نہیں ضائع کر سکتا تھا

اوپر کمرے میں کھڑی زرشاہ نے ڈبڈباتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا

گیا یہ حقیقت تھی کہ گل مینے ان کی زندگیوں سے کبھی نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔۔۔

زرشاہ کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ سب ہوا کیا ہے حواس بحال ہوتے ہی ۔۔۔۔۔۔ وہ تیزی

سے کمرے سے نکلی اور سیڑھیاں اتر کے پلوشتہ بھا بھی کا کمرہ بھانے لگی

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلنے پہ نیند میں ڈوبی پلوشتہ بجا بھی اسے نظر آئی

جو تشویش بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

شیراز خان بھی اٹھ بیٹھے تھے سائیڈ لیمپ آن کیا تو پورا کمرہ روشن ہو گیا ان کے تاثرات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔۔۔۔۔

”پلو شہ بجا بھی گل مینے کا طبیعت اچانک خراب ہو گیا ہے ضرار اس کو ہسپتال لے کے گیا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ انہیں اطلاع دی۔۔۔۔۔

ان کے تاثرات بدلے تھے اب ان کے چہرے پر پریشانی تھی

شیراز خان تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اب وہ ضرار کا نمبر ڈائل کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر نکل گئے تو پلو شہ بجا بھی زرشاہ سے مزید پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں سب جاگ چکے تھے اور حویلی روشن ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اسفندیار اور شیراز خان ضرار سے ہسپتال کا پوچھ کے اب شہر کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

آغا جان پریشانی سے ٹہل رہے تھے اور زرشاہ غائب دماغی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔



رات کے اسی پہر کسی عجیب سی آواز سے المظ کی آنکھ کھل گئی اس نے آدھی آنکھیں کھول کے سمجھنے کی کوشش کی کہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔۔۔۔۔ اور حواس بحال ہوتے ہی اسے سمجھ آگئی۔۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پہ پڑے دراب خان کے موبائل سے روشنی کی شعائی میں منگل کے چھت کے ساتھ ٹکرا رہی تھی

www.urdu novels mania.com

اور انہیں کا موبائل وابریٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اسی مدہم روشنی میں اس نے دیکھا تھا دراب خان گہری نیند میں سو رہے تھے

اور گھڑی رات دو کا ہندسہ عبور کر چکی تھی۔۔۔

اس نے کچھ سوچا پھر اپنی جگہ سے اٹھی گھوم کے ان کی طرف گئی موبائل اٹھایا۔۔۔۔۔ تو اوپر ثنا کے نام سے نمبر سیو تھا۔۔۔۔

اسے دھچکا لگا اس نے آنکھیں مل کے ایک دفعہ پھر دیکھا

پھر کچھ سوچ کے موبائل کان سے لگایا

دوسری طرف کسی لڑکی کی روتی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”دراب تم جلدی سے یہاں آ جاؤ مجھے اس وقت تمہاری بہت ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے بے یقینی سے صاف اردو میں بولی گئی اس لڑکی کی بات سنی تھی۔۔۔۔

اس کے دل میں وسوسے سراٹھانے لگے

ایک سینکڑیں اس کا رعب غصہ سب جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

اس کا دل چاہا وہ جواب دے لیکن اس کی آواز اندر ہی اندر گھٹ کے رہ گئی

اس نے فوراً سے کال کاٹ دی۔۔۔۔

کال لاگزمیں جا کے کال ڈلیٹ کی

اس کو اپنے گالوں پہ نمی محسوس ہوئی

اسے حیرت ہوئی وہ رو رہی تھی

المظ خان یوسفزئی می دراب خان کے لیے رو رہی تھی۔۔۔

اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

”کیا دراب خان اس لیے مجھ سے کتراتے ہیں کہ ان کی زندگی میں کوئی می اور لڑکی۔۔۔۔۔ ہے“

وہ سوچتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اضطرابی کیفیت میں سر کو دونوں ہاتھوں میں دئیے وہ سوچے جارہی تھی۔۔۔۔۔

اس کا دل چاہا وہ دراب خان سے پوچھ لے۔۔۔۔۔

اور اگر انہوں نے واقعی میں تسلیم کر لیا تو پھر میں کیا کروں گی۔۔۔۔۔

اس نے خیال کو اپنے ذہن سے جھٹک ڈالا

www.urdu novels mania.com

”نہیں میں ان کی بیوی ہوں اگر کوئی می باہر والی عورت ہے بھی تو میں اسے دراب خان کی زندگی سے نکال دوں گی۔۔۔۔۔“

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے خود کو تسلی دی۔۔۔۔۔

پھر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

وہ پوری رات اس نے کروٹیں بدلتے ہوئے آنکھوں میں کاٹی تھی اس رات اس پہ ایک انکشاف ہوا تھا کہ وہ بری طرح سے دراب خان کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اور اسی رات ضرار پہ بھی ایک انکشاف ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور زرشاہ غلط فہمیوں کے اتھاہ سمندر میں کہیں غرق ہو کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔



urdu
novels mania

ہسپتال کے جس وارڈ میں گل مینے کو ایڈمٹ کیا گیا تھا اس کے باہر ضرار خان اضطراری کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا

شیراز خان اور اسفندیار خان۔۔۔۔۔ ابھی تک یہاں نہیں پہنچے تھے

اس لیے فحال وہ یہاں پہ اکیلا تھا

کافی دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلے تو وہ ان کی طرف لپکا تھا۔۔۔۔

”پیشنٹ کو زہر دیا گیا تھا یا انھوں نے زہر کھایا تھا لیکن خطرے کی کوئی می بات نہیں بروقت پہنچ آنے کی وجہ سے ہم نے ان کا معدہ واش کر دیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔۔“

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں اسے تفصیل سے بتاتا آگے بڑھ گیا

لیکن وہ ڈاکٹر کے الفاظ میں الجھ کے رہ گیا تھا

گل مینے کو کوئی می زہر کیوں دے گا؟

www.urdu novels mania.com

اسی دوران شیراز خان اور اسفندیار خان بھی پہنچ آئے تھے وہ اب اسے گل مینے کے متعلق پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔

”لالا ڈاکٹر کہہ رہا تھا اسے زہر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔“

اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

شیراز خان اور اسفندیار خان ایک دوسرے کا منہ دیکھ کے رہ گئے۔۔۔۔۔



یہ صبح بھی معمول کے جیسی ہی تھی اس گھر میں موجود تمام نفوس اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول تھے نیچے مورے ملازمین سے پورے گھر کی صفائی کروا رہی تھی۔۔۔۔۔ جس میں بھابھی بھی ان کے ساتھ تھی واجد لالا صبح ہی صبح باغات کو دیکھنے کی غرض سے چلے گئے تھے اوپر کے اس بڑے کمرے میں دراب خان نے اخبار پڑھتے ہوئے نظر اٹھا کے المظ کو دیکھا تو چونک گئے۔۔۔۔۔ اس کے گھنگھریالے بال چڑیا کے گھونسے کا منظر پیش کر رہے تھے ستا ہوا چہرہ متورم سوچی ہوئی آنکھیں اسے دیکھ کے لگ رہا تھا کہ وہ کافی دیر روتی رہی ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا پھر ارادہ ترک کر کے اخبار کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

ساتھ ساتھ کن اکھیوں سے وہ اس کے اداسی بھرے تاثرات بھی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے گھنگھریالے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھا پھر سستی سے اٹھی۔۔۔۔۔

ان پہ ایک شکوہ کناس نگاہ ڈالی۔۔۔۔۔

”ام کو تم سے کچھ بات کرنا ہے۔۔۔۔۔“؟

رک رک کے کہتی وہ تذبذب کا شکار لگتی تھی

انہوں نے انبار ایک طرف رکھی پھر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

وہ چلتی چلتی ان کے قریب آئی پھر گھٹنوں کے بل ان کے پاؤں کے قریب بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

”ام نے تم سے جو جو بد تمیزی کیا ہے ام اس کے لیے تم سے معافی مانگتا ہے ام کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے سر جھکا کے ٹھہر ٹھہر کے کہا

پھر رک کے ان کے تاثرات جاننے کے لیے سراٹھایا

ان کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

”اور ام نے یہ کہنا تھا۔۔۔۔۔“

ان کا ہاتھ تھام کے اس نے اپنے لبوں کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

”خان صاحب ام تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے محبت بھرے لہجے میں کہا

تو دراب خان کو دو سوواٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔۔۔

”ام نے بہت چاہا تم سے محبت نہ کریں لیکن ام کو تم سے محبت ہوگئی ہے ام کیا کریں۔۔۔۔۔ ام نہیں جانتے تم کو ام سے محبت ہے یا نہیں لیکن ام اتنا جانتا ہے کہ ام تمہیں کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔“

وہ ایک ہی سانس میں کہتے کہتے روہانسی ہوگئی تھی۔

پھر ان کے دونوں ہاتھوں کو باری باری آنکھوں کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

”تم امارے آنکھوں کا نور ہے۔۔۔۔۔ خان صاحب۔۔۔۔۔“

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

پھر رک کے ان کے تاثرات جاننے کی کوشش کی ان کے چہرے پہ حیرت تھی

وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے انہیں اسی کیفیت میں چھوڑ کے خود وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 10.....

وارڈ کے باہر کرسی پہ بیٹھے ہوئے اسے ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ نرس نے آ کے اسے اطلاع دی تھی گل مینے ہوش میں آگئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے محض سر ہلا دیا تھا اپنی جگہ سے اٹھا نہیں تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور کے ساتھ مورے اور پلو شہ بجا بھی بھی پہنچ آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اب تشویش بھرے لہجے میں ضرار سے گل مینے کی حالت کے متعلق پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ ان کو مطمئن کر کے۔۔۔۔۔ خود ہسپتال سے باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

اس نے جیب سے سگریٹ نکالا اور لبوں کے ساتھ لگایا

اس کا ذہن اس وقت طرح طرح کی سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ ذہنی انتشار کا شکار لگ رہا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ گھر میں کون ایسا ہے جو گل مینے کو زہر دے گا۔۔۔۔۔

زرشاہ کے بارے میں بھی وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

اس بات کا صحیح جواب تو گل مینے خود ہی دے سکتی تھی۔۔۔۔۔

اگلے دو دن گل مینے کو ڈسپارچ نہیں کیا گیا اور اس دوران ضرار ایک دفعہ بھی گھر واپس نہیں آیا نہ اس نے ایک دفعہ بھی زرشاہ کو فون کر کے اس کی حیرت پوچھی

ضرار کے اس رویے نے جہاں اس کی تشویش میں اضافہ کیا تھا وہی اس کو بہت کچھ سوچنے پہ بھی مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔

دو دنوں کے بعد جب گل مینے کو ڈسپارچ کیا گیا تو وہ اسی کے ساتھ واپس آیا تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے گھر کے تمام لوگوں کی آنکھوں میں سرد مہری اور ضرار کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھی تھی۔۔۔۔۔

آغا جان اور دونوں بھائیوں کے علاوہ سب لوگ اکھڑے اکھڑے دیکھائی می دے رہے تھے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کسی سے کچھ پوچھتی ضرار نے خود ہی سب کے سامنے سوال پوچھ کے اس کی مشکل آسان کر دی۔۔۔۔۔



”گل مینے کو زہر تم نے دیا تھا۔۔۔“

اس کے چلتے قدم رک گئے اس سوال پہ اس نے حیرت سے پلٹ کے اپنے شوہر کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

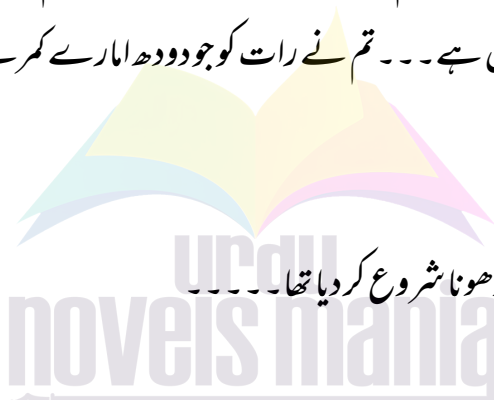
پھر ایک نظر دوسرے چہروں پہ ڈالی۔۔۔۔۔

ادھر بھی سب کے تاثرات ایسے ہی تھے۔۔۔۔۔

”ضراریہ تم کیسی بات کر رہے ہو ام کیوں اسے زہر دے گا۔۔۔۔“

اس نے کمزور سی صفائی دی تھی۔۔۔۔۔

”تو تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے ام جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔ ام نے خود زہر کھایا ہے یا اس گھر میں کوئی می اور امارادشمن ہے۔۔۔ تم نے رات کو جو دودھ امارے کمرے میں بکھوایا اس میں زہر ملایا تاکہ ام مرجائے“



گل مینے نے ایک دفعہ رونا دھونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

”لیکن کل رات کو ام نے تمہارے کمرے میں دودھ نہیں بکھوایا تھا۔۔۔۔۔ تم نے خود ہی تو ام کو منع کیا تھا کہ آج ام امارے کمرے میں دودھ مت بکھوانا۔۔۔۔۔“

اس نے ضرار کی طرف دیکھتے ہوئے ایک اور دفعہ صفائی دی۔۔۔۔۔

”لیکن جب صبح ام گل مینے کے کمرے میں گیا تو ٹیبل پہ دودھ کا گلاس پڑا تھا تم اب جھوٹ مت بولو تمہیں صرف یہ خوف ہے کہ کہیں تمہارا شوہر تمہیں چھوڑ کے گل مینے سے شادی نہ کر لے اس لیے تم نے اس کو زہر دیا تم نفرت کرتا ہے اماری بچی سے۔۔۔۔۔“

اس دفعہ مورے نے حقارت سے اسے دیکھتے ہوئے اسے جلی کٹی سنائی

وہ زحمی نظروں سے ضرار کو دیکھ کے رہ گئی جو اس کے حق میں ایک لفظ نہیں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کا یہ رویہ اسے بہت تکلیف دے رہا تھا۔۔۔۔۔

”تم اتنا خطرناک لڑکی ہے کل کو اگر کسی اور کو زہر دے دیا تو دشمن کے گھر سے آیا ہے اس سے اچھے کی کیا امید۔۔۔۔۔“

مورے نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے ناک چڑھا کے کہا۔۔۔۔۔

”ام نے کسی کو نہیں بولا ام سے شادی کرے۔۔۔۔۔ اپنی مرضی سے شادی کر کے لے کے آئے تھے آپ لوگ۔۔۔۔۔ اور آج ام پہ الزام لگائے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔“ صرف اس لیے کہ ام اس راستے سے ہٹ جائی یں

اس کی آنکھیں بہہ رہی تھی تیز لہجے میں بولے گئے جملے میں وہ خود بخود روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”تم اس پہ کیوں الزام لگا رہا ہے ہو سکتا ہے حقیقت کچھ اور ہو۔۔۔۔۔“

اس گفتگو سے تنگ آ کے۔۔۔۔۔ آغا جان نے جھجھلا کے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو ایک دفعہ پھر گل مینے نے وویلا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تو پھر آغا جان۔۔۔۔۔ ام جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔“ اگر تم کو لگتا ہے ام جھوٹا ہے تو۔۔۔۔۔ تم امے یہاں سے پشاور بکھو دو ام اس طرح نہیں رہ سکتا ایسی جگہ جدھر امارمی جان کو خطرہ ہو۔۔۔۔۔“ یا ام رہے گا اس جگہ یا یہ لڑکی۔۔۔۔۔“

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر تیز لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

”ضرار جواب تک خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔۔“

”تم یہی رہو گی یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی اگر واقعی ہی تمہارے ساتھ نا انصافی ہوئی می ہے تو میرا وعدہ ہے کہ میں زر شاہ کے ساتھ سارے تعلق ختم کر دوں گا اور اگر تم جھوٹا نکلا تو تمہارے ساتھ بھی اچھا نہیں ہو گا اب ختم کرو یہ ڈرامہ۔۔۔۔۔“ سب۔۔۔۔۔

اس نے ایک سخت نگاہ زر شاہ پہ ڈال کے سر دلچے میں کہا

اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا پھت کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

اور زر شاہ بے یقینی سے اس کے الفاظوں میں الجھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”میں زر شاہ کے ساتھ سارے تعلق ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔۔۔“

یہ الفاظ اس کے کانوں میں بار بار گونج رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔



المنظ کو صبح اٹھتے ہی پہلا دھچکہ تب لگا تھا جب وہ نیچے گئی تھی تو ہال میں بیٹھی۔۔۔۔۔ ایک اجنبی لڑکی کو دراب خان کے ساتھ بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایک طرف مورے بیٹھی ہمدردانہ نظروں سے۔۔۔۔۔ اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جو اس وقت برینڈڈ سوٹ پہنے سر پہ نفاست سے ڈوپٹہ اوڑے نظریں جھکائے بیٹھی تھی پاس دراب خان بیٹھے زمین کو گھور رہے تھے

ٹیبل پہ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات بھی پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

”تو بیٹا تم کیوں اتنے وقت اس ظالم شخص کا ظلم برداشت کرتا رہا اتنا پڑھا لکھا ہے تم۔۔۔۔۔ خوبصورت بھی ہے ماشا اللہ۔۔۔۔۔“ تم اس جیسے ظالم شخص کے خلاف آواز اٹھاتا۔۔۔۔۔

مورے کی ہمدردانہ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی می تو اس کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

اس عورت نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھیں سرخ تھی۔۔۔۔

”آئی آپ جانتی ہیں ہمارے معاشرے میں طلاق یافتہ عورت کو کیسی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اسی لیے میں چپ رہی دو سرا وہ بندہ بہت طاقتور اور پیسے والا تھا میں اس کا مقابلہ کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔۔“

دکھی لہجے میں بولی پھر پلٹ کے دراب خان کی طرف دیکھا

”اور ابھی بھی اگر دراب نہ ہوتا تو یہ سب ممکن نہ ہو پاتا۔۔۔۔۔“

اس نے مشکور نظروں سے دراب خان کو دیکھا۔۔۔۔۔

”نہیں شنا تم خود بھی بہت بہادر ہو جب تک تم اس گھر میں رہنا چاہو رہ سکتی ہو۔۔۔۔۔“ اسے اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔۔۔“

انہوں نے ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہا

وہ پھیکا سا مسکرائی

المنظ کے دماغ میں ایک دم کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ مشکوک نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے اس طرف آئی۔۔۔۔۔

سب نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے مورے اس کا تعارف کرواتی۔۔۔۔۔

وہ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھ کے اس عورت کے سامنے جا کے کھڑی ہو گئی اور تیز نظروں سے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔

اس عورت نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا تھا

درا ب خان کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

”تم ہی ہے نا وہ عورت جو امارے بندے کو رات کو فون کرتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے اسی پوزیشن میں کھڑے کھڑے دانت پیس کے ایسے کہا جیسے اس کو کچا چبا جائے گی۔۔۔۔۔

وہ بھی گھبرا کے کبھی دراب خان کو دیکھ رہی تھی کبھی اپنے سامنے کھڑی اس لمبی زبان والی چھوٹی لڑکی کو۔۔۔۔۔

درا ب خان نے گھور کے اسے دیکھا تھا

مورے الگ شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

”تم کو شرم نہیں آتا ایک شادی شدہ انسان پہ غلط نظر رکھتے ہوئے تمہارے جیسے عورت کا ساری چلاقیں سمجھتے ہے ام۔۔۔۔۔۔ جس بندے پہ ڈورے ڈال رہا ہے نا تم ام اس کا بیوی ہے“

اس نے ذرا جتا کے اپنا تعارف کروایا

پھر پلٹ کے ایک طنزیہ نگاہ اپنے پیچھے تیوری چڑھا کے کھڑے دراب خان پہ ڈالی۔۔۔۔

وہ ضبط کیے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

”المنظیہ کیا بد تمیزی ہے تمہیں کسی نے مہمانوں سے بات کرنے کا طریقہ نہیں سکھایا۔۔۔۔۔ تم کس طرح بغیر کچھ جانے کسی کے کردار پہ انگلی اٹھا رہی ہو شرم آنے چاہیے تمہیں معافی مانگو شتا سے جلدی۔۔۔۔۔“

انہوں نے ایک نظر شتا کو دیکھا جس کا چہرہ احساس توہین سے سرخ ہو چکا تھا

وہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

”ام کیوں مانگیں معافی۔۔۔۔۔ ایسی عورت سے جو دوسرے کے شوہر پہ نظر رکھتا ہے۔۔۔۔۔ خدا غارت کرے ایسے عورت کو۔۔۔۔۔“

اس نے حقارت سے اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔ ناک چڑھا کے کہا تو

اور تمہارا کیا تعلق ہے اس کے ساتھ خان صاحب۔۔۔۔۔ تمہارا رکھیل ہے۔۔۔۔۔ تب ہی تمہارا گھر میں دل نہیں لگتا۔۔۔۔۔؟

وہ ابھی دراب خان کی طرف پلٹی تھی اور ہاتھ باندھ کے طنزیہ لہجے میں کہا تھا

دراب خان کی برداشت اتنی ہی تھی

ان کا المنظ پہ ہاتھ اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ سرخ چہرے پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تم نہایت بد تمیزی لڑکی ہو۔۔۔۔۔ یہاں سے چلی جاؤ اب شکل مت دیکھانا مجھے اپنی۔۔۔۔۔“

انہوں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا

المنظ کچھ دیر اسی پوزیشن میں کھڑی انہیں دیکھتی رہی پھر اس کی آنکھیں بننے لگی

وہ پیر پٹھ کے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

درا ب خان وہی سر تھام کے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

مورے صدمے کی سی حالت میں یہ سب دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد المنظیہ حویلی چھوڑ کے جا چکی تھی۔۔۔۔۔



جس وقت المنظیہ حویلی واپس لوٹی اس وقت شام گہری ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ہال میں بیٹھے تمام لوگ چائے پینے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

المنظ کے اندر داخل ہوتے ہی سب نے گردن موڑ کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سب کے چہروں پہ مسکراہٹ ابھری تھی پھر المظ کی حالت دیکھ کے مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی

وہ اس وقت کالے رنگ کے کپڑوں میں تھی چہرے اور سر کو چادر سے ڈھانپ رکھا تھا

چہرے پہ آنسوؤں کے نشان آنکھیں لال اور سوجی ہوئی تھیں

سب سے پہلے آگے بڑھنے والا ضرار خان تھا۔۔۔۔۔

”المظ کیا ہوا ہے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنا تم ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔“

ضرار نے اسے کندھوں سے تھام کے پوچھا
www.urdu novels mania.com

وہ یکدم پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔

المظ اس کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئی تھی

سب پریشانی سے اس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔

”لا لادراب خان کی زندگی میں کوئی سی اور عورت ہے۔۔۔۔۔ اس نے ام کو مار کے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا تو ضرار وہی سن رہ گیا تھا۔۔۔۔۔



توجو ہمدرد ہوا میرا ایمان خان قسط نمبر 11..... انہیں وہاں اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا ان کا وجود برف بن چکا تھا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت منجمد ہوگئی تھی۔۔۔۔۔ مورے خود بھی صدمے کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔۔ آمنہ بجا بھی بامشکل انہیں وہاں سے لے کے گئی تھی وہ بھی ماں تھی انہیں اپنی بیٹی کا غم کھائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ المظ کے واپس لوٹ کے جانے کے بعد وہ لوگ زرشاہ کو بھی واپس بھیج دیں گے۔۔۔۔۔ ثنا لگ سکتے ہیں کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس کی ذمہ دار وہ خود ہے اس نے اسی طرح کھڑے کھڑے ایک سہمی ہوئی نگاہ۔۔۔۔۔ صوفے پہ سر دونوں ہاتھوں میں تھامے دراب خان پہ ڈالی پھر چلتے چلتے اس کے قریب آئی اور پاس ہی صوفے پہ ٹک گئی۔۔۔۔۔ ”دراب۔۔۔۔۔“ اس نے ہلکی سی آواز میں اسے پکارا تو اس نے چونک کے سر

اٹھایا۔۔۔۔۔ ”الفاظ۔۔۔۔۔“ بے خیالی میں اس کے منہ سے نکلا تھا پھر حواس بحال ہوتے ہی۔۔۔۔۔ ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سر پیچھے صوفے کے ساتھ ٹکالیا۔۔۔۔۔ ”جا چکی ہے وہ۔۔۔۔۔“ اس نے سر جھکا کے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ”دراب مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا میری وجہ سے یہ سب ہو گیا۔۔۔۔۔“ ثنائے سر جھکا کے ندامت سے کہا۔۔۔۔۔ تو وہ ذرا سیدھے ہو کے بیٹھے۔۔۔۔۔ نہیں ثنا تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا آج نہیں توکل یہ سب ہونا ہی تھا۔۔۔۔۔ تم شرمندہ مت ہو یہ تمہارے بھائی کا گھر ہے تم جتنا وقت چاہو اس گھر میں رہ سکتی ہو جیسے ہی یہ تمہاری طلاق والا مسیٰلہ ختم ہو گا پھر میں آگے کے بارے میں کچھ سوچتا ہوں اور بہنیں بھائیوں سے ایسی باتیں نہیں کرتی۔۔۔۔۔“ انہوں نے شفقت پہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے سمجھایا تو فرط جذبات سے اس کی آنکھیں نم ہوگئی۔۔۔۔۔ دراب تم بہت اچھے ہو اگر تم نہ ہوتے تو اس وقت کوئی ی بھی ایسا نہیں تھا جو مجھے پناہ دیتا۔۔۔۔۔ تم نے جو کیا وہ تو ایک بھائی ی بھی اپنی بہن کے لیے نہیں کرتا۔۔۔۔۔“ اس نے مشکور لہجے میں کہا تو وہ پھیکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔ ”دراب۔۔۔۔۔“ کچھ توقف کے بعد اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے اس پرکارا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ”کیا المظاہر کبھی واپس نہیں آئے گی۔۔۔۔۔“ اس نے کسی امید کے تحت پوچھا۔۔۔۔۔ ”پتہ نہیں۔۔۔۔۔“ انہوں نے خود کو لا پرواہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ”تمہیں اس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔“ اس نے بظاہر عام سے لہجے میں کہتے ہوئے اسے اپنی غلطی کا احساس دلایا تھا۔۔۔۔۔ ”میں خود بھی ایسا نہیں چاہتا تھا وہ مجھے بہت پیاری ہے میں اس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں یہ مجھ سے ہو گیا۔۔۔۔۔“ وہ

ہونٹ بھیجنے کے ذہن کو گھورنے لگے ”محبت کرتی ہو اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“؟ اس نے یوں ہی بے اختیار پوچھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ”اس نے اس بارے میں کبھی سوچنے نہیں دیا مجھے اب وہ چلی گئی ہے تو فرصت سے سوچوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ وہ دکھی لہجے میں بولتے ہوئے مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ”اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو تو جا کے اسے منالینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ اس نے وہی بیٹھے بیٹھے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ”اس بارے میں ابھی سوچا نہیں میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ مجھے اسے منانا چاہیے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاں میں معذرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ضرور کروں گا اگر کبھی میری اس سے ملاقات ہوئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شناسائی سے یا اجنبیت سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا جب شنا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ”پھر یہ طے ہے کہ تم اسے اب منانے نہیں جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ اس نے پلٹ کے محض اس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ امدھا دھند سیڑھیاں چڑھتا اور اپنے کمرے کی طرف

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ المظ وہی پیچھے کھڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسرے گھر والوں کی بھی یہی حالت تھی وہ دروازے کو دھکا دے کے سیدھا زرشاہ کے سر پہ پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زرشاہ اس کو اتنے غصے میں دیکھ کے بوکھلا گئی تھی اس لیے بیڈ سے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جارحانہ انداز میں اس کی طرف لپکا پھر سختی سے اس کا بازو پکڑ کے اسے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسلسل اس سے اس سلوک کی وجہ پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نیچے المظ کو کھڑا دیکھ کے وہ الجھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سب لوگ تاسف سے ضرا کی طرف دیکھ رہے تھے سوائے گل مینے کے جس کے

چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ اس نے آخری سیڑھی پہ پہنچ کے اس کا ہاتھ پوری قوت سے چھوڑا تھا وہ توازن نہ برقرار رکھ سکی اور اوندھے منہ زمین پہ گری۔۔۔۔۔ تھوڑی گردن ترچھی کر کے دیکھا تو ضرار کے چہرے پہ اس کے لیے صرف نفرت تھی۔۔۔۔۔ ”اگر تمہارے بھائی کے گھر میں میری بہن کے لیے کوئی می جگہ نہیں تو آج سے ہمارے گھر میں بھی تمہاری کوئی می جگہ نہیں اس گھر کے دروازے آج سے تم پر بند ہیں اور یہ دروازے تم پہ تب تک نہیں کھلیں گے جب تک تمہارے گھر کے دروازے میری بہن کے لیے نہیں کھلتے اور اگر اسے دوسری شادی کا اتنا ہی شوق ہے تو وہ ضرور کرے دوسری شادی لیکن اس سے پہلے وہ میری بہن کو طلاق دے گا اور میں تمہیں طلاق دوں گا اگر ان شادیوں کا انجام ایسے ہونا تھا تو ایسے ہی سہی۔۔۔۔۔“ وہ شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تو ناچاہتے ہوئے بھی زرشاہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔ ”پر لالا“ المظ کچھ کہنے کو آگے بڑھی تو ضرار نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی نفرت زرشاہ کو اپنے وجود کے آ پار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ پھر اس نے اپنی آنکھوں کو رگڑ ڈالا تھا۔۔۔۔۔ زمین پہ پڑا پنا دوپٹہ اٹھایا۔۔۔۔۔ ایک شکوہ کنناں نگاہ سب پہ ڈال کے حویلی کو ہمیشہ کے لیے الوداع کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔ ”یہ تم نے کیا کیا ہے ضرار تم کیوں کسی بے گناہ کی بددعا لیتا ہے۔۔۔۔۔“ اس دفعہ بولنے والے آغا جان تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے آگے بڑھ کے اسے یہ کرنے سے روکنا چاہا۔۔۔۔۔ ”ہاں لالا مارے ساتھ جو بھی ہوا وہ امارہ نصیب ہے تمہیں زرشاہ کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔“ المظ نے تاسف سے ضرار کی طرف دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔ ”یہ ظلم ہے ضرار۔۔۔۔۔“

پلو شہ بجا بھی نے افسوس سے کہا تھا۔۔۔۔۔ ”ام کو کوئی می کچھ نہ سمجھائے ام جانتے ہیں کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔۔۔۔۔“ اگر المظ اس گھر میں نہیں رہ سکتا تو زرشاہ بھی اس گھر میں نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ ”اس نے پختہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ تو المظ اس کے سامنے جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔“ ام تم کو یہ ظلم نہیں کرنے دے گا لالا۔۔۔۔۔ امار می اپنے ذندگی ہے اور تمہاری اپنی ذندگی ہے کیا یہ ضروری ہے کہ جو امارے ساتھ برا ہو وہی زرشاہ کے ساتھ بھی برا ہے تم جا کے اسے منا کے لائے گا۔۔۔۔۔“ المظ نے بھی بغیر کسی خوف کے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔ حتیٰ لہجے میں کہا تو ضرار نے خشمگین نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ”ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ جب تک دراب خان یہاں آ کے تم سے معذرت کر کے تمہیں یہاں سے نہیں لے کے جائیں گاتب تک۔۔۔۔۔ زرشاہ اس گھر میں نہیں آ سکتی۔۔۔۔۔“ اب اور کچھ نہیں سنا چاہتا میں۔۔۔۔۔“ سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ دو ٹوک لہجے میں بولتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا المظ نے پلٹ کے سب کو احتجاج بھری نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے حویلی کے داخلی دروازے پہ پہنچ کے ایک نظر حویلی پہ ڈالی جس کو چھوڑتے وقت اس کی آنکھوں میں بھی کتنے ارماں تھے۔۔۔۔۔ جیسے ہر لڑکی کی آنکھوں میں ہوتے ہیں لیکن اب اس کی آنکھوں میں محض ان ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں تھی۔۔۔۔۔ ضرار کے دھتکارے ہوئے رویے کی دھول جس نے باقی ہر احساس کو اپنی پلیٹ میں لے لیا تھا جس وقت زرشاہ اس حویلی سے نکلی تھی اس وقت وہ ایک معصوم سی خوابوں میں جبنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔۔ اس کہانی کی دنیا میں رہنے والی لڑکی جس میں لاکھ برائیوں کے باوجود شہزادہ شہزادی پہ جان چھڑکتا

ہے۔۔۔۔۔ لیکن حقیقت ایسی نہیں ہوتی حقیقت بھیانک ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم بھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ آج جب وہ اس حویلی میں لوٹی تھی تو وہ ایک ایسی عورت تھی جس کی اہمیت اس کے شوہر کی نظر میں دو کوڑی کی تھی وہ اٹھارہ سال کی عمر میں ایک دھتکاری ہوئی عورت تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں عجیب سا سر دپن تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو گئے تھے اس نے اب رونا نہیں تھا وہ اپنے حصے کا رو چکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے پورے اعتماد سے قدم آگے کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔ اور حویلی کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اس کا سامنا دراب خان سے ہوا تھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھ کے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ زر شاہ نے پہلی بار اپنے بھائی کو۔۔۔۔۔ اس حالت میں دیکھا تھا بکھرے بال سرخ آنکھیں۔۔۔۔۔ ”ان کے چہرے پہ عجیب سی ندامت تھی وہ اس سے نظریں چرا گئے تھے۔۔۔۔۔ ”زر شاہ۔۔۔۔۔ ”وہ بس دکھی لہجے میں اسے اتنا ہی کہہ پائے۔۔۔۔۔ اس نے پلٹ کے ایک نظر انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ”مجھے ضرار نے گھر سے نکال دیا ہے لالا۔۔۔۔۔ ”وہ اتنے عام سے لہجے میں بولی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔ ام کو معاف کر دو زر شاہ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ ام نے تمہارا زندگی برباد کر دیا۔۔۔۔۔ ”انہوں نے دکھ سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے گویا اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ ”اس نے سر اٹھا کے ان کے چہرے کی طرف دیکھا پھر زحیٰ سا مسکرائی ”نہ لالاقم نے تو ام کو دوبارہ آباد کیا ہے برباد تو ام نے خود کر دیا تھا خود کو اگر یہ سب نہ ہوتا تو اماری آنکھیں کبھی نہ کھلتی۔۔۔۔۔ ام بھی عام عورت کی طرح برداشت برداشت کا سبق رٹتے ہوئے کب کے مر چکے ہوتے۔۔۔۔۔ ”وہ سپاٹ لہجے میں کہتے

ہوئے دراب خان کو اپنی عمر سے بہت بڑی لگی تھی۔۔۔۔۔ ”نہیں زرشاہ۔۔۔۔۔ ام تمہارا
بھائی می ہے ام سے دکھ مت چھپاؤ اپنا تم اتنا بہادر نہیں ہو زرشاہ تمہارا دل بہت چھوٹا ہے تمہارا لا
ابھی ذندہ ہے وہ تمہارا ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دے گا تمہارا گھر بسانے کے لیے اگر ام کو المظ کے
پیروں میں بھی بیٹھنا پڑا تو ام بیٹھ جائے گا۔۔۔۔۔“ وہ گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھ کے اس
کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے تسلی دے رہے تھے۔۔۔۔۔ زرشاہ کو اس لمحے وہ بہت شکستہ
لگے۔۔۔۔۔ پھر جب زرشاہ بولی تھی توقفظ اتنا بولی تھی۔۔۔۔۔ ”لاالا اگر تم واقعی ہی امارے لیے کچھ
کرنا چاہتے ہو تو ام کو ضرار سے طلاق دلوادوام اب اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا ام یہ رشتہ ختم کرنا
چاہتا ہیں۔۔۔۔۔“ اس نے دراب خان کی منت کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کے کہا تھا دراب خان زرشاہ
کے منہ سے یہ الفاظ سن کے دھنگ رہ گیا تھا

توجو ہمدرد ہوا میرا

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 12

اونچی حویلی موسم سرما کی نرم نرم دھوپ کے حصار میں تھی لیکن حویلی کے اندر موت سا سنٹا تھا۔۔۔۔۔ اوپر والے حصے کے بڑے کمرے کی گلاس ڈور سے باہر دیکھتے ہوئے دراب خان کے چہرے پہ تکلیف اور مایوسی واضح تھی ان کی بہن کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا کہیں نا کہیں اس سب کا ذمہ

داروہ خود کو سمجھتے تھے وہ جانتے تھے زرشاہ صرف سب کو دیکھانے کے لیے مضبوط بننے کی اداکاری کر رہی ہے ورنہ وہ اندر سے بہت ٹوٹ گئی ہے۔۔۔۔۔

ابھی وہ انہیں سوچوں میں غلطاں تھے کہ باہر مین گیٹ سے اندر انہوں نے کسی کو داخل ہوتے دیکھا انہیں جھماکا سا ہوا۔۔۔۔۔

لیکن وہ حقیقت تھی ایک سیکنڈ کے اندر اندر وہ تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلے اور سیڑھیاں اترتے ہوئے بالکل اس کے مقابل آ کے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

”ام کو یقین تھا المظ تم ضرور واپس آئے گا۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

ان کے لہجے سے خوشی چھلک رہی تھی

المظ نے ایک سرد نگاہ ان پہ ڈالی۔۔۔۔۔

اور چلتی چلتی صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اس کا انداز دیکھ کے ان کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے اس کے سامنے والے صوفے پہ آ کے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

المنظ کے انداز اطوار انہیں ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اس کے باوجود وہ منفی خیالات کو اپنے ذہن سے جھٹک رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

”ام تم سے بات کرنے نہیں آئے بلکہ تمہیں عدالت کا نوٹس دینے آیا ہے۔۔۔۔۔“

المنظ نے مغرور سے انداز میں پیپر دراب خان کے سامنے پٹھا۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

”تو دراب خان نے سراٹھا کے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔“

ان کی آنکھوں میں کرب تھا۔۔۔۔۔۔۔

”الظ تمہیں یہ سب کر کے کیا مل رہا ہے تم اپنے ساتھ ساتھ زرشاہ کی زندگی بھی تباہ کر رہی ہو تم ٹھنڈے دماغ سے سوچو کیا تمہیں میں واقعی ہی ایسا لگتا ہوں۔۔۔۔۔“

[illegible]

وہ واقعی ہی اپنا گھر بچانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

المظگردن اونچی کر کے رخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے سے نکلتی زرشاہ نے ٹھہر کے یہ الفاظ سنے تھے۔۔۔۔۔ وہ المظ کی آواز پہچانتی تھی۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اسے لگا جیسے اس کے زخموں پہ کسی نے نمک چھڑک دیا تھا

”یہ اب یہاں کیا لینے آیا ہے؟“

وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے کڑھ کے رہ گئی۔۔۔

[illegible]

المظ کے خشک لہجے میں کہے گئے الفاظ اس کی سماعتوں کے ساتھ ٹکرائے تو وہ تلملا کے رہ گئی۔۔۔۔۔

درا ب خان نے تیزی سے اس کے ہاتھ کو دوبارہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔۔

”المظبا خدا میرے دل میں تم ہو صرف تم ہو۔۔۔۔۔ وہ میری بہنوں جیسی ہے میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔“

انہوں نے تڑپ کے صفائی می دی۔۔۔۔۔

”سارے مرد پکڑے جانے کے بعد ایسے ہی کرتے ہیں اگر ام تمہیں اس قدر عزیز ہوتا تو۔۔۔۔۔ تم
 کبھی ام پہ ہاتھ نہ اٹھاتا۔۔۔۔۔“ ام کو تم سے طلاق چاہیے بس۔۔۔۔۔

اس نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ تو دراب خان کی گرفت اس کے ہاتھ پہ ڈھیلی پڑھ گئی

اور اس سے زیادہ تذلیل زرشاہ اپنے بھائی کی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

”اگر تم میرے بھائی کی ساتھ نہیں رہنا چاہتا تو پھر میرا بھائی بھی تم پہ زبردستی نہیں کرے
 گا۔۔۔۔۔ تمہیں عدالت کا نوٹس لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ بھائی کی تم کو یوں
 بھی طلاق دے دے گا۔۔۔۔۔“

اعتماد سے بولتے ہوئے ایک نظر دراب خان کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جن کے چہرے پہ ایک سایہ سالہرایا تھا۔۔۔۔۔

المنظر کے چہرے پہ ایک ساتھ کئی رنگ آ کے گزرے تھے۔۔۔۔۔

”مسئلہ تو تمہارے بجائی می کا ہے۔۔۔۔۔۔ جس قدر اکھڑ مزاج وہ ہے تو اس لحاظ سے مجھے لگتا وہ طلاق بھی شرعی طہ پہ دے گا۔۔۔۔۔۔ اس لیے اب تم ادھر آ ہی گیا ہے تو یہ اسے یہ پیغام دے دینا میرا۔۔۔۔۔۔ کہ کل تم کو عدالت سے نوٹس آئے گا اور پرسوں تم مجھ کو طلاق دے دینا کیونکہ ام نہیں چاہتا امارا نام تمہارے بجائی می کے نام کے ساتھ مذید ایک دن بھی جڑا رہے۔۔۔۔۔۔“

اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اعتماد سے ایک ایک لفظ پہ زور دے کے کہا تو المظ اس کے انداز پہ دھنگ رہ گئی۔۔۔۔۔

پھر اس نے ایک زخمی نگاہ دراب خان پہ ڈالی جواب خاموشی سے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ پھر غصیلی نظروں سے زرشاہ کو دیکھتے ہوئے حولی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

novels mania
www.urdu novels mania.com



نیلگوں آسمان پہ آہستہ آہستہ سرمئی اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔۔۔ جس وقت وہ واپس حویلی پہنچی اس وقت شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے اس نے حویلی کے اندر قدم رکھا تو ویرانی اور خاموشی نے اس کا استقبال کیا اس کے قدم اسے بھاری محسوس ہو رہے تھے جیسے وہ ایک لمحے میں بہت لمبا سفر طے کر آئی ہو اپنی انا کا بھرم قایم رکھتے رکھتے وہ بالکل تھک چکی تھی وہ تھکے تھکے سے انداز میں

چادر اتار کے صوفے پہ رکھتے صوفے پہ ڈھگائی۔۔۔۔۔ پشت صوفے کے ساتھ ٹکا کے وہ خالی
خالی نظروں سے حویلی کے ویران درو دیوار کو دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔ اس کے ذہن میں بار
بار۔۔۔۔۔ زر شاہ کے الفاظ گردش کر رہے تھے وہ یہ سوچ کے رہ گئی کہ کیا واقعی ہی یہ دونوں
رشتے ختم ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ اسی لمحے اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے
گردن ذرا ترچھی کر کے پیچھے دیکھا

پچھے ضرار دونوں بازو سینے پہ لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا المظ نے رخ موڑ لیا۔۔۔۔۔

”کدھر گیا تھا تم۔۔۔۔۔؟“

وہ چلتا چلتا بالکل اس کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ گفتیش نہیں کر رہا تھا وہ عام سے لہجے میں سرسری سا پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

”زرشاہ طلاق چاہتا ہے تم سے۔۔۔۔۔“

اس نے بغیر کسی لگی لپٹی کے تپش بھرے لہجے میں کہتے ہوئے کچھ دیر رک کے اس کے تاثرات دیکھے۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کی جوت فوراً بجھ گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن فوراً خود کو سنبھال کے اس نے تیوری چڑھا کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”تم دراب خان کے گھر گئی تھی۔۔۔۔۔؟“

اس نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ذرا سرد لہجہ اپنایا

اس کے لہجے کی کپکپاہٹ المنظر سے محض نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

”ہاں گیا تھا ہم۔۔۔۔۔“

المنظر نے نظریں چرائی۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب ہی صوفے پہ بیٹھا گیا

المظ نے گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”تم دے سکتا ہے زرشاہ کو طلاق۔۔۔۔۔“؟

وہ اس سے سوال نہیں پوچھ رہی تھی

تصدیق چاہ رہی تھی

جواب میں ضرار محض اس کا چہرہ دیکھ کے رہ گیا ضرار کے پاس کوئی ہی جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com



”پلوشہ بھابھی ام تم کو کہہ چکا ہے ام تمہارے بھائی سے شادی نہیں کرنا چاہتا پھر تم کیوں زبردستی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے پلٹ کے صوفے پر پیٹھی ناراض سی پلوشہ بجا بھی کو دیکھتے ہوئے جھنجھلا کے کہا

”کیوں تم کیوں نہیں کرنا چاہتا کیا کسی ہے سیما ب خان میں۔۔۔۔۔؟“

اس دفعہ مورے نے کچھ خفگی بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

”اس میں کسی نہیں ہے مورے لیکن ام اسے نہیں پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ تم تو جانتا ہے۔۔۔۔۔۔“

اس نے مورے کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے انہیں قائل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

”تم جسے پسند کرتا ہے وہ کسی اور کا شوہر ہے۔۔۔۔۔“

[illegible]

”اس کا طلاق ہونے والا ہے۔۔۔۔۔“

اب کی بار گل مینے نے تیز لہجے میں کہا

تو پلو شہ بھابھی کے ساتھ ساتھ مورے نے بھی آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”ہاں ام نے اپنے کانوں سے سنا ہے المظ نے ضرار کو بتایا ہے کہ زرشاہ ضرار خان سے طلاق چاہتا ہے۔۔۔۔۔“



ضرار مٹھیاں بھینچے اس کی گفتگو سن رہا تھا۔۔۔۔۔

”تو گل مینے کہیں زہر بھی تو تم نے خود نہیں پیا تھا دیکھو۔۔۔۔۔“

www.urdu novels mania.com

مخاطب نظروں سے ادھر ادھر دیکھ کے انہوں نے بات ذرا مدہم آواز میں جاری رکھی تھی۔۔۔۔۔

”اگر تم نے کوئی ایسا حرکت کیا ہے تو ام کو بتا دو کیونکہ کچھ وقت بعد ضرار خان بات کی تہہ تک پہنچ جائے گا پھر تمہارے ساتھ بہت برا ہوگا۔۔۔۔۔“ اگر ام کو پتہ ہوا تو شاید ام بات سنبھال لے

انہوں نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا

تو گل مینے نے پرسوج ننگا ہوں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔۔

”ہاں ام نے خود پیا تھا۔۔۔۔۔ زرشاہ نے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔ ام کسی بھی قیمت پہ اسے ادھر سے نکالنا چاہتا تھا اگر ضار خان محبت اماری تھی تو اس پہ حق بھی امارہ ہے۔۔۔۔۔“

جو آخری بات ضار خان نے اپنے خوش و حواس میں سنی تھی وہ گل مینے کے زہر لیے الفاظ تھے۔۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ زمین میں گڑھ گیا ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان۔۔۔۔۔

قسط نمبر 13

دھڑام سے دروازہ کھلتے ہی سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کے گل مینے کی روح فنا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ سسم کے اٹھ کھڑی ہوئی پھر ایک سہمی نظر سامنے موجود شخص کے چہرے پہ ڈالی

جس کی کپٹی کی رگیں تنی ہوئی تھی دونوں ہونٹوں کو سختی سے آپس میں پوست کیے وہ کھڑا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا تمام خون اس کے چہرے پہ سمٹ آیا ہے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ گل مینے کی سمت کوئی ہی پیش رفت کرتا گل مینے نے مورے کے پیچھے چھپ جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔ جو پہلے سے اپنے بیٹے کے تاثرات دیکھ کے سہمی ہوئی می دیکھائی می دے رہی تھی۔۔۔۔۔ پلوٹہ بجا بھی کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔۔۔۔

ضرار دو قدم آگے بڑھا پھر تمام لحاظوں کو بالائے طاق رکھ کے اس نے بے دردی سے گل مینے کا بازو کھینچ کے اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔

”تم نے میری بیوی پہ الزام لگایا۔۔۔۔۔؟“

اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دینے کے ساتھ اپنی گرفت بھی مضبوط کی تو اس کے دونوں ناخن گل مینے کے بازو میں پوست ہو گئے۔۔۔۔۔

وہ کراہ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

لیکن سامنے موجود شخص کی آنکھوں میں بے رحمی اور سفاکیت واضح تھی۔۔۔۔۔

”ہاں لگایا میں نے الزام۔۔۔۔۔“

یہ درد اب ناقابل برداشت تھا اس لیے اس نے گردن کو یہاں وہاں موڑتے ہوئے تکلیف کے زیر اثر کہا تو ضرار خان کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا۔۔۔۔۔

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی می میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔“

وہ غصے میں پاگل ہو رہا تھا

اس کو بازو سے پکڑ کے تقریباً گھسیٹ کے باہر لے کے جانے لگا جب گل مینے نے سختی سے اپنا بازو چھڑوایا۔۔۔۔۔

”تمہارا وجہ سے ہوا امارا ہمت اگر تم کو اتنا ہی اعتبار تھا اپنی بیوی پہ تو تم نے امارا بات کیوں سنا؟ کیوں یقین کیا امارا بات کا؟“

اب وہ کھل کے میدان میں اتری تھی۔۔۔۔۔

شور سن کے آغا جان اور شیراز خان بھی اس طرف آگئے تھے

المنظر البتہ داخلی دروازے کے پاس کھڑی سوالیہ نظروں سے ضرار خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آغا جان سوالیہ نظروں سے کبھی گل مینے کبھی ضرار خان کو دیکھ رہے تھے

”ام پوچھ سکتا ہے کہ یہ سب کیا تماشہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔“

آغا جان کی کڑک دار آواز گونجی تو ضرار خان محض گل مینے کو گھور کے رہ گیا۔۔۔۔

جوزخمی شیرینی کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania .com

مورے نے بات سنبھالنے کی غرض سے فوراً ساری بات آغا جان کے گوش گزار کی۔۔۔۔

تو وہ پرسوج نظروں سے ضرار کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جواب پہلے کی نسبت ٹھنڈا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

”تم کو کیا لگتا ہے تمہارے اور زرشاہ کے درمیان جو کچھ بھی ہوا ہے اس کا ذمہ دار گل مینے ہے، المظ ہے“

ایک نظر المظ کو دیکھا تو وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

ضرار نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ آغا جان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔

”بہت بول چکے ہو تم بہت سن چکے ام۔۔۔۔۔ اب ام بولے گا اور تم سنو گے۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

وہ رعب دار لہجے میں بولے۔۔۔۔۔

ضرار کا سر مزید جھک گیا۔۔۔۔

”عورت نا سمجھ ہو تو چل جاتا ہے لیکن مرد نا سمجھ ہو تو نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔“

اللہ نے مرد کو حاکم کیوں بنایا ہے طلاق کا اختیار اسے کیوں دیا ہے۔۔۔۔۔؟“

کیونکہ مرد میں عورت کی نسبت برداشت زیادہ ہے اللہ نے اسے نگہبان اور حاکم اس لیے بنایا ہے
 کیونکہ اس کے اندر صلاحیتیں رکھی ہیں عورت میں یہ صلاحیتیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

لیکن اگر مرد ہی اس قدر جذباتی ہو جائے۔۔۔۔۔ اور اپنی بیوی کی حفاظت نہ کر سکے تو اس بات پہ اپنی عورت کو ذلیل کر کے رکھ دے۔۔۔۔۔ تو کیا وہ حاکم ہوا۔۔۔۔۔؟ وہ تو مرد بھی نہ ہوا۔۔۔۔۔

ضرار خان چلوام مان لیتا ہے گل مینے نے غلط کیا الزام لگا کہ لیکن اس کی بات کا یقین کس نے کیا۔۔۔۔۔؟ تم نے۔۔۔۔۔“

انہوں نے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے آئینہ دیکھایا۔۔۔۔۔

”اس نے الزام لگایا یہ تو نہیں کہا کہ ہاتھ سے پکڑ کے اسے گھر سے باہر نکال دو تم۔۔۔۔۔“

اگر خاوند بیوی کارشته اس قدر ناپائی یدار هوا تو وه رشته تونه هوا۔۔۔۔۔“

انہوں نے افسوس سے اسے دیکھ کے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

”اور یہ تمہارا اور زرشاہ کا آپس کا معاملہ ہے اگر تم کو لگتا ہے تم اس کا خیال رکھ سکتا ہے اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہے تو۔۔۔۔۔ تم اسے منا کے گھر واپس لے آؤ اس گھر کے دروازے اس کے لیے ہمیشہ کھلے ہیں۔۔۔۔۔“

بات رہا گل مینے کا تو۔۔۔۔۔ ام شہر وز خان کے ساتھ بات کر چکا ہے اسے زبان دے چکا ہے دو دنوں کے بعد شہر وز خان کے بیٹے کے ساتھ نکاح ہے اس کا اور اب ام کوئی می نیا تماشہ نہیں چاہتا۔۔۔۔۔“

وہ گل مینے کی شکوہ کناں نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے ضرار پہ ایک نظر ڈال کے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

آغا جان کی باتیں سن کے وہ دونوں بہن بھائی می ذمین میں گرٹھ کے رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ سب لوگ کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔

المنظ نے آخری بار کمرے سے جسے نکلتے دیکھا تھا وہ گل مینے تھی۔۔۔۔۔

پھر اس کے قدم خود بخود ضرار خان کی طرف اٹھے تھے

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اپنی غلطی مانتی سب سچ بتا دیتی لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتی چلتی اس کے قریب گئی تھی۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

”لالا۔۔۔۔۔“

اس نے ضرار خان کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ چونکا۔۔۔۔۔

”ام زرشاہ کو منالے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

اس نے آنسو ضبط کرتے ہوئے ضرار کو تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

”نہیں المظاب وہ نہیں مانے گا۔۔۔۔۔“

وہ المظ کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔

المظ کو اس کی حالت۔۔۔۔۔ غیر لگی تھی۔۔۔۔۔



”دراب خان مجھے میری بیوی سے ملنا ہے تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔۔۔۔۔؟“

وہ آپے سے باہر ہو گیا تھا اسی لیے کسی زخمی شیر کی طرح دراب خان پہ جھپٹا تھا اور ان کا گریبان پکڑ کے خون آشام نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے پھنکارا تھا۔۔۔۔۔

واجدلالا نے ناگواری سے ضرار خان کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”پہلی بات وہ تم سے نہیں ملنا چاہتی دوسری بات۔۔۔۔۔ میں اس کا بھائی ہی ہوں۔۔۔۔۔“

درا ب خان نے جارحانہ انداز میں اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے سرد لہجے میں اسے بہت کچھ بتا دیا۔۔۔۔۔

”کیسے بھائی می ہو تم اپنی ہی بہن کا گھر خراب کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔“

ضرا خان دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

”آواز نیچی رکھ کے بات کرو تم یہ مت بھولو کہ۔۔۔۔۔ تم امارے گھر میں کھڑا ہے۔۔۔۔۔“

واجد لالانے اسے ناگواری سے ٹوکا تھا۔۔۔۔۔
 زر شاہ بالکل ایسے کھڑی تھی جیسے وہ کوئی می پتھر کا بت ہو۔۔۔۔۔

المنظ نے ایک سہمی ہوئی می نگاہ درا ب خان کے چہرے پہ ڈالی جہاں اجنبیت تھی۔۔۔۔۔

”یہ بات تمہیں تب یاد نہیں آئی می جب تم نے میری بہن کو ذلیل کر کے گھر سے نکالا تھا اب کس منہ سے تم مجھے شرم دلا رہے ہو۔۔۔۔۔“

درا ب خان نے تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ملامت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

”ہٹو آگے سے مجھے اپنی بیوی سے بات کرنے دو۔۔۔۔۔“

ضرار خان نے دراب خان کو پرے دھکیلا اور زر شاہ تک پہنچنے کی کوشش کی جو ان کے ایک طرف کھڑی تھی

تو دراب خان نے اسے آگے کی طرف دھکیلا وہ اوندھے منہ سیدھا زر شاہ کے قدموں میں گرا
تھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اس کے ناک سے بری طرح خون بہنے لگا تھا۔۔۔۔۔

المنظر کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی تھی جس کا گلا اس نے ہونٹوں پہ ہتھیلی جما کے گھونٹ دیا تھا۔۔۔۔۔

ضرار نے نظر اٹھا کے دیکھا تھا تو پہلی بار زر شاہ کے وجود میں حرکت پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ دو قدم پیچھے جاتی ضرار نے اس کے پیر پکڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

”ہٹ جاؤ رضا رخان ام نفرت کرتا ہے تم جیسے مرد سے جسے پوری دنیا پر یقین ہے سوائے اپنا بیوی کے۔۔۔۔۔“

وہ اتنے دُور سے چمچنی تھی کہ پوری حویلی میں ایک لمحے کے لیے صرف اس کی چمچ گونجی تھی۔۔۔۔۔

”ام تھوکتا ہے تم جیسے مرد پہ۔۔۔۔۔ جو اپنی ہی عورت کو ذلیل کر دے۔۔۔۔۔“

اس نے ایک سر دنگاہ اس یہ ڈالی اور اسے ٹھوکر مار کے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com --- وہ فوراً اٹھ بیٹھا تھا ---

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔۔۔۔

اس نے سر کو جھٹکا دے کے حواسوں میں لوٹنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ انگاروں میں ہے۔۔۔۔۔“

اس نے یوں محسوس کیا جیسے اس کا پورا جسم بخار میں تپ رہا ہے۔۔۔۔۔

”زرشاہ۔۔۔۔۔“

اس نے گردن یہاں وہاں گھما کے دیکھا۔۔۔۔۔

زرشاہ کہیں نہیں تھی

کھڑکی سے مدہم روشنی اندر کمرے کی زمین پہ ایک لکیر کی صورت میں آرہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

یعنی ابھی رات نہیں ہوئی تھی

اسے شدید کمزوری کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے شدت سے پیاس کا احساس ہوا تو اس نے پاس ٹیبل پہ ہاتھ مار کے جاگ ڈھونڈنے کی کوشش کی

اس کی آنکھوں کے سامنے دھند چھانے لگی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ جگ کے ساتھ ٹکرایا۔۔۔۔۔

اور جگ زمین بوس ہو کے کرچی کرچی ہوا تھا۔۔۔

وہ تکیے پہ ڈھسا گیا۔۔۔۔

دھند چھٹی تو اس نے جو آخری چہرہ دیکھا تھا وہ زرشاہ کا تھا۔۔۔۔

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔



”دھڑام سے دروازہ کھلتے ہی زر شاہ بوکھلا کے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اس کے سامنے دراب خان کا دھواں دھواں چہرہ کسی انہونی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دو قدم دراب خان کے قریب گئی۔۔۔۔۔

”لالا۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟“

اس نے پریشانی سے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

”زرشاه۔۔۔۔۔ضرارخان۔۔۔۔۔“

انہوں نے زرشاہ کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

زرشاہ کو لگا چھت اس کے سر پہ آن گرا ہے۔۔۔۔۔

”لالا کیا ہوا ہے ضرار کو۔۔۔۔۔؟“

اس کو اپنی آواز کسی کھائی می سے آتی محسوس ہوئی می۔۔۔۔

توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 14

2lastepisode....

”لالا ام تم سے پوچھ رہا ہے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟“

وہ دو قدم آگے آئی می۔۔۔۔۔ پھر سر جھکا کے کھڑے دراب خان کو بازو سے پکڑ کے جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

”وہ ہسپتال میں داخل ہے۔۔۔۔۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے زرشاہ۔۔۔۔۔۔۔“

ہسپتال میں بھی بار بار وہ تمہارا نام لے رہا ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کے سر پر تسلی دینے والے انداز میں ہاتھ رکھا تو ان کے چہرے پہ ایسا کچھ تھا جس نے زرشاہ کو اندر سے جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔۔۔۔

اس کے بعد جیسے ہر طرف دھند چھاگئی تھی کوئی می چہرہ واضح نہیں رہا تھا

اس کے ذہن میں دن رات گردش کرتی۔۔۔۔۔ ضرار کی باتیں بھی کہیں دب کے رہ گئی تھی

اور ہاں وہ آخری دھکا بھی وہ آخری تذلیل بھی۔۔۔۔۔

بہت سے چہرے آپس میں گڈمڈ ہوئے تھے اور جو آخری چہرہ بچا تھا وہ ضرار خان کا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو عہد اس نے خود سے کیا تھا۔۔۔۔۔ اب کبھی وہ یہ چہرہ نہیں دیکھے گی اس کو آج یاد آیا تھا وہ چہرہ تو اس کے دل کے نہاں خانوں میں تھا۔۔۔۔۔

اس نے محسوس کیا وہ بھاگ رہی ہے دراب خان نے اسے پکارا تو۔۔۔۔۔ اس کے قدم تھم گئے
ٹھہر کے انہیں دیکھا۔۔۔۔۔

میں ساتھ چلتا ہوں تمہارے۔۔۔۔۔

یہ آخری بات اس نے اپنے خوش و ہواس میں سنی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال کی راہداری سے تقریباً بھاگتے ہوئے ریسپشنٹ کے سامنے کھڑی غائب
دماغی سے ایک ہی نام دہرا رہی تھی۔۔۔۔۔

”دراب خان کب اس کے پہلو میں آ کے کھڑے ہوئے اسے کچھ پتہ نہ چلا۔۔۔۔۔

دراب خان اس کا بازو پکڑ کے اب مطلوبہ وارد کی طرف جا رہے تھے
www.urdu novelsmania.com

دور سے شناسہ چہروں کی چمک نظر آئی تو وہ اس طرف بھاگی۔۔۔۔۔

المنظ نے کچھ بے یقینی سے دراب خان کو دیکھا۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے یکسر نظر انداز کیا تو وہ نظر جھکا کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”ضرار خان۔۔۔۔۔“ ۹۹

اس نے اپنے حواسوں میں لوٹتے ہی المظ سے جو پہلا سوال پوچھا تھا وہ یہی تھا۔۔۔۔۔

”المظ بجائے جواب دینے کے اس کے ساتھ لپٹ کے رو دی۔۔۔۔۔

”لالا کو برین ہمبر بچ ہوا ہے زرشاہ لالا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس کو تمہارا بد دعا لگ گیا ہے۔۔۔۔۔“

وہ بچکیوں کے درمیان کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

”نہ المظ ام نے ضرار کو کبھی بد دعا نہیں دیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔“

ہا نہ لالا۔۔۔۔۔

پلٹ کے دراب خان سے تصدیق چاہی تو انہوں نے محظ سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

”ڈاکٹر کے باہر آتے ہی زرشاہ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کی طرف لپکی تھی۔۔۔۔۔“

”ڈاکٹر ضرار خان ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔۔“

اس نے قریب صو کے ایک دفعہ اور تصدیق چاہی۔۔۔۔۔

”آپ سب میں سے زرشاہ کون ہے۔۔۔۔۔“ ؟؟

ڈاکٹر نے اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کر کے سب کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔۔

”میں ہوں زرشاہ۔۔۔۔۔“

اس نے بے تاب ہو کے کہا۔۔۔۔۔

”مریض کو مکمل ہوش نہیں آ رہا غنودگی میں وہ بار بار ایک یہ ہی نام پکار رہے ہیں آپ ایک دفعہ۔۔۔۔۔ مریض سے جا کے مل لے شاید ان کی حالت سنبھل جائے۔۔۔۔۔ اس طرح ہم پر امید نہیں ہیں۔۔۔۔۔“

ڈاکٹر ایک نظر زرشاہ کو دیکھ کے کاروباری انداز میں کہتے۔۔۔۔۔ ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے ایک درد بھری نظر۔۔۔۔۔ دراب خان پہ ڈالی۔۔۔۔۔

اور وارڈ کا دروازہ کھول کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

المنظ نے ایک دفعہ پھر دراب خان کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی

www.urdu novelsmania.com

ان کا چہرہ ہنوز سپاٹ تھا۔



وہ جب دھیرے سے اندر داخل ہوئی تو ادویات کی مخصوص بو اس کے نتھے چیرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اس نے چور نظروں سے بیڈ پہ سوئی یوں میں جھکڑے ضرار کو دیکھا تو اس کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔۔۔۔

ایسا تو چھوڑ کے نہیں گئی تھی وہ اسے۔۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتی اس کے قریب آئی۔۔۔۔۔

تھوڑا جھک کے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

جو ذرد پڑھ چکا تھا آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے واضح تھے۔۔۔۔۔

اس نے اپنا گال اس کے گال کے ساتھ مس کیا اس نے محسوس کیا اس کا۔۔۔۔۔ چہرہ تپ رہا ہے۔۔۔۔۔

اس کی سانسیں بھی اکھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

زرشاہ نے ہاتھ سے اس کے سامنے کے بال پیچھے کیے۔۔۔۔

اس کے جسم میں کوئی می حرکت پیدا نہیں ہوئی تھی

اس نے دھیرے سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

اس کے وجود میں کوئی می حرکت پیدا نہ ہوئی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے لب اس کے دیکھتے ہوئے ماتھے پر رکھے تو کسی اپنے کالمس محسوس کر کے۔۔۔۔۔ اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔۔۔

”زرشاہ۔۔۔۔۔“

دھندلائی می نظروں سے اس نے کالی چادر میں لپٹے وجود کو دیکھ کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے۔۔۔۔۔

زرشاہ نے چونک کے سر اٹھایا لیکن اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔۔۔۔۔

زرشاہ کو لگایہ اس کا وہم ہے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کے ضرار کے چہرے پہ گرے۔۔۔۔۔ تو اس نے دھیرے سے
آنکھیں کھولی تھیں

وہ غنودگی میں تھا اسے سب کچھ وہم ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے ہاتھ اٹھا کہ جیسے زرشاہ کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی زرشاہ نے تڑپ کے اس کا
ہاتھ تھام لیا تھا

ضرار کا شک یقین میں بدل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ زرشاہ ہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک دفعہ پھر کہنے کی کوشش کی لیکن وہ بول نہیں پایا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے محسوس کیا وہ بھی رو رہا ہے۔۔۔۔۔

”ہاں ضرار ام تمہارے پاس ہے ام تم کو چھوڑ کے اب کہیں نہیں جائے گا۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھوں کو لبوں کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اسے سمجھ آئی تھی یا نہیں لیکن اس کی آنکھیں ایک دفعہ پھر بند ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

اس کے جسم کا درجہ حرارت ایک دفعہ پھر بڑھ گیا تھا
www.urdu novelsmania.com

وہ سانس بھی رک رک کے لے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کو اس طرح دیکھ کے زرشاہ کی حالت غیر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کو اونچی آوازیں پکارتی۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ چھوڑ کے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی دھندلاہٹ کے اس پار سفید کپڑے پہنے ضرار کا ہاتھ زر شاہ نے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔



”اس سب کا ذمہ دار ام ہے۔۔۔۔۔“

دور چمکتے چاند کی مدہم روشنی میں مدہم ہوا کے ساتھ جھومتے آم کے درخت کی طرف دیکھتے اس نے ندامت سے کہا تو دراب خان نے محض اسے ایک نظر دیکھا۔۔۔۔۔

”المنظ پچھتاوے ندامت کبھی گزرا ہوا وقت ہمیں واپس نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔“

تمہارا ایک پچھتاوہ بھی ان لمحات کی اذیت کم نہیں کر سکتا جو میں نے اور میری بہن نے اذیت میں گزارے ہیں۔۔۔۔۔

”تمہاری ندامت ہر گز میری اور شنا کی بے عزتی کا مداوہ نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔“

انہوں نے نیچے کچی زمین کو گھورتے عام سے لہجے میں بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔۔۔۔۔

”ام معافی مانگنے کو تیار ہے۔۔۔۔۔“

اس نے فوراً صفائی پیش کی

”اچھا المظ چلو تم نے مانگ لی معافی۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا۔۔۔۔۔“ کیا ہوگا اس معافی سے۔۔۔۔۔“؟؟؟

انہوں نے رخ اس کی طرف موڑ کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

”کیا تمہارا لالا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔“؟؟

”کیا زرشاہ اور ضرار میرا اور تمہارا رشتہ پھر پہلے جیسا ہو جائے گا۔۔۔۔۔“

انہوں نے ابرو ترچھا کر کے سوالیہ انداز اپنایا

وہ لاجواب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”معافی کا جو بھی کانسیٹ ہے۔۔۔۔۔ وہ کچھ بھی ہو پر یہ ہرگز نہیں ہے کہ اپنے ہوش و حواس میں دوسرے انسان کو تکلیف پہنچاؤ۔۔۔۔۔“ پھر معافی مانگ لو۔۔۔۔۔

”تو کیا تمہیں لگتا ہے کسی انسان کا تکلیف کا ازالہ ہے یہ لفظ۔۔۔۔۔“

تاسف سے سر جھٹک کے ایک دفعہ پھر راہداری سے اندر آتے لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس وقت۔۔۔۔۔ ہسپتال کے پارکنگ ایریا کے ساتھ بنی چھوٹی سی لان نما جگہ پہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ بالکل لاجواب ہو گیا تھا اور ساتھ ہی سر جھکا کے پیٹھ گئی۔۔۔۔۔

آج اسے اس چیز کا احساس ہو رہا تھا کہ دراب خان زرشاہ اور ضار نے اس کی وجہ سے کتنا سفر کیا تھا۔۔۔۔۔

”دراب خان۔۔۔۔۔“

اس نے تھوڑے وقفے کے بعد ان کو پکارا

انہوں نے گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”کیا تم ام کو چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔؟“

اس نے کسی امید کے تحت دراب خان کی طرف دیکھا

وہ ایک گہری سانس لے کے رہ گیا۔۔۔۔۔

”الغظ اس وقت مجھے چھوڑنے کا فیصلہ تمہارا تھا میں نے تمہیں روکنا چاہا تم نہیں رکی۔۔۔۔۔۔۔“

لیکن۔۔۔۔۔

پلٹ کے ایک نظر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا

”لیکن اب تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ میرا ہے۔۔۔۔۔“

انہوں نے پستہ لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لیے المنظر سکتے میں آگئی۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا

ان کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

”مجھے ضرار خان۔۔۔۔۔ شروع میں غلط لگتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ پھر میں نے سوچا۔۔۔۔۔ تو

اس سے زیادہ میں نے خود کو غلط پایا۔۔۔۔۔“

وہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو نظر انداز کر کے۔۔۔۔۔ اپنی ہی دھن میں کسے جا رہے تھے

جیسے وہ کچھ بھی سننے کا ارادہ نہ رکھتے ہو۔۔۔۔۔

”میں نے کبھی ایک ذمہ دار بھائی بن کے سوچا ہی نہیں میں نے کبھی اپنی بہن سے پوچھا ہی نہیں کہ وہ اپنے گھر میں خوش بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔“

”ضارا خان نے اپنی بہن کے لیے اپنا گھر تک توڑنے کا سوچ لیا اور میں کیا کرتا رہا خود غرضی سے۔۔۔۔۔ تمہارے متعلق ہی سوچتا رہا۔۔۔۔۔“

وہ دکھی لہجے میں بول رہے تھے اور المظاساں رو کے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

”میری دعا ہے کہ اللہ ضرار کو صحت دے اور زرشاہ اور اس کا رشتہ قائم رہے لیکن المظ اگر ایسا نہیں ہوتے تو تم مجھ سے اس دفعہ اچھائی کی امید مت رکھنا اگر زرشاہ اور ضرار کا رشتہ نہ بچا تو میرا تمہارا رشتہ بھی نہیں بچے گا۔۔۔۔“

وہ چبھتی ہوئی نظروں سے۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

“—————”

زرشاہ نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ دراب خان کو میکا را تو وہ فوراً ملیے۔۔۔۔۔

وہ بامشکل دیوار کا سہارا لے کے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کا دھواں دھواں چہرہ کوئی می اور ہی کہانی سنارہا تھا

کسی انہونی کے احساس کے تحت۔۔۔۔ المظا اپنا غم بھول کے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

”ضرار خان ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہا۔۔۔۔۔“ لالا۔۔۔۔

وہ تقریباً رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

المظا نے ایک نظر دراب خان کو دیکھا پھر وہ فوراً اندر کی طرف بھاگی۔۔۔۔



توجو ہمدرد ہوا میرا

از ایمان خان

قسط نمبر 15

آخری قسط۔۔۔۔۔

ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ اس کے قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی تھی اس کی چال سے اس کی پریشانی واضح تھی۔۔۔۔۔

ایک طرف دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کے کھڑے۔۔۔۔۔ دراب خان نے پرسوج نظروں سے وارڈ کے باہر چکر کاٹی۔۔۔۔۔ زرشاہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

جس کے انداز سے اس کی بے چینی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا

المنظ اپنی ماں کے گلے لگ کے کب سے روئے جا رہی تھی وقفے وقفے سے وہ ایک شکایتی نگاہ۔۔۔۔۔ دراب خان پہ بھی ڈال لیتی تھی جو اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز پاتھے۔۔۔۔۔

اسفندیار اور شیراز خان فحال خاموشی سے ایک طرف کھڑے تھے۔۔۔۔۔

زرشاہ کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ایک ایک لمحہ صدیوں کے برابر ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کو اندر وارڈ میں گئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن زرشاہ کو یہ ایک گھنٹہ صدیوں کے برابر لگ رہا تھا

”لالا۔۔۔ ڈاکٹر کیوں نہیں آ رہا باہر۔۔۔۔۔“ ؟؟

آخر تک کے وہ پریشانی سے دراب خان کی طرف لپکی۔۔۔۔۔

”زرشاہ آجائے گے باہر۔۔۔ صبر کرو۔۔۔۔۔“

انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

تو اسی لمحے ڈاکٹر دروازہ کھول کے باہر نکلا تو سب ان کی طرف لپکے۔۔۔۔۔

”ضرار کیسا ہے۔۔۔۔۔“ ؟؟

سوال پوچھنے والی مورے تھی۔۔

المنظ بھی اپنا رونا بھول کے ادھر متوجہ ہوگئی تھی۔۔۔۔

”مریض کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن فحال دواؤں کے زیر اثر آرام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔۔“

مسکرا کے سب کو اطلاع دیتے ڈاکٹر۔۔۔۔۔ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور زرشاہ کی جان میں جان آئی تھی

اس کے دل کی مرجھائی ہوئی کلی ایک دفعہ کھل اٹھی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

المنظ نے۔۔۔۔۔ ایک نظر زرشاہ کو دیکھا

پھر وہ اپنے جذبات پہ قابو نہ رکھ پائی۔۔۔۔۔

اور زرشاہ کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں زار و قطار رو رہی تھی لیکن یہ آنسو خوشی کے تھے

کھوکھو کے دوبارہ بہت کچھ پانے کی خوشی۔۔۔۔۔

اور دوبارہ کسی کو پالینے کی خوشی۔۔۔۔۔

زرشاہ کی دراب خان کی طرف پیٹھ تھی۔۔۔۔۔ اور المظ کا چہرہ۔۔۔۔۔

المظ نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھائی تو دراب خان۔۔۔۔۔ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے نظریں ایک دفعہ پھر جھکا دی۔۔۔۔۔

سب آہستہ آہستہ اندر ضرار کو دیکھنے جارہے تھے۔۔۔۔۔

مورے نے دروازے میں کھڑے ہو کے زرشاہ کو پکارا تو وہ المظ سے علیحدہ ہو کے پیچھے پلٹی۔۔۔۔۔

اسے مورے شرمندہ سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

المنظ انگلیاں مڑوڑتے ہوئے سر جھکا کے کھڑی تھی اور دراب خان اسے بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سراٹھائے۔۔۔۔

”دراب کو ہوش آگیا ہے“ وہ تم کو بلا رہا ہے۔۔۔۔۔“

شرمندہ سے لہجے میں کہتے ہوئے مورے ایک طرف ہو کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

زرشاہ نے پلٹ کے کچھ ہچکچاتے ہوئے۔۔۔۔۔ دراب خان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جن کے چہرے پہ سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے محض سر جھکا دیا تو وہ بچے تلے قدم اٹھاتی۔۔۔۔۔ اندر ضرار کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

مورے۔۔۔۔۔ ایک نظر المنظر اور دراب خان پہ ڈال کے۔۔۔۔۔ ہسپتال کی کینٹین کی طرف
چلی گئی۔۔۔۔۔

شیراز خان اور اسفند خان ہسپتال کے بل کلٹی پر کرنے گئے ہوئے تھے۔۔۔

المنظر کی دونوں بھابھیاں گھر میں۔۔۔۔۔ گل مینے کے ساتھ تھی دودن بعد اس کا نکاح تھا کارڈ
وغیرہ بٹ چکے تھے یہ ایک الگ پریشانی تھی۔۔۔۔۔

اب ادھر صرف المنظر اور دراب خان تھے

دونوں۔۔۔۔۔ ہی ایک دوسرے کو مخاطب کرنے سے گریز پاتے تھے۔۔۔۔۔

المنظر کافی دیر سر جھکا کے کھڑی رہی۔۔۔۔۔ پھر اس نے سر اٹھایا

دراب خان اب بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

”اب تو لاٹھیک ہو گیا ہے اب تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔۔۔۔“ ؟؟

سر جھکائے ہی اس نے ڈرتے ڈرتے۔۔۔۔۔ دراب خان کو مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

”میں کیا سوچ سکتا ہوں۔۔۔۔۔“

جواب لایروائی می سے آیاتھا

اس لاپرواہی میں یہ وہ کلس کے رہ گئی

اس کی آنکھیں لبالب یا نیوں سے بھر گئی۔۔۔۔۔

زخمی نظروں سے دراب خان کو دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

”تم پہلے ایسے تو نہ تھے۔۔۔۔۔“

شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھتے اس نے دکھی لہجے میں کہا تو انہوں نے پلٹ کے ایک طنزیہ نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔۔

”یہ ہی تو افسوس ہے اگر میں پہلے سے ایسا ہوتا تو۔۔۔۔۔ آج یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔۔“

تاسف سے کہتے وہ پھر رخ موڑ گئے۔۔۔۔۔

”کچھ بھی نہیں ہوا دراب خان سب ٹھیک ہو گیا ہے ضرار ٹھیک ہو گیا ہے زرشاہ اب امارے ساتھ امارے گھر چلا جائے گا ام ضرار کو سب سچ بتا دے گا۔۔۔۔۔ اگر تم کہتا ہے ام ثنا سے بھی معافی مانگ لے گا پر تم ام کو مت چھوڑو۔۔۔۔۔“

اس کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ تکلیف میں تھی اس بات کا اندازہ دراب خان کو بھی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ارد گرد سے گزرتے لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں تھی۔۔۔۔۔ یہ ہسپتال تھا اور یہاں ہر روز ہی کوئی نہ کوئی اپنے پیارے کے لیے روتا تھا۔۔۔۔۔

اور ادھر آ کے دراب خان ایک دفعہ پھر پگھل گئے تھے

اس سے زیادہ وہ اپنے دل کو۔۔۔۔۔ سخت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔

مرد کا دل اپنی من پسند عورت کے سامنے ہی پیسج جاتا ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے کندھے سے تھاما اور ایک طرف بٹنجہ لے گئے۔۔۔۔۔

ادھر بیٹھ کے انہوں نے پہلے اس کے آنسو پونچھے پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔۔

”تمہیں کسی سے بھی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے سوائے زرشاہ کے بات رہی ثنا کی تو اس کے اور اس کے شوہر کے کچھ مسائل تھے میں نے وہ مسائل حل کیے اور وہ اپنے گھر واپس چلی گئی بس۔۔۔۔۔“ میرا شمار ان مردوں میں نہیں ہوتا جو اپنی بیوی کو۔۔۔۔۔ جھکا کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔۔“ میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا میں صرف تمہیں احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔“

وہ اس کے ہاتھ کو دباتے اسے تسلی دے رہے تھے۔۔۔۔۔

”یہ جو عورتیں کہتی ہیں نہ باہر والی عورت کیوں ہے ہمارا شوہر کسی باہر والی عورت سے بات کرے بھی کیوں۔۔۔۔۔۔“ ؟؟ اور پھر یہ سوچ سوچ کے کڑھتی رہتی ہیں میں سوچتا ہوں اس وقت وہ اپنی پوزیشن کیوں بھول جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔“ مرد کی فطرت ہے۔۔۔۔۔۔ آپ مرد کو باندھ کے نہیں رکھ سکتی اگر اس کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں بھی ہے اس کی نظر پھر بھی دوسری عورت پہ اٹھے گی۔۔۔۔۔۔ آپ اسے یہ کرنے سے روک نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔“ لیکن آپ کم از کم اپنی پوزیشن سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ آپ اس کے گھر میں ہیں۔۔۔۔۔۔ چار گواہان کی موجودگی میں وہ آپ کو بیاہ کے لایا ہے آپ کو عزت دی ہے۔۔۔۔۔۔“ کوئی بی باہر کی عورت آپ کی جگہ کیسے لے سکتی ہے۔۔۔۔۔۔“ ؟

انہوں نے ایک نظر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا پھر محبت سے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

”تم کا ساری باتیں ٹھیک ہو گا دراب خان لیکن کوئی بی بھی عورت اپنا بندہ نہیں بانٹ سکتا عورت۔۔۔۔۔۔ بھوکی سو سکتی ہے لیکن اپنا شوہر نہیں بانٹ سکتا۔۔۔۔۔۔“

اس نے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے تیز لہجے میں کہا

تو وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے رہ گئے۔۔۔۔۔

”لیکن ام تو دوسری شادی کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔“

انہوں نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا

تو اس نے آنکھیں پھیلا کے دیکھا۔۔۔۔۔

”ام کو فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔“

اس نے سامنے کے بال جھٹک کے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا

www.urdu novelsmania.com

اب کی بار حیران ہونے کی باری۔۔۔۔۔ دراب خان کی تھی۔۔۔۔۔

”وہ سامنے سے جو نرس آرہی ہے کتنی خوبصورت ہے۔۔۔۔۔“

انہوں نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ جما کے سامنے سے آتی نرس کی تعریف کی

تو المظ تمللا کے رہ گئی۔۔۔۔۔

فوراً سے ہاتھ ان کی آنکھوں پہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

انہوں نے خفگی سے اسے گھورا۔۔۔

وہ کھسیانی ہنسی ہنسی۔۔۔۔۔



تو دراب خان بھی کھلکھلا کے ہنس دیے۔۔۔۔۔



www.urdu novelsmania.com

زرشاہ نے کچھ ہچکچاتے ہوئے پہلا قدم اندر رکھا۔۔۔۔۔ پھر سر جھکا کے وہ آگے بڑھی۔۔۔۔۔

اندر کمرے میں خاموشی تھی۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے سر اٹھایا تو اس کا دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔۔

وہ پیچھے سرہانے کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھا نقاہت زدہ سالگ رہا تھا۔۔۔

زرشاہ کو اندر آتے دیکھ وہ رسماً مسکرایا

وہ جواب میں مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔۔

”ادھر آؤ امارے قریب۔۔۔۔۔“

مدہم سی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم اس طرف اٹھنے لگ گئے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس کے قریب پہنچ کے بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔۔

”مجھے لگا میں تمہیں اب کبھی دوبارہ نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔۔۔۔۔“

اس کے لہجے میں ندامت تھی دکھ تھا شرمندگی تھی۔۔۔۔۔

زرشاہ اس کے سوئیوں میں جھکڑے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

”اور میرے جیسے انسان کی سزا بھی یہ ہی تھی کہ میں دوبارہ تمہیں کبھی نہ دیکھ سکوں۔۔۔۔۔“

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ کی نظریں ہنوز ادھر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

”مجھے تمہیں کھونے سے کبھی خوف نہیں آیا۔۔۔۔۔“

اس نے اب زرشاہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

”یہاں تک کے تم نے طلاق کا مطالبہ بھی کر دیا تھا۔۔۔۔۔“

زرشاہ نے پہلی دفعہ سر اٹھایا تھا

اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا

شاید نمی...

”لیکن مجھے اس رات واقعی ہی خوف آیا تھا مجھے لگا کہ میں اگر تمہیں اپنی زندگی میں منانہ پایا تو۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔ شاید تم میرے جنازے پہ بھی نہ آؤ۔۔۔۔۔“

زر شاہ کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کے اس کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔۔۔۔

”تم ایسا کیسے سوچ سکتے ہو امارے بارے میں ام نے ہمیشہ تمہاری زندگی کے لیے دعا کیا ہے۔۔۔۔۔“ اگر تم کو کچھ ہو جاتا تو ام بھی مر جاتا۔۔۔۔۔“

اس نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے تڑپ کے کہا

تو وہ فقط مسکرا دیا۔۔۔۔۔

”کیا محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔۔“

یہ سوال بالکل غیر متوقع تھا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے سر اٹھایا تو وہ بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

”اگرام محبت نہ کرتا تو یہاں نہ ہوتا۔۔۔۔۔“

اس نے نظریں چراتے ہوئے بات کو گول کر دیا

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔
 مجھ سے نہیں پوچھ گی۔۔۔۔۔“
 www.urdu novels mania .com

وہ جانچتے ہوئے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

”نہیں کیونکہ جواب ام جانتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے کچھ تلخی سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔۔۔۔۔

”اچھا تو کیا جواب ہے مجھے بھی بتاؤ۔۔۔۔۔“

اس نے دلچسپی سے کہا۔۔۔۔

”یہی کے تم ام سے نہیں بلکہ گل مینے سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔

تو وہ قمقمہ لگا گے ہنسا۔۔۔۔۔

زرشاہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”یار تم خود سے اندازے ہی کیوں لگاتی ہو اگر گل مینے سے مجھے اتنی ہی محبت ہوتی نا تو اس گھر میں تم نہ ہوتی۔۔۔۔۔ گل مینے۔۔۔۔۔ سے شادی کرنا میرے لیے مشکل نہیں تھا لیکن تم سے شادی کرنا میرے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔“

اس نے برا مناتے ہوئے خفگی سے کہا

تو زرشاہ نے کچھ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

”بہنوں کی طرح ہے وہ میری۔۔۔۔ میں پیچھلے چار سالوں سے آپ کی زلفوں کا اسیر ہوں۔۔۔۔۔“

اس نے کہہ کے ناراضگی سے رخ پھیر لیا۔۔۔۔۔

تو زرشاہ کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا۔۔۔۔۔

ایسا کیسے اوسکتا ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کے تصدیق چاہی۔۔۔۔۔

”ایسا ہو چکا ہے نہیں تو تمہیں کیا شکل سے میں پاگل لگتا تھا جو کسی دوسرے کے معاملے میں کود پڑا۔۔۔۔۔“ اعتراف میں نے آج تک اس لیے نہیں کیا کہ تم اعتراف کرو اپنی موجودگی کا احساس

دلائل۔۔۔۔۔ ”گل مینے والے معاملے میں مجھ سے زیادتی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔ باقی جو بھی تھا میں غصہ دلانے کے لیے کرتا تھا

وہ اتنے آرام سے اسے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔ اور زرشاہ کا دل چاہ رہا تھا اگر وہ ہسپتال کے بیڈ پر نہ ہوتا۔۔۔۔۔ تو وہ کوئی می چیز اٹھا کے اس کے سر پہ دے مارتی۔۔۔۔۔

”کتنا برا ہے نا تم۔۔۔۔۔“

اس نے تاسف سے کہا۔۔۔۔۔



”جیسے بھی ہوں اب تمہارا ہوں۔۔۔۔۔“

اس نے محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے ذو معنی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ تو وہ جھنپ گئی۔۔۔۔۔

”ام کو تو لالا بلارہا تھا۔۔۔۔۔“

اس نے تیزی سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔

”ہاں ہاں جاؤ لالا کے پاس اسے بتاؤ کہ تم ہسپتال سے سیدھا اپنے گھر جاؤ گی چاہے وہ اپنی بیوی کو لے کے جانے پہ رضا مند ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔“

اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

”وہ آپ سے زیادہ بے چین ہے ادھر نہیں چھوڑے گا اب اسے۔۔۔۔۔“

اسے گھوری سے نواز کے وہ جیسے ہی باہر نکلی اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

الفاظ اپنے سابقہ انداز میں دراب خان کو کوئی می قصہ سنار ہی تھی اور دراب خان محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ان کے قریب پہنچ کے وہ کھنکھاری تو دراب خان گڑبڑا کے پیچھے مڑے۔۔۔۔۔

”صلاح ہو گیا تمہارا المظ۔۔۔۔۔“ لالا سے کان پکڑوایا کہ پاؤں۔۔۔۔۔“

اس نے دراب خان کی طرف تھوڑا جھک کے ذرا جتانے والے لہجے میں انہیں چھیڑا۔۔۔۔۔

”پہلے اس نے کان پکڑا۔۔۔۔۔ ام نہیں مانا۔۔۔۔۔

اس نے مصنوعی کالر جھاڑے۔۔۔۔۔

زرشاہ نے متاثر کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پھر پاؤں پکڑے تو معاف کر دیا۔۔۔۔۔

المنظر کے اس قدر صفائی می سے بولے گئے جھوٹ پہ وہ کانوں کو ہاتھ لگا کے رہ گئے۔۔۔۔۔

زرشاہ بھی اپنی ہنسی قابو میں نہ رکھ سکی۔۔۔۔۔

”ام کو چھوڑو لالا سے تم نے کان پکڑو اے یا یوں ہی مان گئی۔۔۔۔۔“

وہ گھوم کے اس کے قریب آئی ی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے۔۔۔۔۔ مشکوک لہجے میں پوچھا

تو زرشاہ نے ادھر سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔

وہ ام ڈاکٹر سے پوچھ کے آتا ہے کہ ضرار کب ڈسچارج ہو گیا۔۔۔۔۔

تیزی سے کہہ کے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

المظ نے ایک نظر دراب خان کو دیکھا۔۔۔۔۔

پھر ان کا ہاتھ پکڑ کے انہیں ہسپتال سے باہر کی طرف لے کے جانے لگی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com



پوری حویلی رنگ برنگی بتیوں کے زیر اثر چمک رہی تھی آسمان پہ چمکتا پورا چاند۔۔۔۔۔ جیسے ہر شہ
کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ مسکراہٹیں۔۔۔۔۔ ہر سو بکھری ہوئی تھی قمقمتے ہر سواپنا
رنگ بکھیر رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑا جھک کے نیچے دیکھا تو ایک نو دس سال کا بچہ ہاتھ

میں چنگاری سی لیے۔۔۔۔۔ یہاں وہاں گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ دھیرے سے ہنس دی۔۔۔۔۔ اسے محسوس ہی نہیں ہوا کہ کب ضرار اس کے پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گلا کھنکار کے اسے جیسے متوجہ کیا۔۔۔۔۔

وہ پلٹ۔۔۔۔۔

تو اس دن کی طرح اس کے سینے کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر گھور کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔
 وہ اسے شرارتی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔
 www.urdu novels mania .com

”تمہیں پتہ ہے۔۔۔۔۔ میں تھوڑا سا کنفیوز ہوں۔۔۔۔۔“

اس نے چہرے پہ گہری سنجیدگی۔۔۔۔۔ سجاے ذرا الجھن بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

تو اس نے ایک ابرو استھمامیہ انداز میں اٹھایا۔۔۔۔۔

”اب آسمان پہ بھی ایک چاند چمک رہا ہے اور ایک چاند میرے پہلو میں کھڑا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی
 زیادہ خوبصورت کون ہے۔۔۔۔۔“ ؟؟

اس نے انگلی چاند کی طرف اٹھا کے معصومیت سے کہا

تو نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ہنس دی۔۔۔۔۔

پھر ایک ادا سے بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کر کے ذرا قریب ہوئی۔۔۔۔۔

”تم کو زیادہ خوبصورت کون لگتا ہے۔۔۔۔۔“ ؟؟
 www.urdu novelsmania.com

اس نے ایک ادا سے اٹھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تو اس نے کچھ دیر سوچا۔۔۔۔۔

”یار میرا چاند۔۔۔۔۔“

اس نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تو وہ جھنپ گئی۔۔۔۔۔

”لیکن تم اب مجھے کبھی چھوڑ کے تو نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔“

اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے۔۔۔۔۔ مان سے کہا۔۔۔۔۔

”تم کو کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔؟“

www.urdu novelsmania.com

اس نے اٹا اس سے سوال پوچھ لیا۔۔۔۔۔

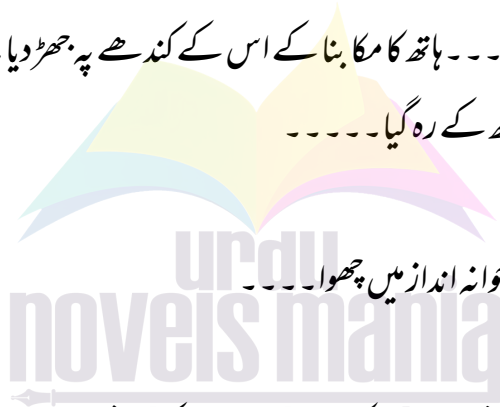
”مجھے یہ لگتا ہے تم ایک با وفا بیوی ہو۔۔۔۔۔“ ایک صابر لڑکی ہو اور یہ کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو اتنی محبت کے ایک عدد شادی کی اجازت بھی تم مجھے آسانی سے دے دو گی۔۔۔۔۔“

رک کے اس کے تاثرات دیکھے۔۔۔۔

جوابی تک مسکرا کے۔۔۔۔ اس کی بات سن رہی تھی یکدم اس کے تاثرات بدلے۔۔۔۔

ٹھہر کے اچھنبے سے اسے دیکھا

بات سمجھ آتے ہی۔۔۔۔۔ ہاتھ کا مکا بنا کے اس کے کندھے پہ جھڑ دیا۔۔۔۔۔
وہ بے چارگی سے اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔۔۔۔



”پھر اپنی کانوں کو معذرت خوانہ انداز میں چھوا۔۔۔۔۔
وہ اسے دیکھ کے مسکرا دی تو اس نے ایک دفعہ پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے لبوں کے ساتھ لگا لیا

۔۔۔۔۔

”ام کو لگتا ہے گل مینے اپنی شادی سے خوش نہیں ہے۔۔۔۔۔“ ؟؟

موقع دیکھ کے اس نے وہ بات کہہ ہی دی جو بات اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے کچھ دیر سنجیدگی سے اسے یوں دیکھا جیسے اسے یہ بات ناگوار لگی ہو۔۔۔۔۔

”اگر نہیں بھی خوش تو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔“

اس نے کچھ اس سنجیدگی سے ختمی لہجہ اپنایا کہ زرشاہ وہی چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

”تم جنت ہو میری۔۔۔۔۔“

اس کی خاموشی بھانپ کے اس موضوع بدل دیا۔۔۔۔۔

”میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ کہ نیک بیوی بھی اللہ کی ایک نعمت ہوتی ہے اور بد قسمت ہے وہ مرد جو

ایسی بیوی کی قدر نہیں کرتا۔۔۔۔۔ میں شکر گزار ہوں کہ اللہ نے مجھے بروقت احساس دلادیا۔۔۔۔۔“

وہ تشکر بھرے لہجے میں اس کے کانوں میں سحر پھونک رہا تھا

اور وہ نم آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کا نصیب تھا۔۔۔۔۔ یہ وہ انسان تھا جو اس کا نصیب تھا۔۔۔۔۔ اس نے برا وقت بھی دیکھا تھا اب اچھا وقت اس کا منتظر تھا۔۔۔۔۔

بے شک جو لوگ۔۔۔۔۔ سیدھا رستہ چنتے ہیں۔۔۔۔۔ ایک وقت آتا ہے اللہ ان کے لیے راستہ آسان کر دیتا ہے

اور اس کے راستے آسان تھے منزل صاف۔۔۔۔۔

وہ آسمان پہ چمکتے چاند کو دیکھ کے مسکرا دی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com



”دراب خان۔۔۔۔۔۔۔“

دھڑام سے دروازہ توڑنے والے انداز میں وہ چھوٹی سی لڑکی کسی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہو کے کسی آفت کی طرح ٹوٹی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے دل ہی دل میں کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔

”جی اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔؟“

انہوں نے گہری سانس بھرتے ہوئے پلٹ کے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی۔۔۔۔۔ اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا۔۔

جو کھا جانے والی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

”تم نے ام کو پہلے کیوں نہیں بتایا کہ گل مینے کی مہندی کی مہندی پہ تم کا لارنگ پہنے گا۔۔۔۔۔“

www.urdu novelsmania.com

وہ دونوں ہاتھ کمر کے رکھ کے کسی تھانے دار کی طرح ان کے روبرو آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو اس وقت مہندی رنگ کے لہنگے میں تھی۔۔۔۔۔ اور انہیں ایسے گھور رہی تھی جیسے وہ کوئی بہت بڑا گناہ کر چکے ہو۔۔۔۔۔

”تو شاپنگ تو تم نے اپنی مرضی سے کیا تھا ہسپتال میں اپنے بیمار بھائی کی کوچھوڑ کے۔۔۔۔۔“

انہوں نے بھی سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کے۔۔۔۔۔ ناک چڑھا کے اسے جلی کٹی سنا دی۔۔۔۔۔

درباب خان کے منہ سے ایسے الفاظ سن کے۔۔۔۔۔ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔

”خان صاحب تم طعنہ مار رہا ہے۔۔۔۔۔“

اس نے ابرو ترچھا کر کے تصدیق چاہی۔۔۔۔۔

دراب خان جو آئی بی نے کے سامنے کھڑے۔۔۔۔۔ بال۔۔۔۔۔ سیٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پلٹ کے ایک دل جلا دینے والی مسکان کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔۔۔

”نہیں تم کو حقیقت بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔“

جتا کے ایک دفعہ پھر پلٹ گئے۔۔۔۔

المنظ کے تو سر پہ لگی تلوؤں پر بجھی۔۔۔۔۔

سائیڈ پہ پڑی ٹیبل۔۔۔۔۔ کھینچ کے ان کے قریب کی۔۔۔۔۔

اس پہ کھڑی ہو کے ان کے قدم تک آنے کی ایک کوشش۔۔۔۔۔

”تمہاری اتنی ہمت کہ تم ام کو ایسے بولو۔۔۔۔۔“

اور ایک ہی جھٹکے میں ان کے ترتیب سے سیٹ کیے بال۔۔۔۔۔ خراب کر دیئے۔۔۔۔۔

وہ بیچارگی سے اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔۔۔۔

”ام تمہارے بغیر ہی ٹھیک تھا۔۔۔۔۔“

صدے کے زیر اثر ان کے منہ سے اتنا ہی نکلا۔۔۔۔۔

”لیکن اب تو تم کو امارے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے ٹیبل سے اتر کے نیچے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔“

پھر باہر جاتے جاتے پلٹی۔۔۔۔۔

”اب ام تمہارا انتظار کر رہا ہے جلدی جلدی باہر آنا۔۔۔۔۔ عورتوں جیسی تیاری ہے تمہاری۔۔۔۔۔“

تیز لہجے میں کہتی وہ دروازہ کھول کے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔
درا ب خان نے افسوس سے سر ہلایا

جیسے ہی پلٹ کے شیشے میں اپنے آپ کو دیکھا ان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

”یہ لڑکی ہمیشہ انہیں پریشان کرتی تھی لیکن یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ اس لڑکی کے بغیر ان کی زندگی کچھ نہیں تھی۔۔۔۔۔“

ختم شد۔۔۔۔۔